Kitab Nagri Special

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri Special

ضدّی

از نازیہ زمان

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ارے اٹھ بھی جا نالائق ! گدھے گھوڑے خچر' سب بیچ باچ کر سوتی ہے۔ارے منحوس ماری اٹھ بھی جا،سنائی دے رہا ہے تجھے کچھ یا نہیں ؟ مر ور تو نہیں گئی ؟"اس کی مستقل لمبی خاموشی پر وہ چونکتے ہوئے اس کے قریب آئیں اور بغور سانسوں کا جائزہ لیا'اس طرف سے مطمئین ہو کر انہوں نے جھٹکے سے اس پر سے وہ تینوں پھٹی پرانی چادریں کھینچی تھیں جنہیں ایک ساتھ اوڑھے بھی وہ سردی سے سکڑی جا رہی تھی۔

"اٹھ جا کمبخت ورنہ ہمیشہ کے لیئے سلا دوں گی تجھے !"اس کی چوٹی پکڑ انہوں نے زبردستی اسے لیٹے سے بٹھا دیا لیکن وہ بھی کمال ڈھٹائی سے اپنا تمام بوجھ ان کے ناتواں بازو پہ ڈالے آنکھیں موندے سوتی رہی۔

شدید غصے میں انہوں نے اسے جھانپڑ لگانے کا سوچا ہی تھا کہ ان کی نظریں اس کی ہلتی پلکوں پر پڑیں اور وہ سر ہلا کر رہ گئیں۔یعنی وہ جاگ گئی تھی اور انہیں صرف زچ کر رہی تھی !انہوں نے دانت کچکچا کر اس کا سر واپس تکیے پر پٹخا اور چیختی چلاتی اپنی باقی اولاد کے ہوش ٹھکانے لگانے کی غرض سے کمرے سے نکل گئیں'پیچھے قمرین نے سر

Kitab Nagri Special

زور سے پٹخے جانے پر تلملا کر آنکھیں کھول کر انہیں گھورنا چاہا تھا لیکن وہ اس سے پہلے ہی کمرے سے باہر نکل چکی تھیں۔کچھ دیر تک چت لڑے رہنے کے بعد وہ اپنے جھلنگا پلنگ سے نیچے اتری اور شانوں سے ذرا نیچے آتے 'گھونسلا بنے بالوں کا ننھا سا جوڑا بنا کر کمرے سے باہر نکل گئی جہاں اس کے تینوں بہن بھائی منہ بسورے اسکول کی تیاری کر رہے تھے۔سر جھٹک کر قمرین واشروم گئی اور جب تک وہاں سے فارغ ہو کر نکلی 'تینوں بہن بھائی ناشتے سے فارغ ہو کر اٹھ رہے تھے جبکہ نسیم بیگم ہنوز بڑبڑاتے ہوئے اس کا پراٹھا چمٹے سے پکڑے کچن سے نکل رہی تھیں۔

"اگر ایک بار چلانے پر صرف ایک روپیہ بھی ملتا ناں امی!تب بھی آپ آج بلیونر بن چکی ہوتیں!مجال ہے جو آپ نے اپنی زبان کو ایک پل سکون سے رہنے دیا ہو،ہماری طرح!"آخر میں قمرین نے کھی کھی کرتے بہن بھائیوں کی طرف دیکھ کے آنکھ ماری لیکن اگلے ہی پل کراہ اٹھی۔نسیم بیگم کب بیلن لیئے کچن سے نکل کر اس کے سر پہ آکھڑی ہوئی تھیں'اسے پتہ ہی نہیں چلا تھا۔بہن بھائیوں کی ہنسی قہقوں میں بدل گئی تو نسیم بیگم بیلن لیئے اس کی طرف بڑھ گئیں'وہ تینوں جلدی جلدی اپنے بیگز اٹھائے گھر سے باہر بھاگ گئے کیونکہ اعجاز صحب کی گاڑی کا ہارن بجنے لگا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اعجاز صاحب ان کے پڑوس میں ہی رہتے تھے اور اپنی دکان پر جاتے ہوئے ان تینوں کو بھی اسکول چھوڑتے جاتے تھے۔نسیم بیگم دوبارہ بڑبڑاتے ہوئے کچن میں چلی گئی تھیں۔قمرین بڑے بڑے نوالے حلق میں انڈیل کر دوبارہ واشروم بھاگی اور ہاتھ دھو کر واپس لوٹی،پھر گویا گھر میں طوفان آگیا تھا۔

Kitab Nagri Special

بھاگتی دوڑتی، کچھ ڈھونڈتی اور ساتھ ساتھ نسیم بیگم کا دماغ کھاتی وہ بالآخر تیار ہو ہی چکی تھی۔ جلدء جلدی اپنے دھڑ سے زیادہ بڑے سائز کا بیگ شانے پر لٹکاتے ہوئے وہ نسیم بیگم کو خدا حافظ کہتی باہر نکل آئی۔

سردی بلا کی تھی، آٹھ بجنے کے باوجود سورج کی کوئی ننھی سی کرن بھی نظر نہیں آرہی تھی۔ سرمئی بادل جس طرح امڈے چلے آرہے تھے 'طوفانی بارش کے آثار بھی ساتھ لا رہے تھے۔ بجتے دانتوں کے ساتھ ہاتھ بغل میں دیے وہ اس چھوٹے سے محلے سے باہر نکل آئی۔ اب اطراف میں صرف بلند و بالا درخت تھے جن کے پیچھے ننھا سا جنگل بنا ہوا تھا۔ کبھی اس جنگل میں کوئی عمار بنی ہو گی لیکن اب وہاں صرف اس عمارت کے آثار تھے۔ وہ بھی اس نے تب دیکھے تھے جب ایک بار منان (بھائی) کھیلتے کھیلتے اس جنگل میں گم ہو گیا تھا۔ جنگل اتنا بڑا نہیں تھا، منان جلد ہی مل گیا تھا اور ساتھ ہی وہ مسخ شدہ عمارت بھی۔

سر جھٹک کر قمرین نے جنگل میں بھٹکتی نظریں گھمائیں اور تیز تیز قدموں سے چلتی اس ویرانے سے باہر نکل کے مین روڈ تک پہنچ گئی جہاں زندگی اپنی پوری رفتار سے دوڑ رہی تھی۔ وہ سر اٹھائے 'نظریں جھکائے چلتی رہی چلتی رہی اور بس اسٹاپ تک پہنچ کر عین اسی وقت پہنچے والی بس میں سوار ہو گئی۔ کھچا کھچ بھری بس میں وہ اندر ہی اندر اپنی قسمت پر کھولتے ہوئے باہر بھاگتے دوڑتے مناظر بے دھیانی سے دیکھنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

گاڑی میں خطرناک حد تک زخمی حالت میں پڑا وہ موت کے کافی نزدیک معلوم ہو رہا تھا لیکن پھر بھی اس کی آواز بھیڑیے کی غراہٹ سے مشابہ تھی۔

Kitab Nagri Special

"مجھ جیسے لوگ اتنی جلدی نہیں مرتے سلیمان شیخ! میں تم لوگوں کا وہ حال کروں گا کہ بھیک مانگو گے تم لوگ موت کی لیکن میں تم لوگوں کو مرنے بھی نہیں دوں گا۔داور یوسف سے غداری بہت بھاری پڑے گی تمہیں' بہت بھاری"!

جواب میں سلیمان شیخ اور جنید چوہدری قہقہے لگا کر ہنس پڑے تھے، جیسے اس نے کوئی لطیفہ سنایا ہو۔

"موت کی بھیک کون مانگے گا اور کون زندگی کی بھیک مانگے گا یہ تو وقت ہی بتائے گا۔ذرا اپنا چہرہ دیکھو یہاں" جنید چوہدری نے اپنا فرنٹ کیمرہ آن کر کے اس کی طرف بڑھایا جو پچھلی سیٹ پر رسیوں سے بندھا پڑا تھا۔"کتنے خوفزدہ لگ رہے ہو تم موت سے، تمہارے چہرے کا ایک ایک نوش زندگی کی بھیک مانگ رہا ہے ہم سے۔" مزے سے کہتے ہوئے جنید چوہدری نے ایک سیلفی لی ڈالی۔ان کا چہرہ آدھا نظر آرہا تھا جبکہ باقی تصویر میں داور تھا جس کا چہرہ اس کے اپنے لہو سے تر تھا۔

"تم اپنے باپ کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔تمہارے باپ نے تمہیں بہت کچھ سکھایا ہے لیکن سب کچھ نہیں سکھایا۔تمہارے باپ کا سابق پارٹنر ہونے کے ناطے میں تمہیں کرائم ورلڈ کا ایک اہم راز بتاتا ہوں۔کسی پر بھی ایک حد سے زیادہ اعتبار نہیں کرنا چاہیے، خواہ وہ تمہارا کتنا ہی پرانا ساتھی کیوں نہ ہو!" ڈرائیونگ کرتے ہوئے سلیمان شیخ یوں بول رہے تھے جیسے موسم کی صورتحال پر تبصرہ کر رہے ہوں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"یہ راز بتانے میں کچھ دیر نہیں لگا دی بھائی؟" جنید چوہدری اپنی گرے داڑھی میں انگلیاں چلاتے ہوئے بائیں آنکھ دبا کر بولا اور اگلے ہی لمحے وہ دونوں قہقہے لگا کر ہنس پڑے جبکہ پچھلی سیٹ پر بیٹھا داور اپنی 29 سالہ زندگی میں پہلی بار سسک اٹھا تھا۔

وہ دونوں اس کے باپ کے پرانے اور وفادار ساتھیوں میں شمار تھے۔ وہ خود سے زیادہ ان پر اعتبار کرتا تھا اور اس اندھے اعتبار کا نتیجہ آج بھگت رہا تھا۔ اگر زندگی نے اس پر کچھ رحم کر دیا تو وہ ان غداروں پر ذرا رحم نہیں کھائے گا ۔ داور نے نفرت سے انہیں گھورتے ہوئے خود سے عہد کیا تھا۔ لیکن اگر زندگی رحم کرے تو۔۔۔۔اس وقت اسے اپنا زندہ رہنا ناممکن سا لگ رہا تھا۔

"اتنی جلدی موت؟" وہ گھٹی گھٹی آواز میں سسکا۔ اس نے تو سنا تھا برے لوگ بہت زیادہ جیتے ہیں، پھر وہ اتنی جلدی کیسے مر سکتا تھا؟ حال ہی میں تو اس نے اپنے باپ کی کرسی سنبھالی تھی! کچھ ہی دن تو لگے تھے لوگوں پر اس کی دہشت چھائے۔ ابھی تو اس نے طاقت کا نشہ چکھا تھا! یہ نشہ دنیا کے تمام نشوں میں سب سے زیادہ سرور بخش ثابت ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں اتنی جلدی نہیں، نہیں اتنی جلدی نہیں!!!" اس کے لبوں سے فقط یہی الفاظ نکل رہے تھے۔ وہ جو سب کو خوفزدہ کر دیتا تھا اس وقت خود 'سخت خوفزدہ لگ رہا تھا۔ موت چیز ہی ایسی ہے!

"کیوں داور صاحب؟ ڈر رہے ہو موت سے؟ دیکھو ذرا سلیمان! دوسروں کو لمحوں میں موت کی نیند سلانے والا داور یوسف خود موت سے کتنا ڈرتا ہے، ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔" جنید چوہدری کمینگی سے بولا پھر آس پاس کا جائزہ

Kitab Nagri Special

لیتے ہوئے سلیمان شیخ کو گاڑی روکنے کا اشارہ کیا۔ سلیمان شیخ نے بھی آس پاس کا جائزہ لیتے ہوئے مطمئین ہو کر جھٹکے سے گاڑی روک دی تھی۔

یہ علاقہ بہتر تھا، گنجان آباد تھا اور بے نام بھی۔ کون سوچ سکتا ہے کہ داور یوسف جیسا انڈر ورلڈ کا نام نہاد گینگسٹر ایک چھوٹے سے علاقے میں اپنی آخری سانسیں گن رہا ہو گا! اس کے چیلے اسے ایسی معمولی جگہوں پر ڈھونڈنے آتے اس کا امکان ذرا کم ہی تھا۔

داور کے بھرپور وجود کو جنگل تک لے جا کر پھینکنے میں ان دونوں کو ہی اچھی خاصی دشواری ہوئی تھی حالانکہ وہ دونوں خود بھی کافی لمب چوڑے تھے۔

داور کو زمین پر لٹا کر اطراف کا جائزہ لیتے ہوئے جنید چوہدری داور پر جھکے۔ "داور یوسف! ہم جیسے لوگوں سے ڈر کر لوگ تمہاری بات مان تو سکتے ہیں لیکن ہماری وفاداری نہیں کر سکتے۔ وفادار کتے ہوتے ہیں! میں تم اور ہمارے جیسے دیگر لوگ شیطان ہیں"!

وہ جھٹکے سے سیدھے ہوئے اور تیز تیز قدم اٹھاتے جنگل سے باہر نکل گئے۔ان کے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہی موٹی موٹی بوندیں گرنا شروع ہو گئی تھیں، یہ بوندیں کسی بھی وقت تیز بارش کی صورت اختیار کر سکتی تھیں۔ بے جان سے پڑے داور کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم پر سوئیاں چبھ رہی ہوں۔ دہری اذیت کا شکار ہوتا وہ سسک کر رہ گیا تھا۔

Kitab Nagri Special

موت کا فرشتہ اسے لمحہ بہ لمحہ اپنے نزدیک ہوتا نظر آرہا تھا۔

****

اسکول سے واپسی پر اس کا موڈ اور بھی زیادہ خراب تھا اور وجہ تھا وہ بدتمیز سا شرارتی بچہ جو اسکول کے ہیڈ ماسٹر کا بھانجا تھا۔وہ اس بات سے انجان تھی جب ہی عادتاً چھوٹی سی بات کو اشو بنا کر رکھ کے اس بچے کے کان کے نیچے بجا دیا تھا اور پھر اس کا بھونپو اسکول کے آخری سرے تک گونجتا چلا گیا تھا۔ہیڈ ماسٹر صاحب جتنے ظالم ہیڈ ماسٹر تھے اتنے ہی شفیق ماموں ثابت ہوئے تھے۔اسے اسکول سے بے دخل کر دیا گیا تھا کیونکہ اس کے بے جا تشدد کا شکار ہونے والے دیگر بچوں نے بھی صدائے احتجاج بلند کر دی تھی۔

وہ مزاجاً ذرا چڑچڑی واقع ہوئی تھی اور اکثر ہی حالات کا بدلہ ان چھوٹے موٹے شیطانوں سے لیتی رہتی تھی جس کا نتیجہ آج اس نے بھگت لیا تھا۔نسیم بیگم اکثر اسے کہتی تھیں کہ اپنے غصے کو کنٹرول کرنا سیکھے لیکن یہ اس کے بس میں نہیں تھا۔وہ غصے میں بالکل نسیم بیگم پر ہی پڑی تھی۔جب انہوں نے آج تک اپنا غصہ ضبط کرنا نہیں سیکھا تھا تو وہ کیسے سیکھ لیتی؟

اب وقت سے پہلے گھر پہنچنے پر اسے نسیم بیگم کے سینکڑوں سوالوں کا جواب بھی دینا تھا اور پھر جاب چھوٹ جانے پر ایک لمبا لیکچر بھی سننا تھا'یہ سب سوچ سوچ کر اس کا سرابھی سے درد سے پھٹنا شروع ہو گیا تھا۔اپنے لمبے

Kitab Nagri Special

چوڑے بیگ سے خود کو بارش سے بچانے کی بیکار سی کوشش کرتے ہوئے وہ پانی سے بھرے راستے پر چھپ چھپ کر کے چلتے ہوئے ساری دنیا سے خفالگ رہی تھی جب راستے میں آتے پانی سے بھرے گڑھے میں اچانک ہی اس کا پیر اٹکا اور وہ جنگل کی طرف گرتی چلی گئی۔نہ جانے وہ کس چیز سے ٹکرائی تھی'اس نے توجہ نہیں دی تھی۔سخت جھنجلاہٹ شرمندگی اور غصے میں اس نے چہرہ بارش کے پانی سے بچانے کے لیئے اس پر دونوں ہاتھ رکھ لیئے اور گہری گہری سانسیں بھرتے ہوئے ساتھ ساتھ رونا بھی شروع ہو گئی۔

"میں منحوس ہوں،الو کی پٹھی ہوں! زندگی میں غم ہوتے ہیں لیکن میری غموں میں زندگی ہے۔مجھے پیدا ہی نہیں ہونا چاہیے تھا۔کیا فائدہ ہے آخر میرے اس دنیا میں آنے کا؟زندگی ختم ہوئی جا رہی ہے لیکن ذمہ داریاں ختم نہیں ہو کے دے رہیں۔کیا دنیا کی ساری آسائشیں صرف امیروں کے کیئے ہیں؟اگر ایسا ہے تو غریبوں کا دنیا میں کیا کام؟وہ دین کی بھی فکر کریں اور دنیا کی ٹینشنز بھی ختم نہ ہوں۔کاش!کاش کے کوئی جانور آجائے اور مجھے کھا پی کر ڈکار جائے۔ایسی زندگی سے تو جانور کی ڈکار بننا بہتر ہے۔"کیچڑ میں پڑی وہ اٹھنے کی کوئی کوشش کیئے بغیر ہی نان اسٹاپ شروع ہو گئی تھی جب قریب سے آتی عجیب سی آواز پر وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔

"واہ میرے مولا!الٹی سیدھی دعاؤں پر اتنا کوئیک رسپونس۔میری تو عادت ہے فضول بولنے کی،ابھی میری عمر ہی کیا ہے اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔"بامشکل اٹھ کر اپنے کپڑے جھاڑنے کی بے تکی سی حرکت کرتے ہوئے قمرین نے آنکھیں سکیڑ کر ہاتھوں کا چھجا بناتے ہوئے اطراف کا جائزہ لیا۔وہ اپنے بیگ کی تلاش میں تھی لیکن نظریں اس وجود پر ساکت ہو گئی تھیں جو چت پڑا اس ماحول کی دہشت میں اضافہ کر رہا تھا۔خوف کی ایک سرد لہر قمرین کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں محسوس ہوئی تھی۔وہ تیزی سے چند قدم پیچھے ہوئی اور پھر کسی چیز میں پیر الجھنے پر دوبارہ گر گئی۔

Kitab Nagri Special

جس چیز سے اس کا پیر ٹکرایا تھا وہ اس کا بیگ تھا۔ تیزی سے اپنا بیگ اٹھا کر وہ ساڑھے چھ فٹ کی وہ چڑھائی چڑھنے لگی جو روڈ کی طرف جاتی تھی لیکن اسے اپنے قدم دوبارہ روکنے پڑے تھے اس شخص کی کراہوں کی وجہ سے۔ اس وجود میں زندگی کے آثار دیکھ کر قمرین کو اپنے اعصاب بھی پر سکون ہوتے محسوس ہوئے تھے۔ تیز بارش میں کیچڑ کیچڑ زمین کی وجہ سے وہ بمشکل ہی چند قدموں کا وہ فاصلہ عبور کر کے اس تک پہنچی تھی۔

پہلی ہی نظر میں قمرین کو اتنا اندازہ تو ہو گیا تھا کہ وہ کوئی رئیس زادہ ہے۔ اس کا قیمتی تھری پیس سوٹ۔ کیچڑ میں بھی چمکتی ہینڈ واچ اور مٹی کی سوندھی خوشبو میں رچی قیمتی سینٹ کی خوشبو قمرین کو کافی بھلی لگی تھی۔ پلکیں جھپک جھپک کر منظر واضح دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے قمرین نے بغور اس کا جائزہ لیا۔ خون میں لت پت وجود دیکھ کر اسے خلجان ہونے لگا۔ وہ تیزی سے اٹھ کر مڑی ہی تھی کہ اس کا پیر کسی کی گرفت میں آ گیا تھا۔ قمرین نے گڑبڑا کر دیکھا تو وہ اس شخص کا خون آلود ہاتھ تھا۔ یوں لگتا تھا اس مرتے ہوئے شخص نے اپنی تمام ہمت مجتمع کر کے اس کے پیر کو پکڑا تھا. شاید وہ اسے روکنا چاہتا تھا۔

"میں مدد مانگنے جا رہی ہوں۔ تھوڑے فاصلے پر میرا محلہ ہے۔ میں لوگوں کو تمہاری مدد کے لیئے لاؤں گی، اکیلے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتی۔" قمرین نے اپنا پیر زبردستی چھڑوا کر اسے حوصلہ دیا تھا۔ صورتحال کچھ ایسی تھی کہ اسے اپنی تمام بدمزاجی سائڈ کرنی پڑی تھی۔

داور نے نفی میں سر ہلا کر بھاری بھاری سانسیں لیتے ہوئے بغور اس کا چہرہ دیکھا تھا۔ گول گندمی چہرے کے اطراف میں کندھے سے ذرا نیچے آتے بال چپکے ہوئے تھے۔ اس کے جھکے ہونے کی وجہ سے داور کا چہرہ بارش سے

Kitab Nagri Special

محفوظ ہو گیا تھا اور وہ آنکھیں ذرا کھول کر اسے دیکھ سکتا تھا۔ ناک میں چمکتی ننھی سی نتھ اور اوپری ہونٹ کے اوپر بنا تل۔ براؤن آنکھوں میں تشویش بھی نمایاں تھی۔

"ارے سر پر بھی کہیں چوٹ لگی ہے کیا؟ میں لوگوں کو مدد کے لیئے بلانے جا رہی ہوں۔ بلانے۔۔۔۔لوگوں کو۔۔۔۔ مدد کے لیئے۔۔۔۔۔۔۔ تمہاری۔۔۔۔۔۔۔!!" ایک ایک لفظ کو کھینچ کر ادا کرتی وہ جھٹکے سے سیدھی ہو کر آگے بڑھی لیکن وہ ایک بار پھر اس کا پیر تھام چکا تھا۔ قمرین نے سخت چڑ کر اسے گھورا تھا۔

"کسی کو مت بلاؤ، یہ میرے حق میں ٹھیک نہیں ہو گا. جن لوگوں نے میری یہ حالت کی ہے وہ باہر کہیں پہرہ دے رہے ہونگے۔ ابھی میرا یوں جنگل سے نکلنا خطرے سے خالی نہیں۔" داور بہت مشکل سے بول سکا۔ اس کی آنکھیں بند ہونے لگی تھیں۔ اس کی حالت دیکھ کر قمرین کے ہاتھ سے طوطے کبوتر سب اڑ گئے۔

"دیکھو، جان بچانے کے لیئے تمہارا جلد از جلد یہاں سے نکلنا ضروری ہے۔"

"یہاں سے نکلنے کی صورت میں بھی مرنے کے امکان روشن ہیں۔" داور بھینچی آواز میں غرایا۔

"جب دونوں صورتوں میں مرنا ہی ہے تو یہیں مر جاؤ اور میری جان چھوڑو۔" قمرین بھی جواباً غرائی اور پھر حقیقی معنوں میں سر پر پیر رکھ کے اوپر کی طرف بڑھنے لگی۔ گرتی پڑتی آخر کار وہ روڈ تک پہنچنے میں کامیاب ہو ہی گئی۔ سب سے پہلے اس نے اس گڑھے کو گھورا جو اس کے گرنے کا سبب بنا تھا' پھر دوبارہ پانی میں چھپ چھپ کرتی آگے بڑھنے لگی لیکن جن حالات سے اس کا اچانک ہی پالا پڑ گیا تھا انہیں بھلانا اتنا آسان نہیں تھا! لب بھینچ کر اس نے سامنے نظر آتے محلے کے بوسیدہ گیٹ کو دیکھا پھر سر پر ہتھڑ رسید کرتے ہوئے دوڑتے ہوئے دوبارہ اسی راستے پہ چل پڑی اور ڈھلان اترتے ہوئے داور تک پہنچ گئی جس کے وجود میں زندگی کے کوئی آثار اب نظر نہیں آ

Kitab Nagri Special

رہے تھے۔ گھبرا کر قمرین نے اس کی سانسیں دھڑکن چیک کی تو وہ رک رک کر چل رہی تھی۔ حلق تر کر کے قمرین نے اسے اٹھا جر بٹھایا پھر اس کے گرد بازو لپیٹ کر اسے اس طرف کو گھسیٹنے لگی جہاں وہ مسخ شدہ عمارت بنی ہوئی تھی لیکن چند لمحے اس چھ فٹ سے نکلتے شخص کو کھینچ کر ہی اس کی جان آدھی ہو گئی تھی۔ وہ زمین پر گر کر گہری گہری سانسیں لینے لگی. ایک تو داور بھاری بہت تھا اوپر سے سردیوں کی یخ بستہ بارش اور کیچڑ نے کام اور مشکل کر دیا تھا۔ وہ عجیب مخمصے میں پھنسی تھی۔ کبھی سوچتی کے محلے والوں سے مدد مانگ لے کبھی سوچتی کہ یقیناً اس میں خطرہ تھا کہ باوجود موت کے منہ میں ہونے کے یہ شخص اسے ایسا کرنے سے منع کر رہا تھا۔ کبھی خود پر لعنت بھیجنے لگتی تو کبھی اس گڑھے کو کوسنے لگتی۔ سانسیں بحال ہونے پر ہمت کر کے اس نے پھر سے داور کو گھسیٹنا شروع کر دیا تھا۔

"پتہ نہیں ناشتے میں کتنے ہاتھی کھاتا ہے۔" بھرائی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے وہ ایک بار پھر زمین پر گر کے اپنا تنفس بحال کرنے لگی' پھر دوبارہ اللہ کا نام لے کر اٹھ کھڑی ہوئی.

یونہی روتے بصورتے جھنجلاتے تلملاتے ہوئے وہ داور کو اس ٹوٹی پھوٹی عمارت تک لانے میں کامیاب ہو ہی گئی. عمارت کی ویرانی آج اسے کچھ زیادہ ہی محسوس ہوئی تھی۔ اونچی آواز میں خالی عمارت میں سلام کر کے اس نے داور کو دیوار سے سہارا دے کر بٹھایا اور خود زمین پر گر کر اپنی ٹوٹتی پھوٹتی پسلیوں میں قید تیز تیز دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھ کے بجتے دانتوں کے ساتھ داور کو گھورا اور سر ہاتھوں میں گرا لیا۔

"اب کیا کروں؟" خود سے پوچھتے ہوئے اسے رونا آنے لگا.

****

Kitab Nagri Special

داور کے قریب ہو کر قمرین نے بغور اس کا جائزہ لیا۔ بارش کی وجہ سے خون کافی حد تک چہرے سے صاف ہو گیا تھا پھر بھی کچھ سرخی اور کیچڑ چہرے پر لگا ہوا تھا جب ہی ذرا جھجکتے ہوئے قمرین نے اپنے زرد دوپٹے سے اس کا چہرہ صاف کیا تھا اور نقوش واضح ہونے پر بے ساختہ ہی اس کے لب سکڑے تھے۔

"اتنی بری حالت میں بھی جو شخص اتنا اچھا لگ رہا ہے 'وہ اچھی حالت میں تو قیامت ڈھاتا ہوگا!" دل میں سوچتے ہوئے قمرین نے بے وجہ ہی جھینپ کر اس کے ایک ہاتھ میں لپٹی رسی کھولنی شروع کر دی۔ باندھنے والوں نے باندھے تو دونوں ہاتھ ہونگے مگر کچھ زور آزمائی کے نتیجے میں اس کا ایک ہاتھ اس حد تک آزاد ہو چکا تھا کہ وہ اسے استعمال کر سکتا تھا لیکن رسی کا دوسرا سرا اب بھی اس کی کلائی پر مضبوطی سے لپٹا ہوا تھا۔

اس کے ہاتھ پیر کھولنے میں ہی قمرین کو آدھا گھنٹا لگ گیا تھا۔ مضبوطی سے بندھی وہ گیلی رسی جان کا وبال ثابت ہوئی تھی۔

اس کام سے فارغ ہونے کے بعد ایک بار پھر وہ سر ہاتھوں میں دے کر سسکی پھر یکدم سنبھلتے ہوئے داور کو زمین پہ لٹا کر اس کے دیگر زخموں کا جائزہ لینے لگی۔ کپڑوں کی حالت دیکھ کر لگتا تھا کہ اس کے جسم پر خاصہ تشدد کیا گیا تھا۔

سردی اور پریشانی سے اس کی جان ہوا ہو رہی تھی۔ وہ اس خستہ حال عمارت میں ایک مرتے ہوئے شخص کی آخر کیا مدد کر سکتی تھی؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

کچھ دیر دماغ لڑاتے رہنے کے بعد وہ کوئی اور راستہ نہ پا کر محلے والوں کو بلانے کا ارادہ کرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔ اگر داور شخص مر مرا جاتا تو ایک نیا مسئلہ کھڑا ہو سکتا تھا۔ باہر جاتے جاتے وہ یکدم رک کر پلٹی اور داور کی دھڑکنیں چیک کرنے لگی۔ اس طرف سے مطمئین ہو کر اس نے داور کے سینے سے سر اٹھایا تو داور کی پلکوں کو جنبش کرتے ہوئے پایا۔

"سنو! میں تمہارے لیئے اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتی۔ مجھے محلے والوں کی۔۔۔۔۔۔"

"اس نمبر پہ کال کر کے انہیں میرے بارے میں بتاؤ۔ احمر یزدانی! احمر یزدانی نام ہے میرا۔ مزید کبھی کسی سے میرے بارے میں کچھ مت کہنا۔" آنکھیں ہنوز بند کیئے وہ اس کی بات کے درمیان ہی بہت دھیمی آواز لیکن قطعی لہجے میں بولا تھا۔

قمرین نے کچھ تعجب سے اسے دیکھا پھر سر ہلاتے ہوئے اپنے بیگ کو ٹٹولنے لگی۔ جلد ہی اسے اس کا فون مل گیا۔ پلاسٹک کا کور چڑھا تھا اور فون بھی Nokia کا تھا' جو اس کے اعصاب جتنا ہی مضبوط تھا! سو بارش میں بھیگنے اور گرنے کے باوجود بچت ہو گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فون نکال کر اس نے داور کو نمبر دہرانے کے لیئے کہا۔ داور نے ایک ایک نمبر ٹھہر ٹھہر کر ادا کیا اور قمرین نے ڈائل کیا۔ فون کان سے لگا کر وہ ذرا ترچھی ہو کر بیٹھ گئی جبکہ داور ادھ کھلی نظریں ترچھی کیئے اسے ہی دیکھ رہا تھا جو اس کے کہے الفاظ ادا کر رہی تھی' پھر یکدم ہی اس نے فون کان سے ہٹا کر گھورا۔

"یہ کس بد تمیز کا نمبر ہے؟ کوئی جواب ہی نہیں دیا اور کال کاٹ دی۔" اس کے لہجے میں ناگواری تھی۔

Kitab Nagri Special

"اب تم جاسکتی ہو..!"داور نے جیسے اس کی بات ہی نہیں سنی اور اسی دھیمے قطعی لہجے میں بولا۔

"کیا؟؟؟"قمرین کو یقین تھا اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے۔

"جاؤ!!!"اپنی تمام ہمت مجتمع کر کے داور دھاڑا۔

قمرین کا رنگ اڑ سا گیا مگر اگلے ہی پل اس کے چہرے پر غصے اور شرمندگی کی سرخی چھلکنے لگی۔وہ جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہوئی اور باہر جاتے جاتے یکدم پلٹی۔"احسان فراموش انسان!خدا کرے تم مدد پہنچنے سے پہلے ہی مر جاؤ۔"وہ تو کہہ کر پیر پٹختے ہوئے وہاں سے چلی گئی جبکہ داور کتنی ہی دیر تک اس طرف دیکھتا رہا جہاں سے وہ گئی تھی، پھر اس کی آنکھیں دوبارہ بند ہونے لگیں لیکن اس کا چہرہ قدرے پر سکون تھا۔اس کے ساتھی کسی بھی وقت پہنچنے والے تھے۔۔۔!اسے یقین سا ہو گیا تھا وہ ابھی نہیں مرے گا۔کیونکہ بد دعا دینے والی وہ ہستی خود ہی مدد بن کر آئی تھی۔دوسری طرف اپنے کپڑوں پر لگے خون کے دھبے چھپانے کے لیئے خود پر کیچڑ ملتی قمرین مسلسل بڑبڑائے جا رہی تھی۔آج کا دن بڑا ہی منحوس ثابت ہوا تھا اس کے لیئے۔

****

"آچھو!آچھو!آچھو!آچھو!آچھو"!

Kitab Nagri Special

ایک کے اوپر ایک کئی جناتی چھینکیں مارنے کے بعد وہ چائے کا وہ کپ پکڑنے کے قابل ہوئی تھی جو نسیم بیگم پکڑے اس کے سر پر کھڑی تھیں۔ گرم گرم چائے کا بڑا سا گھونٹ بھر کر اس نے طمانیت سے آنکھیں موند لیں مگر اگلے ہی پل نسیم بیگم کی تیز نظریں خود پر محسوس کرتے ہوئے آنکھیں کھول کر انہیں ابرو اچکا کے دیکھا۔

"اپنے غصے کو پینا سیکھو۔"

"غصہ نہ ہوا، چائے ہو گئی!" چائے کا دوسرا گھونٹ بھرتے ہوئے وہ چہکی۔

"بکواس بند کرو اور میری بات کان کھول کے سنو۔" نسیم بیگم غرائیں۔

"کان نہ ہوئے، دروازہ ہو گیا!" قمرین اب بھی باز نہیں آئی۔

"قمرین!!!" نسیم بیگم کا بی پی ہائی ہوا تو قمرین نے سٹپٹا کر لبوں پر انگلی رکھ لی۔ یہ گویا وعدہ تھا اب شرافت کے جامے میں رہنے کا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اپنے مزاج میں تھوڑی نرمی پیدا کرو۔ یہ تمہاری چوتھی جاب تھی جو تمہاری بدمزاجی کی بدولت چھوٹ گئی ہے۔ ایسے کب تک چلے گا؟ برداشت کرنا سیکھو، خوش اخلاق بنو۔۔۔۔۔"

"کیسے خوش اخلاق بن جاؤں؟" وہ پھر سے ان کی بات کاٹ کر بولی۔ چپ رہنا مشکل ہی تھا اس کے لیئے۔ "کوئی خوشی والی بات بھی تو ہو۔ مشکلات بڑھتی جا رہی ہیں، زندگی گھٹتی جا رہی ہے۔ اپنے ٹبر کو پالنے کی عمر میں آپ کا ٹبر پال رہی ہوں، کوئی ایک بھی وجہ ہے خوش ہونے کی؟" منہ بنا کر کہنے کے بعد اس نے بچی ہوئی چائے ایک ہی

Kitab Nagri Special

گھونٹ میں حلق میں انڈیلی اور دوڑ پڑی اپنے کمرے کی طرف۔ پیچھے نسیم بیگم کا پھینکا گیا آلو، جو وہ چھیل رہی تھیں' بند دروازے پر دھاڑ سے لگ کر زمین بوس ہو گیا۔

" باہر نکل تو بے حیا لڑکی! بڑے شوق ہیں اپنے ٹبر پالنے کے۔ توبہ ہے یہ لڑکی بھی۔ اپنی ماں کے سامنے کوئی اس طرح بات کرتا ہے؟ میں نے کوئی شوق سے تجھے اپنے سر پر نہیں بٹھایا ہوا۔ سیدھے سادے لوگوں سے تیرے مزاج نہیں ملتے، ناک میں دم کر کے رکھ دیتی ہے سیدھے سادے سوالیوں کے اور تیرے لیئے میں کسی لچے لفنگے سے بات تو کرنے سے رہی۔ خود ہی ڈھونڈ لے اپنے لیئے کوئی گبرّ اور بنا اپنا ٹبر"!

نسیم بیگم کی باتیں سنتے ہوئے وہ ڈھٹائی سے زیر لب مسکراتی رہی۔ شادی کا ابھی اس کا دور دور تک کوئی ارادہ نہیں تھا اس لیئے وہ ہر آنے والے کو چلتا کر دیتی تھی۔ اس نے لمبا عرصہ نسیم بیگم کو اپنے اور دیگر بہن بھائیوں کے پیٹ کا دوزخ بھرنے کے لیئے محنت مشقت کرتے دیکھا تھا۔ اب وہ کسی قابل ہوئی تھی تو انہیں مکمل آرام دینا چاہتی تھی۔

جب تک منان میٹرک سے فری ہو کر کوئی چھوٹا موٹا کام دھندہ شروع نہیں کر دیتا تب تک وہ بھی شادی نہ کرنے کا ارادہ کر چکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جھلنگا پلنگ پر لیٹ کر اس نے وہی تینوں چادریں ملا کر اوڑھیں اور آنکھیں موند گئی۔ کچھ دیر تک یونہی لیٹے لیٹے اسے ناجانے کیا یاد آ گیا تھا جو منہ بنا کر بڑبڑائی تھی۔ "احسان فراموش، بد تمیز، کمینا"!

****

Kitab Nagri Special

ایک ہفتہ لگا تھا جنید چوہدری اور سلیمان شیخ کو ان کی پکڑ میں آئے لیکن ایک مہینہ لگا یا تھا داور نے مکمل طور پر صحت یاب ہونے میں۔ جسم سے زیادہ اسے ذہنی تکلیف نے بیمار رکھا تھا۔ اپنے پرانے وفاداروں کی غداری اور موت کے بے پناہ خوف نے اسے سہا کر رکھ دیا تھا لیکن براؤن جیسے وفاداروں کے بھرپور ساتھ کی وجہ سے وہ قدرے سنبھل گیا تھا، بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ وہ پہلے سے زیادہ خطرناک بن چکا تھا۔ اپنے ہی لوگوں کو وہ مشکوک نظروں سے دیکھنے لگا تھا جبکہ پہلے وہ اپنے لوگوں پر خاصہ مہربان رہا کرتا تھا، اور اس کے چہرے کے سنجیدگی اب خوفناک سی سرد مہری میں ڈھل چکی تھی، وہ ذہنی طور پر مزید اذیت پسند ہو گیا تھا اور آج وہ اسی اذیت پسندی کا مظاہرہ کرنے والا تھا!

کوٹ پہن کر آئینے میں خود پر آخری نگاہ ڈالتا وہ کمرے سے باہر نکلا جہاں باسط عرف براؤن اسی کا منتظر کھڑا تھا۔ سر کے اشارے سے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا آگے بڑھنے لگا جبکہ براؤن اس سے ایک قدم پیچھے تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چلتے چلتے وہ لوگ اس دیوار کے قریب آ کھڑے ہوئے جو در اصل ایک خفیہ دروازہ تھا۔

داور نے جیب سے ریموٹ نکال کر ایک بٹن دبایا اور دیوار دو حصوں میں بٹ گئی۔ نیچے جانے والی سیڑھیاں اتر کر وہ لوگ راہداری میں بنے سب سے آخری کمرے کی طرف بڑھ گئے اور جیسے ہی اندر داخل ہوئے' دہشت ناک چیخوں نے ان کا استقبال کیا تھا۔

Kitab Nagri Special

داور کے آتے ہی وہ چاروں آدمی پیچھے ہو گئے تھے جو موٹی موٹی زنجیروں سے پے در پے جنید چوہدری اور سلیمان شیخ کے ننگے دھڑوں پر وار کر رہے تھے۔

ان چاروں آدمیوں میں سے ایک نے اجازت طلب نظروں سے داور کی طرف دیکھا تو داور نے انہیں کوئی اشارہ دیا جسے سمجھتے ہوئے وہ اپنے دیگر ساتھیوں کو لیئے ایک کونے کی طرف بڑھ گیا جہاں جہازی سائز دیگ لکڑیوں کے ڈھیر پر رکھے تھے' جبکہ داور ان دونوں غداروں کی طرف بڑھ گیا۔اس کے چہرے پر بلا کی سرد مہری تھی۔

"تم لوگ چاہتے تو مجھے گولیوں کے وار سے چند لمحوں میں ختم کر سکتے تھے، لیکن تم لوگوں نے ایسا نہیں کیا، غلط کیا! اب بھگتو۔۔۔۔" زہر خند لہجے میں کہتا وہ پلٹا پھر جیسے کوئی خیال آنے پر دوبارہ ان کی جانب متوجہ ہوا۔"میں اپنے باپ کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہوں ؟ یہی کہا تھا ناں ؟اس لیئے کہا تھا کیونکہ تم لوگ مجھے سمجھے نہیں تھے ۔دوستوں میں شمار ہوتے تھے ناں ! ! اب غداروں میں شمار ہو سو۔۔۔۔اب یہ بتانا کہ میں اپنے باپ کے مقابلے میں کچھ ہوں یا نہیں !" وہ چبا چبا کر کہتا پیچھے ہوا اور جیبوں میں ہاتھ ڈال کر آگ پر رکھی خالی دیگوں کو گرم ہوتے دیکھنے لگا جبکہ جنید چوہدری اور سلیمان شیخ موت کو اپنے نزدیک دیکھ کر منتوں پر اتر آئے تھے جن کا ظاہر ہے کوئی فائدہ نہیں ہونا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کچھ دیر بعد دیگیں مکمل طور پر گرم ہو گئی تھیں۔اب وہ چاروں آدمی سلیمان شیخ اور جنید چوہدری کو زمین پر اتارنے لگے جبکہ ان دونوں کی منتوں ترلوں نے شدت اختیار کر لی تھی۔کچھ کچھ ان کے سمجھ آ رہا تھا کہ اب ان کے ساتھ کیا کیا جائے گا۔

Kitab Nagri Special

انہیں مضبوطی سے رسیوں سے یوں باندھ دیا گیا تھا کہ ٹانگیں سینے اور ہاتھ پشت سے لگے ہوئے تھے، پھر انہیں اٹھا کر دیگوں میں ڈال دیا گیا اور دیگوں کے منہ ڈھک کر ان پر وزنی پتھر رکھ دیے گئے تھے۔ یہ سزا براؤن کی توقع سے بہت زیادہ تھی۔ جان لینے کا اتنا عجیب انداز کبھی کسی نے نہیں اپنایا تھا، کم از کم اس کی نظروں سے تو ایسا کچھ کبھی نہیں گزرا تھا۔ گہری سانس بھر کر براؤن نے داور کی طرف دیکھا تو اس کے چہرے پر ایسی سرد شیطانی مسکراہٹ دیکھی کے وہ نظریں چرا کر رہ گیا۔

چند لمحے مزید داور اس منظر کا لطف لیتا رہا پھر سر جھٹک کر باہر نکل گیا۔ براؤن اس کے پیچھے ہی تھا۔ داور کے پیچھے چلتے چلتے براؤن نے راہداری میں بنے دیگر دروازوں کی طرف دیکھا۔ ہر کمرہ ایک خاص قسم کے تشدد کے لیئے تیار کی گیا تھا۔ جس کمرے سے وہ لوگ آئے تھے وہ کمرہ دشمنوں کو جلانے کے لیئے استعمال کیا جاتا تھا۔ داور نے آج اس کمرے میں آگ کا یہ کھیل ذرا مختلف انداز میں کھیلا تھا۔ جھرجھری سی لے کر وہ سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا اور اس کے اوپر پہنچتے ہی داور نے وہ خفیہ دروازہ دوبارہ بند کر دیا، پھر براؤن داور سے اجازت لے کر کسی کام سے نکل پڑا جبکہ داور نے اپنے آفس کا رخ کیا تھا۔

لمبے عرصے بعد ایسا منظر دیکھ کر اسے اپنی طبیعت فریش ہوتی محسوس ہوئی تھی۔ کرسی پر جھولتے ہوئے اس نے دروازے پر ہونے والی دستک پر "کم ان" کہا اور ٹیبل پر کہنیاں ٹکا کر مکمل طور پر آنے والے کی جانب متوجہ ہو گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"سر اس لڑکی کے متعلق تمام معلومات حاصل کر لی ہیں۔ اس لڑکی کا تعلق ہمارے دشمنوں یا دوستوں میں سے کسی کے ساتھ نہیں ہے، وہ واقعی اس علاقے میں رہتی ہے اور آپ تک اتفاقیہ پہنچی تھی۔ نام قمرین مغل! والد کا بچپن میں ہی انتقال ہو گیا ہے۔ ایک ماں ہے۔۔۔"

"آر یو شیور ایک ہی ماں ہے؟" اپنے آدمی کی بات کے کاٹا وہ نا جانے سیریس ہو کر پوچھ رہا تھا، مذاق کر رہا تھا یا طنز کر رہا تھا! وہ آدمی بیچارہ گڑبڑا کر رہ گیا۔

"جی سر ایک ہی ماں ہے، آئی مین۔۔۔ اور جی میرا مطلب ہے، سر ایک ہی ہے، اور تین چھوٹے بہن بھائی ہیں، تینوں اسکول کے اسٹوڈنٹس ہیں۔ وہ لڑکی ان دنوں ایک نامور ہوٹل میں جاب کر رہی ہے۔" تمام تفصیلات بتانے کے بعد وہ داور کی طرف دیکھنے لگا جس کی نظریں کسی غیر مرئی نقطے پر جمی تھیں، پھر جب بہت دیر تک داور کچھ نہیں بولا تب وہ بیچارہ جھجکتے ہوئے دوبارہ اسے مخاطب کر بیٹھا۔ "سر؟؟؟"

"کونسے ہوٹل میں؟" ہنوز غیر مرئی نقطے کو گھورتے ہوئے اس نے چونکے بغیر پوچھا تھا۔

****

Kitab Nagri Special

"ہائے اللہ" !

"کیا ہوا؟" سمبل کی چیخ پر قمرین نے بیزاری سے پوچھا۔ کوفت اس کے ایک ایک انداز سے جھلک رہی تھی۔

اس ہوٹل والی جاب سے وہ سخت ناخوش تھی۔ جتنی وہ بدمزاج اور جذباتی تھی یہ جاب اتنی ہی برداشت طلب تھی۔ ڈھیروں مختلف لوگوں سے دھیمے سروں میں بات کرنا، کچھ بدمزاج رئیسوں کی شکائتیں صبر سے سننا اور شوخ منچلی نظروں کو سہنا اسے دنیا کا سب سے مشکل کام لگ رہا تھا لیکن اسے یہ کا کرنا تھا۔ نسیم بیگم کو حال ہی میں شگر نے آن گھیرا تھا، دوائیوں کا ایک نیا خرچہ نکل آیا تھا۔ وہ اب اس جاب سے ہاتھ دھونا افورڈ نہیں کر سکتی تھی۔ اسے ہر صورت یہ جاب جاری رکھنی تھی 'نئی اور بہتر سیلری والی جاب ملنے تک !

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"داور یوسف نے اپنے کچھ غداروں کا دیکھ کیا حال کیا۔" اپنے موبائیل کی روشن اسکرین سمبل نے اس کے سامنے لہرائی۔ قمرین کو ابکائی آ گئی۔ اسکرین پر نظر آتا منظر تھا ہی اتنا دہشت ناک۔

"یہ کیا ہے؟"

Kitab Nagri Special

"غدار ہیں بیچارے۔" سمبل نے افسوس سے بتایا۔

"غدار بیچارے نہیں ہوتے۔" قمرین نے منہ بنایا۔

"لیکن ان کی حالت بیچاروں والی ہے۔ ویسے داور یوسف اپنے باپ سے زیادہ جلاد نکلا۔ خاور یوسف لوگوں میں اپنی دہشت پھیلانے کے لیئے ایسی حرکتیں نہیں کرتا تھا۔ داور یوسف تو مجھے سائکو لگ رہا ہے۔"

"داور یوسف خاور یوسف کا بیٹا ہے؟ خاور یوسف کہاں ہے؟" ہونق سی منہ کھولے سمبل کی باتیں سنتی وہ کچھ حیرت کچھ سنجیدگی سے پوچھنے لگی۔

"تمہیں ابھی تک یہی نہیں پتہ چلا؟" سمبل چیخی۔

Kitab Nagri Special

"کیسے پتہ چلتا؟ نہ ٹیوی ہے نہ انٹرنیٹ سے لینا دینا ہے۔ اچھا بتاؤ ناں، داور یوسف اب اگر آگے آ چکا ہے تو خاور یوسف کہاں ہے؟" قمرین کے چہرے پہ سنجیدگی کی گہری چھاپ تھی۔

"وہ تو کب کا مر کھپ گیا۔" افسوس سے اسے دیکھتے ہوئے سمبل نے گویا اسے بریکنگ نیوز دی تھی۔

"خاور یوسف مر گیا؟" لبوں پر ہاتھ دھرے قمرین عجیب و غریب کیفیات کا شکار تھی۔ اسے خوش ہونا چاہیے یا افسردہ ہونا چاہیے، اسے سمجھ نہیں آ رہے تھے اپنے جذبات۔

"ہاں بی بی، مر گیا ہے، اور میں بھی مر گئی ہوں۔" یکدم سمبل کا انداز بہکا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

قمرین نے خود کو سنبھالتے ہوئے ان عجیب کیفیات سے پیچھا چھڑایا اور بیزاری سے اسے دیکھا۔ سمبل روز ہی کسی نا کسی پر مر رہی ہوتی تھی۔ "آج کس پر؟" اس کا لہجہ بیزار تھا۔

Kitab Nagri Special

سمبل نے ہنوز گلاس ڈور کی طرف دیکھتے ہوئے انگلی سے اشارہ کر دیا۔ قمرین نے انگلی کے تعاقب میں گلاس ڈور دھکیلتے اور اپنی طرف ہی آتے اس شخص کو بغور دیکھا۔ سیاہ تھری پیس میں ملبوس وہ لحیم شحیم شخص اسے پہلی ہی نظر میں کچھ جانا پہچانا لگا اور جب وہ عین اس کے سامنے آ کر رک گیا تو قمرین کے ذہن میں یکدم کچھ کلک ہوا۔

چہروں کے معاملے میں اس کی یادداشت مثالی تھی۔ فوراً ہی قمرین کو یاد آ گیا تھا وہ 'وہی احسان فراموش تھا۔

داور کو زندہ صحیح سلامت دیکھ کر جہاں اس کے مہینے بھر سے ڈسٹرب رہنے والے اعصاب پر سکون ہوئے تھے وہیں چہرے کے نقوش تن گئے تھے جبکہ داور بغور اس کے تاثرات ملاحظہ کرتا نا جانے کیوں مسکرا دیا تھا۔

****

****

قمرین کی نظروں میں اپنے لیئے شناسائی دیکھ کر داور نے ایک ہاتھ سینے پر دھرا اور گردن کو تھوڑا سا خم دے کر گویا ہوا۔ "میرا خیال ہے آپ مجھے پہچان گئی ہیں، نام شاید بھول چکی ہوں، ناچیز کو احمر یزدانی کہتے ہیں۔"

Kitab Nagri Special

سمبل نے دل تھام کر زیر لب "احمریزدانی" کا نام دہرایا تھا جبکہ قمرین ابرو اچکا کر کچھ پل توقف کے بعد لٹھ مار لہجے میں بولی "تو؟؟"

داور کی مسکراہٹ کچھ اور گہری ہوئی۔ "میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔"

"کریے!" دیگر ساتھی ورکرز کی عجیب نظروں پر قمرین نے انداز اور کھردرا کر لیا۔

داور کی مدھم ہنسی بے ساختہ تھی۔ ایک لمحے کے لیئے سمبل سمیت قمرین مسمرائز سی اسی دیکھتی رہ گئی تھی۔ کوئی مرد ہنستے ہوئے اتنا خوبصورت کیسے لگ سکتا ہے بھلا؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"شکریہ!" دھیمی آواز میں کہتے ہوئے اس نے ایک اچٹتی سی نظر سمبل پر ڈالی تھی۔ اس اچٹتی سی نظر میں اتنی واضع ناگواری تھی کہ سمبل گڑبڑا کر ایکسیوز کرتی تیزی سے وہاں سے چلی گئی۔ قمرین نے کچھ تعجب سے جاتی ہوئی سمبل کی پشت دیکھ کر دوبارہ داور کی طرف دیکھا تھا جس کے چہرے پر نافہم سا تاثر لیئے لمبی سی خوبصورت مسکراہٹ سجی تھی۔

Kitab Nagri Special

"ٹھیک ہے، میں نے کیا شکریہ قبول،اب کیا؟" وہ اسے ہنوز سر پہ کھڑے دیکھ کر چڑ سی گئی۔اس شاندار شخص کی وجہ سے کافی ساری نظریں ان کی طرف اٹھی ہوئی تھیں،خاص طور پر لڑکیوں کی۔۔۔اور وہ اتنی نظروں کا مرکز بننے پر جذبز ہو رہی تھی۔

"آپ نے میری جان بچائی ہے، یہ کوئی چھوٹا موٹا احسان نہیں ہے! بس ایسے ہی پھیکا سا شکریہ؟ میرا دل نہیں مانتا۔" بناوٹی دل گرفتگی سے کہتے ہوئے داور ایک قد اور آگے بڑھا تو قمرین جلدی سے دو قدم پیچھے ہوئی اور گھور کر داور کو دیکھا۔

"ٹھیک ہے پھر، آپ دس منٹ تک ایک ٹانگ پر اچھلتے ہوئے "تھینک یو تھینک یو" کہتے جائیں میں ذرا تب تک اپنا کام کر لوں!!" مینیجر کی نظروں پر گڑ بڑاتے ہوئے وہ تیزی سے اس کے پاس سے گزر گئی تھی جبکہ داور تصور میں خود کو "تھینک یو" کا راگ الاپتے اور ایک ٹانگ پہ اچھلتے دیکھ کر آنکھیں گھما کر رہ گیا۔

Kitab Nagri Special

اپنے کام میں مگن قمرین کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے وہ ایک ٹیبل کی طرف بڑھ گیا اور ہاتھ کی مٹھی پر گال ٹکائے یک ٹک اسے تکنے لگا جو اس کی ذات کو بالکل ہی فراموش کر چکی تھی۔ داور اس بے نیازی پر ٹھنڈی سانس بھر کے رہ گیا۔

اسے خود بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ قمرین کے معاملے میں سب کچھ کلیئر ہو جانے کے باوجود وہ کیوں یہاں چلا آیا تھا اور اب کیوں یک ٹک اسے گھورے جا رہا تھا؟ اس نے چاہا وہ اٹھ کر چلا جائے لیکن وہ ایسا نہیں کر پایا' اور اپنی اسی بے بسی پر اس کی کشادہ پیشانی بلوں سے بھر گئی تھی۔

"سر!" ایک ویٹر مینیو کارڈ پکڑے اس کے پاس چلا آیا اور مدھم آواز میں اسے اپنی جانب متوجہ کرنے کی کوشش کی۔ داور نے بغیر اس کی طرف دیکھے یا چونکے ہنوز قمرین کو اپنی نظروں کے حصار میں لیئے کافی کا آرڈر دیا ۔ وہ ویٹر ایک نظر اس کی نظروں کے تعاقب میں قمرین پر ڈال کر سر کو جنبش دیتا آگے بڑھ گیا جبکہ داور کے لب بے ساختہ مسکرائے تھے، وہ منظر ہی کچھ ایسا تھا!!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

قمرین نے ایک موٹے سے بچے کو اس کے والدین کی نظر سے بچ کر منہ اور بازو پھیلا کر "موٹے" ہونے کا کمینہ سا اشارہ کیا تھا جس پر اس بچے کے چہرے پر غم کے سائے لہرانے لگے تھے جبکہ قمرین اپنی اُمڈتی ہنسی ضبط کرتے ہوئے مینیو کارڈ لہراتی ایک ٹیبل کی طرف بڑھ گئی تھی۔

Kitab Nagri Special

کہنی ٹیبل سے ہٹا کر داور نے قمرین سے نظریں ہٹا کر دوبارہ اس بچے کی طرف دیکھا تو اسے اپنی ہی جانب متوجہ پایا ۔وہ شاید داور کی بظاہری شخصیت سے متاثر ہو رہا تھا۔داور کو نا جانے کیا سوجھی کہ اپنا منہ اور بازو پھیلا کر قمرین جیسا ہی اشارہ کر بیٹھا۔بچے کے چہرے پر شاک کا تاثر ابھرا۔گویا وہ کہہ رہا ہو"انکل آپ بھی؟؟؟"

نچلا لب کچل کر اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے داور نے دوبارہ قمرین کو نظروں کے حصار میں لیا۔یہ چھوٹی سی بچگانہ حرکت کر کے اسے پتہ نہیں کیوں بڑا مزہ آیا تھا۔۔!

****

"الو کا پٹھا! منحوس مارا! کمینہ! بے شرم،بے غیرت،بے حیا،خدا کرے اندھا ہو جائے!!"غصے سے بڑبڑاتے ہوئے قمرین نے نظروں ہی نظروں سے داور کا قتل کیا پھر پیر پٹختے ہوئے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دوپہر سے رات ہو چکی تھی،اس کے گھر جانے کا وقت ہو گیا تھا لیکن داور اسی جگہ بیٹھا اسے اپنی خاموش نظروں سے عاجز کرتا رہا تھا۔قمرین کو داور کی ذہنی حالت پر شبہ بھی ہونے لگا تھا۔وہ کیوں آخر اسے مسلسل گھورے جا رہا تھا؟اس کے گھورنے سے بھی زیادہ بڑا مسئلہ یہ تھا کہ وہ خود بھی ٹکٹکی باندھ کر گھورے جانے کے قابل تھا!ہوٹل مینیجر اور دیگر ورکرز سے لے کر ہر آنے جانے والا ایک بار تو ضرور ٹھٹھک کر اس مردانہ وجاہت کے شاہکار کی

Kitab Nagri Special

طرف دیکھتا تھا اور پھر اس کی روشن ساکت نظروں کے تعاقب میں سب کی نظریں قمرین تک بھی جا پہنچتی تھیں اور پھر نظروں میں عجیب عجیب سے تاثر ابھرنے لگتے۔

کہیں حسد، کہیں رشک، کہیں شوخی، کہیں ناگواری!

یہ دن قمرین کے لیئے سب سے زیادہ صبر آزما ثابت ہوا تھا۔ غصہ پینے کے لیئے اس نے پانی کے اتنے گلاس چڑھائے تھے کہ اب اسے اپنا پیٹ پانی سے بھرا مٹکا محسوس ہو رہا تھا۔

ہوٹل کا مخصوص لباس بدل کر وہ سادہ سے شلوار قمیض میں ملبوس اپنا بڑا سا بیگ شانے پر لٹکائے ہنوز بڑبڑاتی ہوئی ہوٹل سے باہر نکلی اور فٹ پاتھ پر چلنے لگی جب اچانک ہی اس کے پہلو میں وہ بڑی سی سیاہ گاڑی آن رکی۔ ایک لمحے کے کیئے قمرین سٹپٹائی۔ اسے لگا کہ ابھی اسے گاڑی میں کھینچ کر اغوا کر لیا جائے گا لیکن گاڑی کے شیشے سے نمودار ہوتا داور کا چہرہ اسے پر سکون کرنے کے ساتھ ہی تاؤ بھی دلا گیا تھا۔

داور نے بغور اس کے چہرے سے چھلکتا جلال دیکھا پھر صلاح جو انداز میں مسکراتے ہوئے گاڑی سے نکل کے اس کے سامنے آن کھڑا ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ۔۔۔ دراصل میں شکریہ ٹھیک سے ادا کرنا چاہتا ہوں۔" وہ بظاہر بھولپن سے بولا تھا لیکن انداز سراسر زچ کرنے والا تھا۔

"کیسے ٹھیک سے ہاں ؟ کیسے ٹھیک سے ؟ بتایا تھا میں نے کے کیسے "ٹھیک سے "شکریہ ادا کرنا ہے، چلو شروع کرو ایک ٹانگ پہ ناچنا، میں کھڑی ہوں یہاں دس منٹ تک !" حد درجہ سنجیدگی سے کہتی وہ سینے پر بازو لپیٹے منتظر نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

داور نے ابرو اچکائے۔ "میں مذاق نہیں کر رہا، میں واقعی آپ کا اچھے طریقے سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔" وہ واقعی قمرین کے لیئے شکریہ کے طور پر کچھ ایسا کرنے کا خواہشمند تھا جو اس کی ذات کو قمرین کی یاداشت میں ہمیشہ کے لیئے محفوظ کر دے۔

شدید جھنجلاہٹ کا شکار ہوتے ہوئے قمرین نے اسے خود کو آگ لگانے کے لیئے کہا اور دائیں طرف سے نکلنے لگی لیکن داور نے بازو اس کے آگے پھیلا کر اسے اور اشتعال دلا دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا مصیبت ہے ؟ سائکو ہو کیا؟ ٹھیک ہے میں نے تھوڑی بہت مدد کی لیکن اگر اللہ کو منظور نہ ہوتا تو مزید تم ایک سانس بھی نہیں لے سکتے تھے ! زندگی موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر زندگی بچ جانے کی اتنی ہی خوشی ہے تو جا کر شکرانے کے نفل ادا کرو، میرے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو؟ میرا دماغ گھوما ناں تو میں تمہارا منہ توڑنے سے بھی گریز نہیں کروں گی ! اگر میں اب تک برداشت کر رہی تھی تو صرف اس لیئے کیونکہ یہ جاب میرے لیئے

Kitab Nagri Special

ضروری ہے، ہوٹل کی حد تک میں مجبور تھی لیکن یہاں مجھے کسی کا باپ بھی نہیں روک سکتا تمہاری آنکھیں نکالنے سے۔"

غصے سے پھولتی ناک، سکڑتی آنکھیں، بھینچے دانت اور لہراتی انگلی! داور نے بغور ہر چیز کا جائزہ لیا پھر کان کھجاتے ہوئے بولا۔ "تو تمہیں ایز آ تھینکس میری آنکھیں چاہئیں؟ ویسے مجھے بھی میری آنکھیں بہت پسند ہیں، کیا تمہیں بھی؟"

"یا اللہ!" قمرین نے اپنے چھوٹے سے جوڑے میں قید بال نوچے۔ اونچی پونی ٹیل کے گرد لپٹے جوڑے کی صورت اختیار کیئے بال کھینچے جانے پر واپس پونی ٹیل کی شکل اختیار کرتے اس کی گردن پر جھولنے لگے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ گاڑی تمہاری ہے؟" قمرین نے یکدم سر اٹھا کر انگوٹھے سے گاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خطرناک سنجیدگی سے پوچھا۔ داور نے فوراً سر اثبات میں ہلا دیا۔

Kitab Nagri Special

"ایز آ تھینکس اسے مجھے دے دو۔"پورے بتیس دانت نکال کر چیلنجنگ انداز میں کہتی وہ اس وقت حق دق رہ گئی تھی جب داور نے جھٹ کار کی چابی اسے تھمائی اور ہاتھ ہلاتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھتا اندھیرے میں اوجھل ہو گیا۔

کتنی ہی دیر تک وہ جنبش تک نہیں کر پائی پھر گڑ بڑا کر ہاتھ میں موجود چابی اور پھر کار کو دیکھا پھر اس طرف منہ کر کے اونچی آواز میں اسے پکارنے لگی جس طرف وہ گیا تھا لیکن جواب ندارد! قمرین کو پکا پکا یقین ہو گیا اس شخص کے اوپری حصے کا کوئی اسکرو ڈھیلا ہے۔

کچھ دیر تک ترچھی للچائی نظروں سے کار کو گھورتے رہنے کے بعد اس نے چابی کار کی چھت پہ پٹخ دی' پھر وہ یوں دوڑ پڑی جیسے پیچھے پاگل کتے پڑ گئے ہوں۔دوسری طرف داور جو بظاہر فٹ پاتھ پر چلتے چلتے موڑ مڑ گیا تھا' درحقیقت نظروں سے اوجھل ہو کر اس تین منزلہ عمارت کی چھت پر چڑھا اس کی تمام حرکات و سکنات کا جائزہ لے رہا تھا! قمرین کے یوں بھاگ جانے پر وہ بے ساختہ ہنسا۔

Kitab Nagri

جس حد تک وہ قمرین کو سمجھ سکا تھا،اسے یقین تھا اگر قمرین کو گاڑی چلانی آتی ہوتی تو وہ ضرور اس کی گاڑی لے کر نکل پڑتی۔

www.kitabnagri.com

اپنی تراشیدہ داڑھی کھجاتے ہوئے وہ سر جھٹک کر یکدم بالکل سنجیدہ ہو گیا اور پہلو میں سیٹ شدہ ہتھیار کی طرف بڑھ گیا۔

دور بین سے دور جاتی قمرین اور قریب آتی سفید کار کو دیکھتے ہوئے اس نے فون کان سے لگا لیا۔اس وقت اس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔

Kitab Nagri Special

"سر، وہ گاڑی رئیس خانزادہ کے بیٹے کی ہے اور وہ کار میں کسی لڑکی کے ساتھ موجود ہے۔" اسی کا ایک ساتھی جو قریب کی ہی ایک عمارت میں چھپا ہوا تھا اسے فون پر مطالعہ کر رہا تھا۔

جواب میں داور نے صرف ہنکار بھری اور اگلے ہی پل وہ نشانہ لے چکا تھا۔ سبق روی سے چلتی کار ڈگمگائی اور پھر گھومتے ہوئے درخت سے ٹکرا گئی۔ مطمئین ہوتے ہوئے داور نے دوربین سے جائزہ لیا تو کار ڈرائیو کرتا وہ نوجوان بے جان پڑا تھا اور اس کی چلائی گئی گولی عین اس کے سر پر لگی تھی، بچنے کا کوئی سوال ہی نہیں اٹھتا تھا جبکہ اس کے ساتھ بیٹھی لڑکی ایکسڈنٹ کا شکار ہوئی تھی۔ اس کا جینا یا مرنا اہمیت نہیں رکھتا تھا سو پر سکون ہوتے ہوئے وہ پیچھے ہو گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

"واؤ۔۔۔ تو آپ وہ گاڑی لے آتی ناں!" نرمین کا لہجہ حسرت بھرا تھا۔

Kitab Nagri Special

"مجھے ڈرائیونگ نہیں آتی ناں یار، ورنہ لے آتی اور بیچ دیتی، پھر ہم امیر ہو جاتے۔ لاکھوں کی کار تھی وہ!!" قمرین کا انداز پر ملال تھا۔

تمام صورتحال دستر خوان کے گرد بیٹھی وہ ان سب کے گوش گذار کر چکی تھی اور نسیم بیگم کی طرف دیکھنے سے دانستہ گریز کرتے ہوئے اب بہن بھائیوں کے تبصرے سن رہی تھی۔

"اِدھر دیکھو مانو!" حیرت انگیز طور پر اچانک ہی جب نسیم بیگم نے اسے پکارا تو انداز میں کوئی تلخی نہیں تھی اور یہ بات قمرین کو خلاف معمول سی لگی تھی جب ہی وہ بھی کچھ سنجیدہ سی ہو کے ان کی جانب متوجہ ہو گئی۔

"تم نے مجھے یہ جنگل والی بات پہلے کیوں نہیں بتائی؟" انداز میں ناگواری کم تشویش زیادہ تھی۔

"مجھے اندازہ نہیں تھا کہ اس شخص سے دوبارہ ملنا ہو گا۔" وہ شانے اچکا کر لاپرواہی سے بولی۔

Kitab Nagri Special

"تمہیں اندازہ بھی ہے جو صورتحال تم بتا رہی ہو وہ کتنی غیر معمولی ہے؟ اگر جنگل میں اس لڑکے کو کچھ ہو جاتا خدا ناخواستہ، پولیس کیس بن سکتا تھا۔۔۔ اور اب جو تم بتا رہی ہو وہ لڑکا جس طرح پیچھے پڑ گیا ہے، مجھے تو ڈر لگ رہا ہے۔" نسیم بیگم کی آخری بات پر چھوٹے تینوں بہن بھائی ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس پڑے کیونکہ انہیں تو یہ سب بہت فلمی اور مزے کا لگا تھا، جبکہ قمرین نے افسوس سے سر ہلایا تھا۔

"ارے امی، جدید دور ہے، ہراس کرنے کے انداز بھی جدید ہو گئے ہیں۔ وہ عام سی اوچھی حرکتیں کرتا تو ہوٹل سے نکالا جا سکتا تھا اس لیئے اس نے آنکھوں کی گستاخیاں کیں! باہر جاب کرنے والی لڑکیوں کو اکثر ایسی صورتحال کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس میں ٹینشن والی کیا بات ہے؟" قمرین کے اطمینان میں فرق نہیں پڑا تھا۔

"فضول مت بولو اور میری بات غور سے سنو۔ یہ لڑکا اگر کبھی دوبارہ، یا اور کوئی بھی مرد اگر دقیانوسی یا جدید' جیسے بھی انداز میں ہراس کرے اسے اگنور کیا کرو۔ کوئی ضرورت نہیں ہے ٹارزن کی خالہ بن کے منہ لگنے کی۔ جتنی بھی مضبوط اور بہادر بن جاؤ، ہو تم لڑکی ہی۔" نسیم بیگم کا انداز اچھا خاصہ سخت تھا۔

"افو امی! بات کہاں تھی آپ کہاں لے گئیں۔" چڑ کر کہتی قمرین اٹھنے لگی جب نسیم بیگم نے اس کا بازو سختی سے پکڑ کے اسے واپس بٹھا دیا، بلکہ پٹخ دیا۔

Kitab Nagri Special

"آئندہ ہر گز بھی کسی کو الٹے یا سیدھے جواب نہیں دو گی۔کوئی کیسی بھی حرکت کرے، نظر انداز کر دینا۔خود ہی پیچھے ہو جائیگا سامنے والا۔"ان کا انداز اتنا قطعی تھا کہ قمرین کو وعدہ کرتے ہی بنی۔

****

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

Kitab Nagri Special

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

داور اگلے دن پھر ہوٹل آیا تھا اور ویسے ہی ٹکٹکی باندھ کے اسے دیکھتا رہا تھا۔ آج تو ہوٹل کا عملہ بھی معنی خیزی سے قمرین کی طرف دیکھ رہا تھا۔

کل بہت سے لوگوں نے اسے ایک رئیس زادے کی شرارت سمجھتے ہوئے در گزر کر دیا تھا لیکن داور کا آج پھر آجانا اور قمرین کو اپنی نظروں کے حصار میں لیئے رکھنا سب کو کھٹکا گیا تھا۔

دل ہی دل میں پیچ و تاب کھاتی قمرین نے بے ساختہ ہی اس وقت شکر ادا کیا تھا جب وہ اٹھ کر نظروں ہی نظروں میں اسے الوداع کہتے ہوئے وہاں سے چلا گیا تھا' ورنہ قمرین کا خیال تھا کہ داور آج بھی سارا دن ہوٹل میں ہی بیٹھا رہے گا اور اپنا سو کالڈ "خاص شکریہ" ادا کرنے کی کوشش کرے گا۔

اسے لگا نسیم بیگم کی بات درست تھی، نظر اندازی ہی ایسے لوگوں کا علاج ہے۔۔! پھر اس نے خود سے بھی عہد کر لیا داور اور داور جیسے دیگر لوگوں کو نظر انداز کرنے کا!

www.kitabnagri.com

اگلے دن داور پھر آیا، پھر وہی حرکت کی، اور قمرین نے نظر انداز کر دیا۔ اگلے دن پھر سے یہی کچھ ہوا، اس کے اگلے دن پھر، اور پھر، اور پھر، اور پھر۔۔۔۔ پچیسواں دن تھا اور یہ خاموش تماشہ ہنوز جاری تھا، بس یہ فرق ہوتا تھا کہ داور کبھی جلدی چلا جاتا' کبھی سارا دن بیٹھا رہتا۔ اب تو ہوٹل کا عملہ بھی اس خاموش تماشے سے بیزار ہو گیا

Kitab Nagri Special

تھا اور منتظر تھا کسی دھماکے دار سین کا۔ دوسری طرف قمرین تھی جس کی برداشت کی حد ہو چکی تھی اور وجہ اس کی چند کولیگز کی الٹی سیدھی باتیں تھیں۔ وہ خاموش رہ کر، نظرانداز کر کے بھی زیر بحث آ رہی تھی، اس کے کردار پر انگلیاں اٹھ رہی تھیں' تو کیوں نہ وہ ایک بار اس ڈھیٹ انسان کا دماغ صاف کر ہی دے۔

"بس بہت ہو گیا، ایک جھانپڑ رسید کر کے اب اس الو کے ہوش ٹھکانے لگا ہی دوں۔" دل میں بڑبڑاتے ہوئے قمرین نے داور کی آرڈر کی گئی کافی ایک دوسرے ویٹر سے چھینی اور جھٹکے سے مڑ کر داور کو گھورا، دوسری طرف داور' جس کے اعصاب اندر ہی اندر قمرین کے اگنور کرنے پر چیخ رہے تھے، بالآخر اس کے متوجہ ہو جانے پر کھل اٹھا اور دلکشی سے مسکرا دیا۔

قمرین جیسے جارحانہ تیور لیئے اس کی طرف بڑھ رہی تھی، داور کو اچانک اندیشہ لاحق ہوا کہ کہیں وہ کافی کا کپ اس کے سر پہ ہی نہ الٹ دے لیکن شکر تھا کہ قمرین نے مگ ٹیبل پر پٹخنے پر ہی اکتفا کیا تھا۔

"کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ، ہاں؟"

"کیا مطلب؟ کیا مسئلہ ہے؟" بھولا سا منہ بنا کر اجنبی بنتا داور اس کے غصے کو ہوا دے گیا تھا۔

Kitab Nagri Special

"دیکھو! مجھ سے ایک غلطی ہوئی، میں مانتی ہوں۔ مجھے تم جیسے ٹھرکی کی جان نہیں بچانی چاہیے تھی بلکہ تمہیں وہیں جنگل میں دفن کر دینا چاہیے تھا۔ لیکن اب ہو گئی غلطی تو معاف کرو مجھے۔ جان چھوڑو میری۔ کیوں مجھے روز روز دن رات اپنی منحوس شکل دکھا کر پریشان کر رہے ہو۔ اگر تم میری سفید چمڑی پر فدا ہو کر مجھ سے فلرٹ کرنے کی کوشش کر رہے ہو تو جان لو کہ نہ میں تمہاری طرح ہائی کلاس سے تعلق رکھنے والی لڑکی ہوں جو آگے سے دانت نکال کر تمہیں شہ دوں اور ڈیٹنگ شروع کر دوں اور نہ ہی مجھے مڈل کلاس گھر کی دبو سی لڑکی سمجھنے کی غلطی کرنا، جو تمہاری ان حرکتوں سے ڈر جائیگی! میں مڈل کلاس ضرور ہوں مگر تمہارا منہ توڑنے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔" یہ سب قمرین نے غصے سے چیخ چیخ کر ہرگز نہیں کہا تھا بلکہ لبوں پر جبری مسکراہٹ سجا کر دھیمی سی آواز میں کہا تھا۔ یہ جاب اس کے لیئے بہت ضروری تھی وہ جذبات میں آکر کوئی ایسا قدم نہیں اٹھانا چاہتی تھی جو اسے اس جاب سے بھی فارغ کر دے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

قمرین کے مسکرانے کے باوجود داور اس کے چہرے کی سرخی اور پیشانی اور گردن کی ابھرتی رگیں دیکھ کر اس کے غصے کا اندازہ کر لگا سکتا تھا۔ بے ساختہ داور کے لب مسکرائے تھے۔

"جب تم مجھے تقریباً آدھے گھنٹے تک جنگل میں گھسیٹ سکتی ہو، تو مجھے یقین ہے تم میرا منہ بھی توڑ سکتی ہو۔" سر دھن کر کہتا وہ شاید قمرین کو سراہ رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"الو کے۔۔۔" قمرین کو یہ گالی بہت کم لگی تھی اس چھچھورے ڈھیٹ انسان کے لیئے اور اس سے بڑی گالی دے کر وہ کوئی مصیبت سر نہیں لے سکتی تھی سو مٹھیاں بھینچے ضبط کرتی ہوئی جھٹکے سے مڑ کر وہاں سے چلتی چلی گئی اور پیچھے داور اس کی پشت پر نظریں جمائے ٹھنڈی کافی کا کپ لبوں سے لگا کر زیر لب بڑبڑایا تھا۔ "آئی لائک اٹ !! "

"یار۔۔۔ پیس تو چیک کر ذرا، کیا چال ہے!" بیہودہ قسم کے انداز میں دیے گئے کمنٹ پر داور نے چہرہ موڑ کر اس لڑکے کو بغور دیکھا تھا جس کی نظریں قمرین پر ہی جمی تھیں۔

"بکواس نہیں کر، جلدی ٹھونس۔ دیر ہو رہی ہے۔" سامنے بیٹھا لڑکا شاید کچھ شرمیلا تھا یا شاید خوش قسمت! داور نے اس لڑکے کو خوش قسمت ٹھہراتے ہوئے ایک بار پھر سر سے پیر تک کمنٹ پاس کرنے والے لڑکے کو دیکھا اور ٹیبل پر دھرا فون اٹھا کر کوئی نمبر ڈائل کر کے کان سے لگا لیا۔

"بلیو کوٹ، وائٹ شرٹ، بلیک پینٹ اور لمبے بال۔ جیسے ہی ریسٹورانٹ سے باہر نکلے، اسے قبر میں پہنچا دو۔" سر سری انداز میں حلیہ بتانے کے بعد داور کا لہجہ آخر میں سنگین ہو گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"یس سر۔" دوسری طرف سے جواب ملنے پر داور نے کال کاٹ کے موبائل واپس ٹیبل پر دھر دیا اور سرد نظر اس شخص پر ڈالتا دوبارہ قمرین کی جانب متوجہ ہو گیا۔ اس کے عنابی لب پھر سے مسکرانے لگے تھے۔

****

****

وہ دیگر دنوں کی طرح آج بھی اپنے مشغلے میں مصروف تھا 'یعنی قمرین کو اپنی نظروں سے زچ کرنا! جب وہ قمرین کو شام ڈھلے ہی اپنے عام سے حلیے میں ہوٹل سے باہر جاتے دیکھ کر چونک گیا۔ ٹیبل پر دھرا اپنا فون اٹھا کر وہ بھی تیزی سے اس کے پیچھے ہی باہر نکلا تھا جو معمول کے خلاف آج بس اسٹاپ تک جانے کے بجائے سب سے پہلے سامنے آتی ٹیکسی میں بغیر کسی بھاؤ تول کے سوار ہو رہی تھی۔

جیسے ہی قمرین نے ٹیکسی میں بیٹھ کر دروازہ بند کرنا چاہا 'داور تیزی سے اس کے پہلو میں بیٹھ کر دروازہ بند کرتا اسے حیران کر گیا، لیکن یہ حیرت صرف لمحوں کی تھی، اگلے ہی پل قمرین کے چہرے پر غیض و غضب کے تاثرات ابھرے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"اترو، ابھی کے ابھی اترو! تمہاری ہمت کیسے ہوئی اتنا آگے بڑھنے کی؟ اتر جاؤ ڈھیٹ انسان اس سے پہلے کہ میں تمہیں تھپڑ رسید کردوں۔" قمرین کے حلق کے بل چلانے پر جہاں داور کا چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ ہوا تھا وہیں ٹیکسی ڈرائیور بھی مڑ کر داور کو گھورتے ہوئے اترنے کے لیئے کہنے لگا۔

ٹیکسی ڈرائیور پہ ایک سرد نظر ڈالنے کے بعد وہ گہری سانس بھرتے ہوئے قدرے نرمی سے گویا ہوا تھا۔ "تم آج وقت سے پہلے جا رہی ہو اور پریشان بھی بہت لگ رہی ہو اس لیئے میں خود کو روک نہیں سکا۔ سب ٹھیک ہے؟" داور کا انداز اتنا فکر مند تھا کہ قمرین فوراً ہی اپنے رویے پر قدرے شرمندہ سی ہو گئی۔ جو خبر اسے ملی تھی اس نے ویسے ہی اس کے ہاتھ پاؤں پھلا دیے تھے، ایسے میں فکرمندی سے بھرے چند بول اسے کچھ زیادہ ہی اچھے لگے تھے۔

داور کو کوئی جواب دینے کے بجائے قمرین نے مدھم سی آواز میں ٹیکسی ڈرائیور کو ٹیکسی چلانے کے لیئے کہا تو ٹیکسی ڈرائیور ایک گھوری داور پر ڈال کر ٹیکسی اسٹارٹ کرنے لگا۔

مضبوط ہاتھ کی مٹھی لبوں پر رکھے داور یک ٹک قمرین کو دیکھتا رہا جو زیر لب دعائیں پڑھ رہی تھی جبکہ چہرے پر فکرمندی بھی واضح نظر آ رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

داور کا ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا اس بار اسے چڑانے یا اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیئے نہیں تھا، یہ فعل اس وقت اس سے بے اختیاری میں ہی سرزد ہو رہا تھا۔ قمرین جیسی بے پروہ اور ساری دنیا سے خفا لڑکی کا یہ روپ سب سے زیادہ خوبصورت تھا۔۔۔۔

ٹیکسی جب اس چھوٹے سے محلے میں رکی تب داور بھی ہوش کی دنیا میں لوٹا تھا۔اس کے روکنے سے پہلے ہی قمرین نے مٹھی میں موجود نوٹ ٹیکسی ڈرائیور کے حوالے کیا اور تقریباً اڑتے ہوئے اپنے گھر کی طرف دوڑ پڑی۔ سر جھٹک کر داور نے بھی اس چھوٹے سے ایک منزلہ گھر کی طرف قدم بڑھائے تھے۔

ڈھلتے ہوئے سورج کی آخری کرنیں مکانوں کی دیوارں اور درختوں کی چوٹیوں پہ جگمگا رہی تھیں۔اطراف کا بغور جائزہ لیتے ہوئے وہ قمرین کے پیچھے ہی جا کھڑا ہوا تھا جو لوہے کے زنگ آلود دروازے پر دستک دے رہی تھی۔

تیسری دستک پہ دروازہ کھلا اور ایک بارہ تیرہ سالہ بچی کا دوپٹے میں لپٹا چہرہ نمودار ہوا تھا، یوں لگتا تھا بچی نماز سے فارغ ہوئی ہو۔نرمین دروازہ کھولتے وقت جتنی پریشان سی نظر آ رہی تھی اب اتنی ہی حیران لگ رہی تھی، اور یہ حیرت تھی داور یوسف کی وجہ سے۔داور نے اس کے یوں آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے پر لب پھیلا لیئے جبکہ قمرین نرمین کو سائڈ کرتے ہوئے داور کا وجود بالکل فراموش کرتی اندر داخل ہو گئی۔

Kitab Nagri Special

"امی؟؟"اس کی پکار پر جانماز لپیٹتے ہوئے نسیم بیگم دوسرے کمرے سے نکل آئیں لیکن ان کی نم نظریں بھی قمرین کے بجائے داور پر ہی جم گئی تھیں۔"امی کیا ہوا ہے؟ نعمان کا کچھ پتہ چلا؟امی؟؟؟میں کیا پوچھ۔۔۔"

ان کے چونکنے اور پھر نظریں دوبارہ داور کی طرف اٹھانے پر قمرین نے الجھ کر پیچھے دیکھا اور پھر گڑبڑا سی گئی۔ اسے بالکل احساس نہیں تھا داور اس کے ساتھ گھر میں داخل ہو چکا ہے۔

"یہ۔۔۔ یہ ایک اچھا انسان ہے۔"قمرین کے سمجھ نہیں آرہا تھا کن لفظوں میں داور کا تعارف کروائے سو جو منہ میں آیا بول گئی۔ نچلا لب کچل کر داور نے اپنی بے ساختہ اڈتی مسکراہٹ روکی تھی جبکہ نسیم بیگم نے قمرین کو گھورنے پر اکتفا کیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ مجھے نعمان کے بارے میں بتائیں ناں، کیا ہوا ہے؟"سر جھٹک کر تیز آواز میں بولتی وہ اصل مدعے کی طرف آئی تھی۔

Kitab Nagri Special

"آپی ہم سب باہر کھیل رہے تھے، نومی اچانک گم ہو گیا۔ سارا محلہ دیکھ لیا ہے، اعجاز انکل اور منان بھائی جنگل میں دیکھ آئے لیکن وہ نہیں مل رہا۔ ابھی اعجاز انکل منان بھائی کو لے کر مین روڈ پر پوچھ گچھ کرنے گئے ہیں۔" نسیم بیگم کے کچھ بولنے سے پہلے ہی نرمین بول اٹھی تھی، البتہ انداز کچھ شرمایا گھبرایا سا تھا شاید داور کی وجہ سے۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ نومی تو مین روڈ کی طرف جاتا ہی نہیں ہے، اور تم لوگوں کو منع کیا تھا ناں باہر کھیلنے سے، سمجھ نہیں آتی تم لوگوں کو؟ آپ انہیں روک نہیں سکتی تھیں، کتنا ویران سنسان علاقہ ہے یہ۔ وہ بچے ہیں 'انہیں سمجھتے لیکن آپ کو تو اندازہ ہے ناں زمانہ کتنا بگڑ گیا ہے، احتیاط لازم ہے۔"

دیوار سے پشت لگا کر داور نے اس ذمے دار سی فکر مند لڑکی کی پشت ہر نظریں جما دی تھیں، جبکہ لبوں پر غیر واضح سی مسکراہٹ رقصاں تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ابھی قمرین بھینچی آواز میں کبھی نسیم بیگم تو کبھی نرمین پر بھڑک رہی تھی جب اعجاز صاحب اور منان بھی جھکے کندھوں اور ناامید چہروں کے ساتھ گھر میں داخل ہو گئے۔ ان کی شکلیں ہی کافی تھیں حالات سمجھانے کے لیئے

۔

Kitab Nagri Special

"پولیس اسٹیشن چلتے ہیں مانو۔" اعجاز صاحب کے کہنے پر داور نے نظریں سکیڑ کر ان کی طرف بغور دیکھا تھا۔وہ کس حق سے اسے مانو کہہ رہے تھے؟داور کی چڑھی تیوری قمرین کے گنگناتے فون پر درست ہوئی تھی۔

قمرین نے سب پر ایک نظر ڈال کر فون ہینڈ بیگ سے نکالا تھا،اجنبی نمبر تھا وہ بھی ایسی صورتحال میں۔خشک لبوں پر زبان پھیر کر اس نے فون کان سے لگایا تھا۔

"اگر اپنے بھائی کی جان پیاری ہے تو پچاس لاکھ کا انتظام کرو اور پیسہ گھر کے قریبی جنگل میں رکھوا دو،دو دن کا وقت ہے،جتنی جلدی پیسہ دو گی اتنی جلدی بھائی مل جائے گا۔" کرخت آواز میں کچھ تو ایسا تھا جو قمرین کا اعتماد ڈانواڈول کر گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھے میرے بھائی سے بات تو کرنے۔۔۔۔ہیلو؟ہیلو؟الو کے پٹھے۔" رابطہ درمیان میں ہی منقطع کر دینے پر قمرین کا غصے سے حال برا ہو گیا تھا،اس نے کال بیک کی تھی لیکن نمبر بند جا رہا تھا۔"کیا مصیبت ہے،پچاس لاکھ مانگ رہے ہیں کڈنیپرز،ہم تو پچاس جنموں میں بھی پچاس لاکھ کا بندوبست نہیں کر سکتے۔کیا کڈنیپرز نے ہمیں کہیں کا لینڈ لارڈ سمجھ رکھا ہے؟نمبر بھی بند کر دیا ہے کتوں نے،ایک بار بات تو کرنے دیتے نومی سے۔اس کی

خیریت تو پتہ چل جاتی۔" قمرین کے بھڑکتے انداز میں بتانے پر نسیم بیگم نے "ہائے اللہ" کہتے ہوئے اپنا دل تھام لیا جبکہ منان اور نرمین رونے کو ہو گئے تھے۔

"قمرین پولیس سے رابطے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں۔ میرے ایک ریلیٹو پولیس میں ہیں، میں ان سے کانٹیکٹ کرتا ہوں۔" کب سے خاموش تماشائی بنے داور نے اچانک ہی کہہ کر سب کو اپنی جانب متوجہ کر لیا۔

"آپکی تعریف؟" اعجاز صاحب کچھ ناگواری سے گویا ہوئے۔

"جتنی کی جائے کم ہے۔" بے نیازی سے انہیں جواب دیتے ہوئے داور نے سوالیا نظریں دوبارہ قمرین کی طرف اٹھائیں تو ایک نظر نسیم بیگم پر ڈال کر قمرین نے سر ہلا دیا اور اس کے پیچھے گھر سے نکل گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پھر سب اتنی افراتفری میں ہوا کہ خواب کا گمان ہونے لگا۔ رات کے ڈیڑھ بجے تک نعمان گھر پہنچ چکا تھا اور کڈنیپرز جیل میں۔۔۔۔۔

Kitab Nagri Special

اور یہ سب اتنی آسانی سے اور اتنی جلدی ممکن ہوا تھا داور کی وجہ سے جس نے ڈاکوؤں کو ٹریپ کرنے کے لیئے اپنی طرف سے پیسوں کا بندوبست کیا تھا،اور اسی کی وجہ سے پولیس اتنی متحرک بھی ہو گئی تھی۔ورنہ پاکستان کی پولیس کب اتنی جلدی غریبوں کے مسئلے حل کرتی ہے؟

قمرین کے گھر سے رخصت ہوتے وقت وہ سبھی کی آنکھوں کا تارا بنا ہوا تھا البتہ اعجاز صاحب کی آنکھوں میں وہ کھٹک رہا تھا اور یہی معاملہ داور کے ساتھ بھی تھا۔

اسے رخصت کرتے وقت نسیم بیگم گلوگیر لہجے میں کہنے لگیں. "بیٹا تم نے پرایا ہو کر جتنا کیا اتنا تو۔۔۔۔"

"میں پرایا نہیں ہوں آنٹی!"ان کی بات درمیان میں کاٹتے ہوئے گہری نظر قریب کھڑی قمرین پر ڈال کر وہ نرمی اور قطعیت سے گویا ہوا اور ہاتھ ہلا کر چوری چوری خود کو دیکھتے نرمین نعمان اور منان کی طرف ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔پیچھے کھڑی قمرین کا دل چاہا داور کے سر پر وٹا رسید کر دے۔ماں کے سامنے کوئی اس طرح کرتا ہے کیا؟؟؟

نسیم بیگم سے نظریں چراتے ہوئے وہ نعمان کی طرف بڑھنے لگی جب دروازہ بند کرتے ہوئے نسیم بیگم نے سنجیدگی سے اس سے پوچھا۔"یہی تھا وہ؟"

Kitab Nagri Special

"کون وہ؟" نعمان کے سر میں جوں تلاش کرتے ہوئے وہ اجنبی بنی۔

"بقول تمہارے "الو"، جسے دیدے پھاڑ کر تمہیں دیکھنے کے سوا اور کوئی کام ہی نہیں!" کمر پر ہاتھ ٹکائے نسیم بیگم اس کے پیچھے ہی کھڑی ہو گئیں۔

لب کچلتے ہوئے قمرین نے نسیم بیگم سمیت بہن بھائیوں کی سوالیا اور پر اشتیاق نظریں بھی جب خود پر محسوس کریں تو مجرمانہ انداز میں سر اثبات میں ہلا دیا۔ اس کا خیال تھا اب نسیم بیگم اسے احتیاط وغیرہ کے حوالے سے کوئی لیکچر دینگی لیکن اس وقت وہ سکتے میں چلی گئی جب نسیم بیگم نے بے ساختہ مسکراتے ہوئے کہا تھا۔ "بہت اچھا لگا مجھے وہ بچہ! شادی کے لیئے پرپوز کرے تو انکار مت کر دینا۔ لیکن صرف شادی کے لیئے!! میں بھی اب تمہاری ذمے داری سے سبکدوش ہونا چاہتی ہوں۔" نعمان کا سر اپنے سینے سے لگاتے ہوئے وہ واقعی دل اور سے متاثر لگ رہی تھیں جبکہ قمرین جز بز ہوتی دل ہی دل میں پتہ نہیں کس کو ڈپٹنے لگی۔

****

Kitab Nagri Special

داور کے لبوں پر بکھری گہری مسکراہٹ سے نظریں ہٹا کر براؤن نے ترچھی نظروں سے اس پولیس افسر اور "کڈنیپرز" کے سرغنہ کو دیکھا جواب کرسیوں سے اٹھ کر داور سے مصافحہ کرتے ہوئے اس کے آفس سے باہر نکل رہے تھے۔ انہوں نے اس سب کی وجہ نہیں پوچھی تھی، بس داور نے کہا اور انہوں نے اپنے کردار ادا کر دیے تھے۔ ان کے جانے کے بعد براؤن نے بیٹھنے کی اجازت مانگی جو داور نے بخوشی دے دی تھی، پھر براؤن کے کچھ کہنے سے پہلے ہی گویا ہوا تھا۔ "میں نے آج سے پہلے کبھی اتنا بچگانہ کھیل نہیں کھیلا براؤن، بچپن میں بھی نہیں۔"

وہ واقعی سچ کہہ رہا تھا، خاور یوسف نے اسے بچپن میں بھی بچوں کے کھیل نہیں کھیلنے دیے تھے۔ وہ ہمیشہ اسے ایک ننھے گینگسٹر کی طرح ٹریٹ کرتے تھے۔

براؤن نے آہستہ سے سر اثبات میں ہلا دیا لیکن وہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکا تھا۔ "کیا میں اس کھیل کی وجہ جان سکتا ہوں؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں بالکل! میں شادی کرنے

والا ہوں براؤن، بہت جلد! لیکن بھابھی تمہاری ذرا ٹیڑھی ہے، کب سے کوشش کر رہا تھا، امپریس ہی نہیں ہوتی تھی، مگر مجھے یقین ہے آج میں نے اس کے اور اس کی فیملی کے دل میں اپنے لیئے جگہ بنا ہی لی ہے۔ اب

Kitab Nagri Special

منزل زیادہ دور نہیں۔"داور کا انداز قدرے دوستانہ تھا، جیسا جنید چوہدری اور سلیمان شیخ والے واقعے سے پہلے تک ہوتا تھا۔

براؤن نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا۔"لیکن وہ آپ کے بارے میں کچھ نہیں جانتیں، رائٹ؟"

"سو؟؟؟"ایک لفظی سوال ایسے انداز میں پوچھا گیا تھا کہ براؤن پھر آگے سے کچھ کہہ نہیں سکا اور لب بھینچ کر رہ گیا۔

"میں کل اسے پرپوز کروں گا، اور پھر بہت جلد شادی بھی کر لوں گا۔ یو نو واٹ براؤن؟ وہ پرفیکٹ ہے، داور یوسف کی بیوی بننے کے لیئے جو غرور تمکنت چاہیے ہوتی ہے، ہر وہ بات ہے اس میں۔ پہلے پہل مجھے لگا تھا یہ صرف اٹریکشن ہے، بلکہ پہلے پہل ہوئی وہ واقعی اٹریکشن ہی تھی مگر اس نے اپنے انداز سے مجھے متاثر کر ہی دیا۔ وہ بہت بے ساختہ ہے اور پیور بھی۔۔۔۔۔"کرسی پر جھولتا وہ خوابناک سے انداز میں بولتے ہوئے براؤن کا اچھا خاصہ حیران کر رہا تھا۔

دل ہی دل میں قمرین کے لیئے دعا کرتے ہوئے وہ چپ چاپ اسے سنتا رہا۔

Kitab Nagri Special

****

یہ دن بھی معمول کی طرح گزر رہا تھا لیکن قمرین کچھ بے چین تھی،اور اس بے چینی کی وجہ داور کی مخصوص ٹیبل کا خالی ہونا تھا۔نہ جانے وہ کل اتنی مہربانیاں کر کے آج غائب کیوں ہو گیا تھا!

ظاہر ہے ایک شخص مستقل سر پر مسلّط رہے اور اچانک غائب ہو جائے تو کمی تو محسوس ہوتی ہے ناں!

نا چاہتے ہوئے بھی وہ سارا وقت داور کے بارے میں ہی سوچتی رہی یہاں تک کے اس کے ورکنگ آورز ختم ہو گئے اور بے وجہ ہی جھنجلاتے ہوئے وہ اپنے گھر پہنچ گئی لیکن اپنے گھر کے باہر کھڑی داور کی گاڑی دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیل گئیں،گاڑی سے گھر تک کا دس قدموں کا سفر اس نے پانچ قدموں میں طے کیا اور جھٹکے سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔سامنے ہی بان کی اکلوتی سلامت کرسی پر داور یوسف پوری شان سے بیٹھا تھا جبکہ براؤن اس کے دونوں بھائیوں کے درمیان پلنگ پر سکڑا سمٹا بیٹھا تھا۔یقیناً براؤن 'منان اور نعمان کی چھٹی چھٹی حیران پریشان نظروں سے بیزار ہو رہا تھا۔اس کے چہرے کے بگڑے نقوش سے واضح تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چائے کا کپ لبوں سے لگاتے داور نے جب قمرین کو دیکھا تو کھل کر مسکرا دیا اور اس کا استقبال کے لیئے وہ یوں اٹھ کر کھڑا ہوا جیسے وہ اس گھر کا مالک ہو اور قمرین وہاں مہمان آئی ہو، لیکن اس کی خوبصورت مسکراہٹ اس وقت سمٹتی چلی گئی تھی جب قمرین اس کی ذات کو بالکل نظر انداز کیئے اپنے بھائیوں کی طرح ہی آنکھیں پھاڑے یک ٹک

Kitab Nagri Special

براؤن کو دیکھے جا رہی تھی۔ اب صورتحال کچھ یوں تھی کہ داور تیوریاں چڑھائے قمرین کو گھور رہا تھا، قمرین داور کو بھلائے براؤن کو تک رہی تھی اور براؤن داور کی ناگواری محسوس کرتے ہوئے پہلو پر پہلو بدل رہا تھا لیکن دونوں طرف پہلو بدلنے پر اسے منان اور نعمان کی پھیلی آنکھوں والے حیران چہرے دیکھنے کو ملتے تھے، یہ سلسلہ تب تک جاری رہا جب تک نسیم بیگم دوسرے کمرے سے غالباً نماز پڑھ کر نہ آگئیں۔

"قمرین تم آگئیں!" نسیم بیگم اسے دیکھ کر چونکیں پھر پھنچی آواز میں جبراً مسکرا کر بولیں۔

داور نے اپنا مدعا ان کے سامنے پیش کر دیا تھا اس لیئے وہ قمرین کے انداز اور حلیئے پر پیچ و تاب کھا رہی تھیں۔ شاید وہ بھول گئی تھیں کہ داور قمرین کے اس عام سے حلیے کو تقریباً روز ہی دیکھتا ہے، بلکہ گھورتا ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جی میں۔۔۔" قمرین کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ نسیم بیگم دوبارہ گویا ہوئیں۔

"جاؤ جا کر فریش ہو جاؤ"!

Kitab Nagri Special

"آنٹی فریش بعد میں بھی ہوا جا سکتا ہے، میں کچھ جلدی میں ہوں، کافی دیر ہو گئی ہے یہاں، میں قمرین سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو۔۔۔؟" داور کے اس سلجھے انداز پر براؤن بمشکل اپنی ہنسی روک سکا تھا جبکہ نسیم بیگم تو نہال ہی ہو گئی تھیں۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں۔ انسان بن کر رہنا۔" داور کو جواب دے کر نسیم بیگم نے قمرین کو اپنے بازو کے حلقے میں لے کر بھینچی آواز میں وارن کیا تھا۔ قمرین منہ بنا کے رہ گئی۔

نسیم بیگم کے اشارے پر سب بچے وہاں سے بھاگ نکلے تھے اور اب وہاں صرف داور، قمرین، براؤن اور نسیم بیگم موجود تھے۔ کچھ لمحوں تک ڈرامائی انداز میں لب کچل کر داور نے نظریں اٹھا کر قمرین کو دیکھا جس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے جیسے وہ خود بھی اپنی فیلنگز سمجھنے سے قاصر ہو۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں آنٹی کو اپنے بارے میں سب کچھ بتا چکا ہوں۔ ان شارٹ، پیرنٹس کی ڈیتھ ہو چکی ہے، بہن بھائی کوئی ہے نہیں۔ یہ باسط ہے جو میرا دوست ہے، اکلوتا عزیز بھی کہہ سکتی ہو تم، چھوٹا موٹا بزنس ہے، اور کچھ جاننا چاہو تو ضرور پوچھو۔"

Kitab Nagri Special

"تم مجھ سے شادی کیوں کرنا چاہتے ہو؟" پیشانی پر بل ڈال کر قمرین نے مشکوک سے انداز میں پوچھا تھا۔

"شادی کیوں کی جاتی ہے؟"

داور کے برجستہ سوال پر قمرین نے بس شیطانی انداز میں مسکرانے پر اکتفا کیا تھا۔ غالباََ جو جواب فوری طور پر اس کے ذہن میں آیا تھا وہ اسے زبان نہیں دے سکتی تھی، لیکن داور تو پھر داور تھا، جو تھوڑے سے عرصے میں قمرین کے انداز و اطوار سے لے کر اس کی سوچیں بھی سمجھنے لگا تھا! قمرین کی مسکراہٹ سمجھتے ہوئے وہ بھی اپنا سر ترچھا کر کے مسکرا دیا جبکہ براؤن اور نسیم بیگم ان دونوں کی مسکراہٹ پر الجھ کر رہ گئے۔

"میرے سر پہ بہت ذمے داریاں ہیں اور۔۔۔" یکدم سنجیدہ ہو کر قمرین بولنے لگی جب داور درمیان میں بول اٹھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم صرف میری ذمے داری اٹھاؤ مانو، باقی سب میں سنبھال لونگا۔" داور سے اتنے باک جواب کی امید شاید کسی کو نہیں تھی جو براؤن چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے کھانس پڑا تھا اور نسیم بیگم نے دوپٹے کا پلوں پرانے زمانے کی نئی نویلی دلہنوں کی طرح ناک پر ڈال لیا تھا اور رہی قمرین تو شاید وہ زندگی میں پہلی بار شرما کر مسکرائی تھی! اور اس

Kitab Nagri Special

کی یہ شرمیلی سی مسکراہٹ نسیم بیگم جیسی جہاندیدہ عورت کو بہت کچھ سمجھا گئی تھی۔انہیں خود بھی داور کی شخصیت میں کچھ قابل اعتراض نظر نہیں آیا تھا پھر قمرین اگرچہ جذباتی تھی لیکن زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ وہ بغیر کچھ سوچے سمجھے صرف جذبات میں آکر نہیں کرسکتی تھی!انہیں قمرین کے فیصلے پر بھروسہ تھا جبھی پر سکون سانس بھر کر خود بھی دھیرے سے مسکرادیں۔

"کیونکہ تم مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو۔۔۔۔تو میں تمہیں ہماری زندگی کی ایک بہت بڑی حقیقت بتانا چاہتی ہوں،ہوسکتا ہے اسے جان کر تم ڈر کر بھاگ جانا چاہو۔آئی پرامس میں تمہارا مذاق نہیں اڑاؤں گی۔"قمرین بظاہر مسکرائی تھی لیکن اس کے واجبی نقوش والے دودھیا چہرے پر تفکر کے سائے بڑے واضح لہرا رہے تھے۔

براؤن اور داور کی الجھن آمیز نظریں بے اختیار ٹکرائی تھیں۔داور نے زبان سے کچھ پوچھنے کے بجائے سوالیا انداز میں ابرو اٹھانے پر اکتفا کیا تھا۔

جواباً کتنی ہی دیر تک قمرین الفاظ جوڑتی رہی اور نسیم بیگم بھی جیسے جانتی تھیں وہ کیا بات کرنے والی ہے سولب بھینچے زمین پر کسی غیر مرئی نقطے کو گھورنے لگیں۔

Kitab Nagri Special

خاموشی کے اس دورے نے جب طوالت اختیار کر لی تب قمرین جیسے نیند سے جاگ کر' کچھ خفت سے مسکراتے ہوئے گویا ہوئی۔ "خاور یوسف کو جانتے ہو تم؟"

براؤن نے بے ساختہ ہی حلق تر کیا تھا جبکہ داور نے اپنے تاثرات پر کنٹرول کرتے ہوئے کان کی لو کھجا کر سر اثبات میں ہلا دیا، پھر گلا کھنکھار کے گویا ہوا، "سب ہی جانتے ہیں۔"

"ایگزکلی! وہ منحوس، شیطان، کنفرم جہنمی 'میرے ابو کا قاتل ہے!!" ہتھیلی پر اپنے دوسرے ہاتھ کا مکا مار کے قمرین نے شاید دانتوں تلے خاور یوسف کو تصور کر کے چبایا تھا جبکہ داور تو اچانک شاک کی وجہ سے فوری طور پر کچھ بول ہی نہیں سکا تھا۔

اتنا شدید شاک تو اسے سلیمان شیخ اور جنید چوہدری کی غداری پر بھی نہیں لگا تھا۔ لبوں تک جاتا پانی کا گلاس درمیان میں ہی معلق رہ گیا تھا اور لب وا رہ گئے تھے۔ حیران پریشان سا براؤن داور سے پہلے سنبھل کر نارمل ہوا تھا اور جو پہلا کام اس نے سنبھلنے کے بعد کیا تھا' وہ داور کے ہاتھ سے شیشے کا شفاف گلاس لے کر پرانے زمانے کی اس گھسی ہوئی ٹیبل پر رکھنے کا تھا! کیونکہ قمرین کے گھر کے حالات دیکھ کر اسے اس قیمتی شیشے کے گلاس کی اہمیت کا اندازہ بخوبی ہو گیا تھا۔ کچھ دیر پہلے ہی تو نسیم بیگم نے اپنی چھوٹی صاحب زادی کو ایک گلاس توڑ دینے پر جھانپڑ رسید کیا تھا۔

Kitab Nagri Special

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"دیکھا! لگا ناں شاک؟ اب تم بغیر پیچھے دیکھے بھاگ جانا چاہو تو شوق سے بھاگو، لیکن آئندہ مجھے ہوٹل میں نظر مت آنا!" بظاہر مسکرا کر مگر در حقیقت قمرین طنزیہ گویا ہوئی تھی۔

Kitab Nagri Special

"آہم۔۔۔ جیسا تم سمجھ رہی ہو ویسا کچھ نہیں ہے، آئی مین! آئی مین۔۔۔ کیسے ہوا تھا؟ کیا ہوا تھا؟ تفصیل سے بتاؤ گی پلیز؟ اگر خاور یوسف نے ایسا کیا بھی تھا تو اب اس میں گھبرانے والی کیا بات ہے؟ وہ تو مر گیا ہے ناں؟" ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا داور بدقت مسکرایا تھا۔ زندگی میں پہلی بار اسے خاور یوسف کا بیٹا ہونے پر افسوس ہوا تھا مگر بس پل بھر کا!

"ہاں لیکن اس الو کا پٹھا بھی تو ہے ناں؟" قمرین کے آپے سے باہر ہونے پر نسیم بیگم نے آنکھیں نکال کر اسے گھورا تھا جبکہ داور نے چہرہ کچھ زیادہ ہی سپاٹ کر لیا۔ غالباً وہ اپنے اندر غصے کے ٹھاٹھیں مارتے سمندر کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

داور کے خاموش رہنے پر قمرین نے اسے تمام تفصیلات سے آگاہ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ شاید کہ اس کا دل کہیں نا کہیں داور کے ساتھ کا خواہش مند ہو رہا تھا!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جب خاور یوسف زیادہ بااثر نہیں تھا، یہاں کی عدالتوں اور ججز حتی کے پولیس پر بھی اس کا بس نہیں چلتا تھا، تب اس نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا، میرے ابو نے یہ سب دیکھ لیا تھا اور ابو نے پولیس میں اپنا بیان ریکارڈ کروا دیا تھا۔ کچھ وقت اسے جیل میں رکھا گیا پھر خاور یوسف کی ضمانت منظو ہو گئی تھی، تب خاور یوسف نے میری آنکھوں کے سامنے، سمجھ رہے ہو؟ میری آنکھوں ک سامنے میرے ابو کو مار دیا اور کسی اور ملک فرار ہو گیا! اس کے بعد وہ پتہ نہیں کن لوگوں کے ساتھ ملا اور بہت پاورفل ہو گیا، وہ ہمیں دھمکیاں دیتا تھا جان سے مارنے کی،

Kitab Nagri Special

اگر ہم نے کبھی زبان کھولی تو۔۔۔!! ابو کی ڈیتھ کے بعد ہم اس علاقے کو چھوڑ کر کہیں اور چلے گئے، لیکن وہ ہمیں ہر جگہ ڈھونڈ کر یہ دھمکیاں دیتا تھا کہ اگر ہم نے اس کے خلاف زبان کھولی تو وہ ہماری جان لے لیگا. صرف اپنی فیملی کی وجہ سے میں چپ رہی ورنہ بہت پہلے ہی اس جہنمی کی ماں کی آنکھ ہو چکی ہوتی، ویسے مجھے یقین ہے وہ قبر میں مزے تو نہیں کر رہا ہو گا، ویل۔۔۔ لیکن کیا گارنٹی ہے کل کو اس کا کوئی چیلا یا اس کا بیٹا ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا؟ ہمیں نقصان پہنچائے گا تو ظاہر ہے تمہیں بھی نقصان پہنچائے گا"!

داور کو یقین تھا جتنے سرسری انداز میں قمرین نے اسے سب بتایا ہے یہ سب بھگتنا اتنا آسان ہرگز نہیں رہا ہو گا! لیکن کچھ چیزیں اسے الجھا رہی تھیں، وہ اس بارے میں قمرین سے بعد میں بات کرنے کا ارادہ کرتے ہوئے گویا ہوا۔ "مجھ پہ یقین رکھو، داور یوسف تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا"!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو؟ اندازہ بھی ہے وہ کتنے خطرناک لوگ ہیں؟" ابرو اچکا کر قمرین نے پراسرار سے لہجے میں کہتے ہوئے شاید داور یوسف کو داور یوسف سے ڈرانے کی کوشش کی تھی۔ داور نے لب بھینچ کر اپنی بے ساختہ امڈتی مسکراہٹ روکی تھی۔

۔

Kitab Nagri Special

"ہاں مجھے اندازہ ہے،اچھی طرح اندازہ ہے۔میں تب بھی تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں !اب کیا کہتی ہو؟"داور کے لہجے کی مضبوطی نے قمرین کے دل کو قدرے اطمینان بخشا تھا۔

"ام۔۔۔۔مجھے کچھ وقت چاہیے۔۔!"مدھم آواز میں کہتے ہوئے وہ خود بھی اپنے انداز پر اندر ہی اندر حیران ہو رہی تھی۔اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا اس میں اتنی مشرقیت موجود ہے .

"اب کس چیز کا وقت؟"ستواں ناک کے پھنگ پھیلا کر داور کچھ خفگی سے پوچھنے لگا۔

"شادی کی تیاریوں کے لیئے!"کان تک ہونٹوں کے کنارے پھیلا کر کہتی وہ منہ پر ہاتھ دھر کے اپنی بے ساختہ ابلتی ہنسی روکنے لگی جبکہ داور بھی بے ساختہ سر جھکا کے ہنس پڑا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نسیم بیگم نے نم نظروں سے مسکراتے ہوئے بے ساختہ خدا کا شکر ادا کیا تھا اور سر جھکائے سب سنتا سمجھتا براؤن ٹھنڈی سانس بھر کے رہ گیا تھا۔

****

Kitab Nagri Special

وہ دونوں آگے پیچھے ہی گھر سے نکلے تھے، پیچھے دروازے سے نسیم بیگم، منان، نعمان اور نرمین اپنی منڈیاں نکالے باہر جھانک رہے تھے جبکہ براؤن ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا۔

داور نے گردن ترچھی کر کے قمرین کی طرف دیکھا تو ایک بار پھر اس کا موڈ خراب ہوا تھا، قمرین اب بھی آنکھیں سکیڑے براؤن کی طرف ہی دیکھ رہی تھی۔داور جھٹکے سے اس کے سامنے آتا اسے سٹپٹا کر رکنے پر مجبور کر گیا تھا۔

"کیا ہوا؟" قمرین کے انداز میں تعجب تھا۔

"تمہیں کیا ہوا ہے ؟ایسے کیوں گھورے جا رہی ہو باسط کو؟" داور کے لہجے میں چڑ جلن جھنجھلاہٹ 'وہ سب کچھ تھا جو قمرین کو مسکرانے پر مجبور کر سکتا تھا، سو قمرین نے اپنے موتیوں جیسے بتیس کے بتیس دانتوں کی نمائش کر ڈالی۔داور کی تیوریاں پل میں غائب ہوئی تھیں اور وہ دم بخود سا اسے دیکھتا رہ گیا تھا۔

قمرین کو اس طرح مسکراتے دیکھنا وہ بھی اتنے قریب سے 'بہت اچھا لگا تھا اسے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"میں ہی نہیں، میرے بہن بھائی بھی اسے ایسے ہی دیکھ رہے تھے۔" ابرو اچکا کر قمرین نے یاد دلانے کی کوشش کی تھی۔

"ان کا دیکھنا معنی نہیں رکھتا۔" شانے اچکا کر داور ایک قدم پیچھے ہوا اور ایک طویل سانس خارج کی۔ شاید وہ اپنے چٹختے اعصاب پر کنٹرول کر رہا تھا۔ اپنی چیزوں کے لیئے بہت پوزیسو تھا وہ، پھر قمرین تو ایک جیتی جاگتی ہستی تھی جو دل میں بھی بستی تھی۔

اس کے سرد و گرم سے انداز پر حلق تر کر کے قمرین نے رخ موڑ کر گھر کے دروازے کی طرف دیکھا، فوراََ ہی سب کی منڈیاں پیچھے ہوئی تھیں۔ سب کے اس انداز پر جہاں داور کے لب لمحہ بھر کے لیئے مسکرائے تھے وہیں قمرین آنکھیں گھما کر رہ گئی تھی۔ پھر دوبارہ داور کی طرف دیکھتے ہوئے گویا ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دراصل یہ باسط صاحب مجھے دنیا کا آٹھواں عجوبہ لگ رہے ہیں، بلکہ سب کو! دیکھو ایک ہوتے ہیں کالے، دوسرے ہوتے ہیں مہا کالے، پھر آتے ہیں انتہائی کالے لوگ، لیکن یہ باسط صاحب تو۔۔۔۔۔۔۔ مطلب کوئی اتنا کالا بھی کیسے ہو سکتا ہے؟ باقاعدہ بلکیک؟؟؟؟ اور اس سے زیادہ حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ اتنے کالے ہونے

Kitab Nagri Special

کے باوجود برے بھی نہیں لگ رہے۔ بہت ہی عجیب سی حیرت انگیز پرسنالٹی ہے ان کی۔ میں نے ایسا عجیب انسان ساری زندگی نہیں دیکھا، ایلین لگ رہے ہیں مجھے تو سچی۔"

اس کا لہجہ حیرت سے پر تھا اور یہ حیرت کوئی اتنی انوکھی بھی نہیں تھی۔ براؤن کی پرسنالٹی واقعی قابل حیرت تھی۔ پہلی بار جب داور براؤن سے ملا تھا تب براؤن سولہ سال کا تھا جبکہ داور کی عمر پندرہ سال تھی۔ داور بھی چونک سا گیا تھا، براؤن ک رنگ بلا کا کالا تھا۔ داور نے تو پوچھ بھی لیا تھا "کیا گٹر سے ڈبکی لگا کر آئے ہو؟"

اور جتنا زیادہ وہ کالا تھا، اتنا زیادہ لحیم شحیم بھی تھا، اور نقوش اتنے پرکشش کے نظر ٹھہر سی جاتی تھی۔ براؤن کو پہلی بار دیکھنے والوں کی اکثر یہی حالت ہوتی تھی، اس کی موجودگی میں انسان کچھ اور دیکھنا بھول سا جاتا تھا۔

چھوٹے سے محلے کا وہ سادہ سا چودہ سالہ لڑکا جو اپنی بہن کو مارنے بیٹنے پر اپنے بہنوئی کا قتل کر کے بھاگ چکا تھا، اسے قسمت خاور یوسف تک لائی تھی، اور خاور یوسف نے اسے داور یوسف کا سایہ بنا دیا تھا۔

قمرین کے براؤن کو گھورنے کی وجہ جاننے کے بعد داور بس مسکرا کر رہ گیا۔ سر جھٹک کر اس نے قدم گاڑی کی طرف بڑھائے تو قمرین بھی اس کی ہم قدم ہوئی تھی۔

Kitab Nagri Special

"کل تم وہ جاب چھوڑ دینا، اب سے تم اور تم سے جڑے سب رشتے میری ذمے داری ہیں۔" گاڑی کے قریب پہنچ کر وہ ٹھہرے لہجے میں اچانک گویا ہوا تھا۔ قمرین نے پہلے حیرت سے آنکھیں پھیلائیں پھر گھمائیں۔

"اوہ پلیز، جب شادی ہو جائے گی تب کی بات اور ہے، فی الحال میں ایسا کچھ نہیں کرنے والی، ابھی ہمارے درمیان کوئی مضبوط رشتہ نہیں ہے۔ میری غیرت یہ گوارہ نہیں کرتی۔"

"اور میری غیرت یہ گوارہ نہیں کرتی کہ تم ٹکے ٹکے کے لوگوں کے آگے پیچھے پھرو۔" داور بگڑ کے بولا تھا۔

"آگے پیچھے تو میری جوتی بھی نہ پھرے، میں تمہاری یہ بات نہیں مان سکتی۔" اس کا انداز قطعی تھا۔

بظاہر لاتعلق بنے بیٹھے براؤن نے سامنے شیشے میں چمکتے قمرین کے عکس کو بغور دیکھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تو پھر شادی جلدی کر لیتے ہیں ہم!" داور جھنجلا کے رہ گیا تھا۔ فوراً حل نکالا تھا۔

"جلدی جلدی میں بھی کتنی جلدی کر سکتے ہیں" ......

Kitab Nagri Special

"ابھی؟؟؟" قمرین کے بات مکمل کرنے سے پہلی ہی وہ چہک اٹھا۔

"تم باولے ہو گئے ہو۔ اللہ حافظ۔" بیزاری سے کہہ کر وہ جانے لگی اور داور کی پکار پر بھی رکی نہیں۔ گاڑی میں بیٹھ کر دروازہ جھٹکے سے بند کرنے کے بعد اس نے براؤن کو گاڑی چلانے کا اشارہ کیا۔ کچھ دیر پہلے کی ساری خوشی غارت ہو چکی تھی۔ اسے زہر لگتی تھی قمرین کی یہ جاب، اور اب جبکہ وہ اس سے منسوب تھی، وہ کیسے یہ برداشت کر لیتا؟

"ہوٹل چلو براؤن، میں نہیں چاہتا وہ وہاں مزید ایک دن بھی کام کرے، مزید ایک دن بھی!" ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہتا وہ براؤن کو بہت کچھ سمجھا چکا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

Kitab Nagri Special

کل ہی داور نے اسے اپنا نمبر دیا تھا جسے استعمال کرنے کا قمرین کا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن آج جب اسے بغیر کسی وجہ کے جاب سے نکال دیا گیا اور اس کی لاکھ منت سماجت پر بھی مینیجر نے اسے دوبارہ کام دینے سے انکار کر دیا تو فوراً ہی اسے داور سے کی گئی اپنی کل کی گفتگو یاد آ گئی اور ہوٹل سے پیر پٹخ کر نکلتے ہوئے اس نے داور کو کال کر ڈالی تھی جو تیسری بیل ہر ریسیو کی گئی تھی۔

"آئی ایم سوری، میں کچھ بزی تھا۔ پھر مجھے کہاں اندازہ تھا تم سے ذرا صبر نہیں ہو گا اور میرا نمبر مل جانے پر اگلے ہی دن مجھے کال کر دو گی۔ یاد آ رہا ہوں میں ؟" چھیڑنے والے انداز میں کہتے ہوئے داور نے سامنے پڑے چیخنے کو بیقرار شخص کے منہ میں اپنی ٹی شرٹ ٹھونا دی تھی۔ کچھ دیر پہلے کی گئی دھینگا مشتی کی وجہ سے اس کی اپنی سانس پھول رہی تھی جبکہ پورے وجود سے پسینہ پھوٹ رہا تھا۔ قریب کھڑے اپنے آدمی سے ٹاول لے کر وہ اپنے جسم کو خشک کرنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یاد مائے فٹ ! مینیجر مجھے کام پر کیوں نہیں رکھ رہا؟" جھنجلا کر پوچھتی وہ بس اسٹاپ کی طرف بڑھنے لگی۔

"کیا مطلب ؟ کون مینیجر ؟ کیا کہہ رہی ہو تم مانو ؟" مسکراہٹ دبا کر اجنبی بنتا وہ جھٹکے سے مڑا اور جھک کر ایک اور گھونسا اس بے حال ہوتے شخص کے رسید کر دیا جو اس کا پیر تھام چکا تھا۔ شاید وہ مزید لڑنا چاہتا تھا لیکن داور کا اب

Kitab Nagri Special

کوئی موڈ نہیں تھااور اس کا یہ آخری گھونسا کار آمد ثابت ہوا تھااور وہ ادھر مرا شخص ہوش و خرد سے بالکل بیگانہ ہو چکا تھا۔

"یہ آوازیں کیسی ہیں؟" قمرین چونکی تھی۔

"مووی کی آوازیں ہیں یار۔"

"مووی دیکھ رہے ہو یا کام کر رہے ہو؟ خیر جو بھی کر رہے ہو میری بلا سے، میری بات سمجھنے کی کوشش کرو، ایک مہینے بعد شادی طے ہوئی ہے ناں؟ ایک مہینے بعد تم نہیں بھی چاہو گے تو میں تمہاری ہر چیز پر قبضہ کر لونگی، ساری دولت ہتھیا لونگی۔ لیکن ابھی میں تمہارا کوئی احسان نہیں لینا چاہتی، سمجھنے کی کوشش کرو۔ میں اپنے گھر والوں کی ذمّے داری اٹھا سکتی ہوں۔ ہاتھ پر ہاتھ دھرے دوسروں کے بل پر پلنے کی عادت نہیں ہے ہمیں۔ میرے ابو مرحوم بھی یہی کہا کرتے تھے، خدا کے بعد اپنے زور بازو پر یقین رکھنا۔"

آج پھر نیلے آسمان پر سرمئی بادلوں کا ڈیرا تھا جس کی وجہ سے سردی کی شدت میں بھی کافی اضافہ ہو رہا تھا۔ قمرین کو ہائی نیک اور سویٹر پہنے ہونے کے باوجود اپنا آپ برف ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔

داور یونہی شرٹ لیس اس خفیہ تہہ خانے سے نکل کر اوپر چلا آیا اور ریموٹ کے زریعے دروازہ بند کر دیا۔ گہری سانس بھر کر اس نے اِدھر اُدھر پر سوچ نظروں سے دیکھا، پھر یکدم اس کی آنکھیں چمکیں۔

"یوں کرتے ہیں۔۔۔۔تم میرے آفس میں کام کر لو؟"

"جی نہیں!" قمرین دہل گئی تھی۔ "تم ہوٹل میں جو چیپ حرکتیں کر چکے ہو اس کے بعد میں ایسا کوئی رسک نہیں لے سکتی، مجھے میرا امیج بہت عزیز ہے۔ بھلے ہی وہاں تم مجھے اپنی منگیتر مشہور کر دو، سامنے کوئی کچھ نہ کہہ سکے تو بھی تمہاری الٹی سیدھی حرکتوں پر لوگ الٹا سیدھا سوچینگے تو ضرور، اور مجھے یہ گوارہ نہیں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

داور ڈھٹائی سے ہنس پڑا۔ "وعدہ کرتا ہوں انسان بن کر رہوں گا، صرف باس"!!!

"تم یا باس بن سکتے ہو، یا انسان بن سکتے ہو۔" قمرین کا لہجہ شریر تھا لیکن لگ رہا تھا وہ اس بارے میں سنجیدگی سے سوچ رہی ہے۔

Kitab Nagri Special

"کیوں؟ کیا باس انسان نہیں ہوتے؟" اپنے کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے وہ دلکشی سے مسکرایا جب پیچھے کسی کی موجودگی محسوس کر کے چونک کر مڑا، وہ اسی کا ایک آدمی تھا جو اشارے سے اسے کچھ دیر پہلے اس کے تشدد بننے والے شخص کے مرنے کے بارے میں بتا رہا تھا۔

داور لمحہ بھر کے لیئے چپ سا ہوا، پھر ہاتھ سے اپنے آدمی کو جانے کا اشارہ کرتا دوبارہ مڑا، اب اس کے وجیہہ چہرے پر وہی مخصوص مسکراہٹ تھی جو قمرین سے بات کرتے ہوئے اس کے چہرے پر چھا جاتی تھی۔

"میرا خیال ہے نہیں ہوتے، اپنے امپلائرز کا خون چوسنے والے انسان نہیں ہو سکتے۔" دھیرے سے ہنس کر کہتی وہ قریب رکتی گاڑی اور گاڑی سے نکلتے شخص کو دیکھ کر چونک گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی، اس کے چہرے کا بغور جائزہ لیتے ہوئے براؤن نے اپنے لبوں پر انگلی رکھ کر اسے الجھا کر رکھ دیا تھا۔ بہت چاہنے کے باوجود وہ براؤن سے کچھ بھی کہہ یا پوچھ نہیں سکی تھی اور نہ ہی داور کو براؤن کی موجودگی کے بارے میں بتا سکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

براؤن اس کے پہلو میں اجنبی سا بن کر کھڑا ہو گیا لیکن اتنا احساس تو قمرین کو تھا کہ وہ اس سے بے نیاز ہرگز نہیں ہے۔

Kitab Nagri Special

"مگر میں ایسا نہیں ہوں، اور اگر ہوں بھی تو باقی سب کے لیئے، تم تو میری اپنی ہو ناں، مجھے بہت اچھا پاؤ گی۔" وہ اپنے کمرے میں پہنچ چکا تھا۔ پسینہ خشک ہو چکا تھا اور اب اسے سردی محسوس ہو رہی تھی۔ ڈریسنگ روم سے کپڑے نکال کر وہ دوبارہ کمرے میں چلا آیا تھا۔ دوسری طرف قمرین تھی جو براؤن کی خاموش موجودگی کی وجہ سے عجیب الجھن کی شکار تھی۔

"اچھا میں اس بارے میں سوچوں گی، اب میں گھر جا رہی ہوں، خدا حافظ۔" ترچھی نظروں سے براؤن کو دیکھتے ہوئے وہ کچھ روانی سے بولی تو دوسری طرف داور اس کے لہجے کی اچانک تبدیلی پر کچھ چونک سا گیا لیکن ظاہر کیئے بغیر الوداعی کلمات ادا کرتا رابطہ منقطع کر گیا۔

"آپ؟؟ باسط ہیں رائٹ؟ احمر کے دوست؟" جب براؤن کافی دیر تک کچھ نہ بولا تب قمرین کے سمجھ نہیں آیا بات کس طرح شروع کرے سو ہونق سے انداز میں اسے اسی کا تعارف کروانے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

براؤن نے اپنی روشن سیاہ آنکھیں اس کے اجلے اجلے چہرے پر ٹکائیں پھر نفی میں سر ہلا دیا، "جی ہاں میں باسط ہوں، باسط عرف براؤن۔ احمر یزدانی کا دوست نہیں، داور یوسف کا خاص آدمی"!

Kitab Nagri Special

قمرین بے اختیار دو قدم پیچھے ہوئی تھی، اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سرد سی لہر دوڑی تھی۔ براؤن کا انداز ہر گز بھی مذاق کرنے والا تھا' نہ وہ خود آرام سے کسی بات پر یقین کر لینے والی تھی، کچھ تو تھا جو اس کی دھڑکن روک رہا تھا۔

****

وہ جب سے آئی تھی' اپنے کمرے میں اوندھی پڑی تھی۔ نسیم بیگم نے جو وقت سے پہلے آنے کی وجہ دریافت کی تو فقط اتنا بتایا کہ جاب چھوٹ گئی ہے۔ نسیم بیگم کو یہی لگا کہ یہ جاب بھی اس کے غصے یا بدتمیزی کی وجہ سے چلی گئی ہو گی سو وہ کافی دیر سے اسے لعن طعن کر رہی تھیں اور اب جب دوپہر کا کھانا بنانے کے بعد اسے کھانے کے لیئے بولنے آئیں تو اسے ہنوز اسی حالت میں گم صم پڑے دیکھ کر چونک سی گئیں۔ انہیں اب احساس ہوا تھا کہ معاملہ کچھ اور تھا۔ آج قمرین نے انہیں آگے سے کوئی الٹا جواب بھی نہیں دیا تھا' اس بات کا احساس انہیں ٹھٹھکا گیا تھا۔ وہ سہج سہج قدم اٹھاتی اس کے قریب چلی آئیں اور اس کے پلنگ کی پائنتی پر ہی ٹک گئیں۔ قمرین نے چونک کر انہیں دیکھا پھر پھیکا سا مسکرا کر اٹھ بیٹھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"ڈانٹنے آئی ہیں جاب چھوٹنے پر؟" اس کی مدھم روئی روئی آواز پر وہ اسے دیکھ کر رہ گئی تھیں۔ بے ساختہ ہی نسیم بیگم نے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا تو اسے آگ کی مانند دہکتا پایا۔ ان کے جھریوں زدہ چہرے پر تفکرات کے سائے لہرانے لگے۔

"میں دو گھنٹوں سے تمہیں ڈانٹ ہی رہی تھی، تم کہاں کھوئی ہو؟ اور اتنا تیز بخار ہو رہا ہے! سب ٹھیک ہے ناں؟" نسیم بیگم کا انداز مامتا سے لبریز تھا۔ شوہر کے انتقال کے بعد جب تمام ذمے داریاں ان پر آن پڑیں اور انہیں کام کے سلسلے میں گھر سے باہر قدم نکالنے پڑے تو انہوں نے اپنا لہجہ کرخت کر لیا تھا، یہ کرخت لہجہ ان جیسی تنہا عورت کے لیے مردوں کے اس معاشرے میں کافی معاون ثابت ہوا تھا۔ تب سے وہ گھر میں بھی نا بھی چاہتیں تو چیختی چلاتی رہتی تھیں لیکن دل تو ان کا وہی مامتا سے بھرا تھا نا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سب ٹھیک ہے، بس بخار کی وجہ سے ایسی ہو رہی ہے طبیعت۔" قمرین پہلے بھی بہت بار بخار کی لپیٹ میں آچکی تھی لیکن پہلے وہ ملکہ عالیہ کی طرح بستر پر پڑی سب کو تگنی کا ناچ نچائے رکھتی تھی۔ یہ پہلی بار تھا کہ وہ بخار کی وجہ سے گم صم پڑی تھی۔ نسیم بیگم کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کچھ چھپا رہی تھی۔ لیکن اس کی حالت کے پیش نظر کسی بحث سے فی الوقت گریز کرتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئیں۔

Kitab Nagri Special

"بیٹھی رہنا، سو مت جانا، میں کھانا لا رہی ہوں۔" وہ کہہ کر جانے لگیں جب وہ بول اٹھی۔

"امی بالکل دل نہیں چاہ رہا۔"

"کھانا دل کی خواہش پر نہیں کھایا جاتا، میں لا رہی ہوں۔ خود کھلاؤں گی۔ شاباش اٹھ جاؤ بیٹھو۔" اسے لیٹنے کو پر تولتے دیکھ کر انہوں نے زبردستی اسے تکیے سے ٹکا کر بٹھایا اور اس کا چہرہ تھپتھپاتی کمرے سے نکل گئیں۔

****

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

براؤن جب اس کے بلاوے پر اس کے آفس میں داخل ہوا تو اسے جھنجلایا ہوا سا پایا۔ وہ موبائل پر شاید کسی سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن کر نہیں پا رہا تھا۔ براؤن کو اندازہ لگانے میں دیر نہیں ہوئی تھی کہ وہ کس سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"یس سر؟ آپ نے بلایا؟" براؤن بولا تو داور نے قیمتی موبائل ٹیبل پر پٹخ کر اسے بیٹھنے کا اشارہ دیا۔

Kitab Nagri Special

"مجھے لگتا ہے براؤن کوئی پرابلم ہے قمرین کے ساتھ۔ صبح فون پر اس سے بات کرتے ہوئے اس کے انداز میں مجھے اچانک چینج محسوس ہوا تھا اور اب وہ نہ کال اٹھا رہی ہے نہ کسی میسج کا جواب دے رہی ہے، مجھے لگتا ہے اس کی نگرانی کے لیئے کسی قابل اعتبار شخص کو رکھنا پڑے گا۔" پیشانی پر بل سجا کر کہتے ہوئے داور نے بغور براؤن کو دیکھا تو اسے مکمل طور پر متوجہ پایا۔ گہرا سیاہ چہرہ تاثرات سے عاری تھا۔

"سر آپ کہیں تو میں سہیل سے بات کروں؟" براؤن نے اپنے ایک قابل بھروسہ آدمی کا نام لیا تھا۔

"میں قمرین کے معاملے میں کسی دوسرے درجے کے ساتھی پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔ کیا تم قمرین کی نگرانی کر سکتے ہو؟" دائیں ابرو اٹھا کر پوچھتا وہ اپنی اندر تک اتر جانے والی نظروں سے براؤن کو دیکھ رہا تھا لیکن براؤن کا انداز سادہ ہی رہا تھا۔

"یس آفکورس سر۔ لیکن آپ۔۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"کم آن، میں کوئی بچہ نہیں ہوں۔ میں اپنی حفاظت کے لیئے کافی ہوں، مجھے بس قمرین کی پروہ ہے، کہیں ہمارے دشمنوں میں سے کوئی اسے نقصان نہ پہنچادے، یا ہمارے خلاف استعمال نہ کر بیٹھے۔" موبال پر دوبارہ قمرین سے رابطہ کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس نے پریشان کن لہجے میں کہا تھا۔اس کے لہجے میں کوئی "احساس" تھا جس نے براؤن کو چونکایا تھا، شاید قمرین کی اہمیت کا احساس دلایا تھا۔

اس سے پہلے کہ براؤن کچھ کہتا، دوسری طرف قمرین نے کال ریسیو کرلی تھی۔ داور نے ہاتھ کے اشارے سے براؤن کو جانے کے لیئے کہا تو وہ سر کو جنبش دیتا باہر نکل گیا۔ البتہ اس کی کشادہ پیشانی پر شکنوں کا جال تھا۔

"نہ کال اٹھا رہی تھیں، نہ میسجز کا جواب دے رہی تھیں، کیسی ہو تم؟" کچھ غصے میں کہنے کے بعد وہ اس کی خاموشی پر پریشانی سے پوچھنے لگا۔

"میں ٹھیک ہوں، بس صبح سے بہت بخار ہے، میں بخار میں ایسی ہی ہو جاتی ہوں، کسی سے بات کرنے کا دل نہیں چاہتا۔" بے حد مدھم آواز تھی قمرین کی، داور بمشکل سن سکا تھا۔

"اوہ۔۔۔۔اب کیا حال ہے؟ ڈاکٹر کو دکھایا؟ میں آجاؤں؟" وہ حقیقتاً پریشان ہو اٹھا تھا۔ قمرین کے انداز کی یہ پژمردگی بہت اجنبی لگ رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"ارے بھئی ہم غریب لوگ ہیں، تھوڑا بہت آرام کر کے بھلے چنگے ہو جاتے ہیں، یہ چونچلے ہمارے ہاں نہیں ہوتے۔" دوسری طرف قمرین بمشکل خود کو بشاش ثابت کرنے کی کوشش کرنے لگی۔ مقصد داور کو مطمئن کرنا تھا۔ داور مطمئن ہوا تھا یا نہیں لیکن چپ ضرور ہو گیا تھا۔

Kitab Nagri Special

"اب کیا ہو گیا؟ فون بند کر دوں میں؟" اس کی خاموشی پر وہ کچھ چڑ کے بولی تھی۔

"کیا تم ناراض ہو مجھ سے؟" داور کا انداز اندیشے میں گھرا تھا۔

"کیوں ہونے لگی؟" قمرین چونکی۔

"یہ انداز تمہارا نہیں ہے، مصنوعی سی محسوس ہو رہی ہو۔ کیا جاب سے نکلوانے کی وجہ سے ناراض ہو؟" وہ وجہ اخذ کرتے ہوئے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں، مجھے نئی جاب مل گئی ہے!" دھیمی آواز میں جواب دیتے ہوئے قمرین نے چونک کر قریب رکھے اپنے ہینڈ بیگ سے جھانکتے اور جگمگاتے قیمتی فون کو دیکھا تھا جو اسے براؤن نے صبح دیا تھا۔ مرے مرے ہاتھوں سے فون نکال کر اس نے دیکھا، اسکرین پر توقع کے مطابق براؤن کا نام جگمگا رہا تھا۔ لب بھینچ کر اس نے براؤن کی

Kitab Nagri Special

کال کاٹ دی اور خالی خالی نظروں سے فون کے دوبارہ جگمگاتے اسکرین کو دیکھنے لگی جب دوسری طرف سے داور کی جھنجلائی ہوئی آواز نے اسے چونکا دیا۔

"میں تم سے کیا کہہ رہا ہوں؟ کوئی جواب کیوں نہیں دے رہی ہو تم؟"

"آئی ایم سوری، مجھ پر غنودگی طاری ہو گئی تھی۔ فون بھی صبح سے سائلنٹ پہ تھا، ابھی ہی فون پر نظر پڑی تو تمہاری کال آرہی تھی، ابھی میری طبیعت بہت بہتر نہیں ہے، اچھی نیند لوں گی تو بہتر فیل کرونگی۔" قمرین کی وضاحت پر داور لب بھینچ کے رہ گیا۔ کوئی بات تو تھی جو قمرین اس سے چھپا رہی تھی لیکن کیا؟

دل میں سر اٹھاتے سوال پر سر جھٹک کر وہ سنجیدگی سے گویا ہوا تھا۔ "تم کہہ رہی تھیں تمہیں نئی جاب مل گئی ہے؟ اب کونسی جاب؟" اس نے انداز ہلکا پھلکا ہی رکھا، وہ اپنے دل میں پنپتے شک کو قمرین پہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"تم ہی نے تو آفر کی تھی۔ کام کیا ہے یہ تو مجھے بھی نہیں پتہ۔"

Kitab Nagri Special

"تو تم راضی ہو؟" حیرت سے کہتا داور دل سے مسکرایا۔

"ہاں بالکل، احسان لینے سے بہتر ہے جاب لے لوں۔"

"واؤ، تمہارے پاس تو عقل بھی ہے۔" ہنس کر کہتا داور اسے بھی مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا۔

"اب تم آرام کرو، میں کل آؤں گا۔" گمبھیر آواز میں فکر واضح تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اوکے، اللہ حافظ۔۔۔" داور سے رابطہ منقطع ہوتے ہی اس نے براؤن کی دوبارہ آتی کال ریسیو کر لی تھی۔

"کیا آپ نے داور کو میرے بارے میں کچھ بتایا ہے؟" چھوٹتے ہی براؤن بولا تھا، انداز میں بے یقینی تھی۔

Kitab Nagri Special

"میں کیوں بتاؤں گی؟" قمرین چڑ گئی۔

"میری بات سنیں قمرین! اپنے رویے کو داور کے ساتھ نارمل رکھیئے۔ وہ اڑتی چڑیا کے پر گن لیتا ہے، آپ کے رویے کی چھوٹی سے چھوٹی تبدیلی بھی وہ بآسانی محسوس کر سکتا ہے۔ سمجھ رہی ہیں ناں میری بات؟" براؤن کی سنجیدہ آواز میں ہلکی سی کرختگی بھی تھی۔

"جی۔۔۔" وہ مختصراً بولی۔

"اب آپ داور کو کوشش کیجیئے کہ اپنے ساتھ مصروف رکھیئے، اور کوشش کیجیئے گا آپ کے رویے میں کوئی تبدیلی نہ نمایاں ہو۔ اس نے مجھے آپ کی نگرانی کرنے کی ذمے داری سونپی ہے کیونکہ وہ آپ کے انداز میں کچھ الگ محسوس کر چکا ہے۔ بلکہ مجھے تو شک ہے کہ کہیں اسے مجھ پر بھی شک نہ ہو گیا ہو، ہمیں سخت ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ کل سے آپ کو اپنا کام شروع کرنا ہے، اور یہاں میں داور یوسف کے خلاف ثبوت جمع کرنے کی کوشش کرونگا، ایسے ثبوت جنہیں کوئی چاہ کر بھی جھٹلا نہ سکے۔" براؤن کا گمبھیر لہجہ فرض کے احساس سے پر تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"ٹھیک۔۔۔" لمبے توقف کے بعد کھردرے انداز میں وہ پھر مختصراً بولی تھی۔

"آپ ٹھیک ہیں؟" براؤن اس کا انداز محسوس کر کے چونکا۔

"آپ کو کیا؟؟؟" وہ بے وجہ ہی لڑنے کو تیار ہوئی۔

"میں نے صرف آپ کو ایک کرمنل سے بچانا چاہا ہے۔ایسا کرمنل شخص جس کا باپ آپ کے باپ کا قاتل ہے!" براؤن نے نا جانے کیوں اپنا دفاع کرنے کی کوشش کی تھی۔

"میں اب فون رکھ رہی ہوں، میری طبیعت خراب ہے، خداحافظ میجر!" چڑ کر کہتے ہوئے اس نے رابطہ منقطع کیا اور سر تکیے پر پٹخ دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

جب سے اسے داور کی حقیقت پتا چلی تھی، وہ اپنے ہی احساسات سمجھنے سے قاصر ہو گئی تھی۔ اسے فوراً غصہ آنا چاہیے تھا لیکن وہ خالی خالی سی ہو گئی تھی۔ اسے باسط کا ہی ساتھ دینا تھا، باسط کا مقصد نیک تھا، اس نے حامی بھر بھی لی تھی لیکن اب عجب کشمکش کا شکار تھی۔

شاید زندگی میں کبھی اس نے چاہے جانے کا احساس نہیں چکھا تھا، داور نے اسے یہ احساس دلایا تھا اور بڑی شدت سے دلایا تھا، شاید یہی وجہ تھی کہ وہ داور سے اتنی شدید نفرت نہیں کر سکی تھی جتنی وہ خاور یوسف سے کرتی تھی۔

آنکھ کے کنارے سے بہتی گرم نمکین پانی کی دھار صاف کر کے اس نے خود کو سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ داور یوسف نفرت کے ہی قابل ہے، وہ اپنے باپ سے کم ہرگز نہیں ہے۔ خاور یوسف نے اگر اس کے باپ کو مارا تھا تو داور یوسف نے بھی نا جانے کتنے بے گناہوں کی جان لی تھی۔

"ہیٹ یو داور یوسف!" نیند کی وادی میں اترنے سے پہلے وہ کھوئے کھوئے سے انداز میں بڑبڑائی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

****

Kitab Nagri Special

دروازے پر دستک ہوئی تو چٹائی پر دیوار سے ٹیک لگائے 'لحاف لپیٹے بیٹھی قمرین نے اکتا کر دروازے کی طرف دیکھا تھا جبکہ نسیم بیگم کچن سے نکل کر دروازے کی طرف بھاگی تھیں، یہ وقت تینوں بچوں کے اسکول سے لوٹنے کا تھا،ان کا خیال تھا تینوں بچے ہی ہونگے لیکن دروازے کے باہر داور کو بھینی بھینی خوشبو والے خوشنما پھولوں کا بکے تھامے کھڑا دیکھ کر وہ دنگ سی رہ گئیں۔

"آ۔۔۔ارے احمر بیٹا،اندر آؤ،یوں اچانک !" دروازہ پورا کھول کر انہوں نے اسے اندر آنے کا راستہ دیا تھا۔وہ کچھ جھجکتے ہوئے اندر آیا پھر یاد آنے پر سلام بھی کر ڈالا۔

"وعلیکم سلام، جیتے رہو خوش رہو۔آؤ بیٹھو۔" نسیم بیگم نے اس کے لیئے وہی اکلوتی بان کی کرسی لا کر رکھ دی۔ داور کچھ جھینپ سا رہا تھا۔اسے کہاں عادت تھی ایسے گھریلو ماحول اور مہمان نوازیوں کی۔

ایک دوسرے کا حال چال پوچھ کر نسیم بیگم چائے کا کہہ کر کچن میں چلی گئیں جبکہ داور اپنے گھٹنوں پر کہنیاں ٹکا کے تھوڑا آگے کو ہو کر مکمل طور پر اس کی جانب متوجہ ہوا تھا جو اس کی آمد کے بارے میں بالکل بھولے بیٹھی تھی اور اب اچانک آجانے پر جز بز ہو رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

"کیسی ہو؟" وہ مسکرا رہا تھا لیکن آنکھیں ایکسرے کر رہی تھیں۔

"اب کافی بہتر ہوں۔ بخار اتر گیا ہے بس تھوڑی کمزوری ہو رہی ہے۔" دھیمی آواز میں نظریں چرا کر بتاتے ہوئے وہ اس وقت ساکت رہ گئی تھی جب داور نے اپنے مضبوط ہاتھ کی پشت اس کی پیشانی پر رکھ دی تھی۔ قمرین کا بخار واقعی اتر چکا تھا لیکن داور لب بھینچے سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھتا رہا تھا۔

"کیا ہوا؟ اتنی بری شکل کیوں بنائی ہوئی ہے؟" بمشکل مسکراتے ہوئے وہ بدقت بولی تھی۔

"جیسی تم ہو، تمہیں میرا ہاتھ فوراً جھٹک دینا چاہئے تھا لیکن تم نے۔۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اف او احمر! جاسوسی فلمیں ذرا کم دیکھا کرو۔ ہر چیز کو مشکوک نظروں سے دیکھ رہے ہو۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے تم کوئی خفیہ ایجنٹ ہو۔ اگر تم ایسے ہی چھوٹی چھوٹی چیزوں کو نوٹ کر کے شک کرتے رہے تو میں نہیں کرونگی تم سے شادی۔ لولے لنگڑے کے ساتھ گزارا ہو سکتا ہے لیکن شکی آدمی کے ساتھ نہیں۔" یکدم ہی سنبھل کر وہ اپنے پہلے سے انداز میں بولی تو داور بس مسکرا کر رہ گیا۔ اس کی چھٹی حس بہت تیز تھی جو اسے کچھ غلط یا غیر معمولی ہونے کا احساس شدت سے دلا رہی تھی لیکن کیا؟

Kitab Nagri Special

وہ قمرین سے کس طرح اگلواتا؟ نہ قمرین سے اس کی دشمنی تھی کہ تشدد کر ڈالتا نہ ابھی اتنا قریبی تعلق تھا کہ پیار محبت سے اگلوا لیتا۔۔۔اس کی خاموش نظروں سے قمرین کو الجھن ہونے لگی، اس سے پہلے کہ وہ گھبراہٹ میں کچھ الٹا سیدھا کر دیتی 'نسیم بیگم چائے کی ٹرے اور شامی کباب لیئے چلی آئیں۔ پھر چائے کا دور شروع ہوا، نسیم بیگم اور داور شادی کی تیاریوں کے متعلق ہی بات کرتے رہے جبکہ قمرین اپنا اعتماد بحال کرنے کے جتن کرتی رہی تھی ۔

چائے ختم کر کے داور نسیم بیگم سے مخاطب ہوا تھا۔ "آنٹی! کیا میں قمرین کو اپنے ساتھ آؤٹنگ پر لے جاؤں۔ اس کی طبیعت کچھ بہل جائے گی اور ڈاکٹر کو بھی چیک کروا لینگے۔"

"سمجھایا تو تھا ناں تمہیں، اب ٹھیک ہوں، ڈاکٹر وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے۔ آرام کرونگی تو ٹھیک ہو جاؤں گی، آؤٹنگ کا موڈ بالکل نہیں۔ پیچھے کیوں پڑ گئے ہو؟" نسیم بیگم کے کچھ کہنے سے پہلے ہی قمرین بول اٹھی، انداز میں اتنی قطعیت اور بدلحاظی تھی کہ جہاں داور کی کشادہ پیشانی پر شکنوں کا جال بچھ گیا تھا وہیں نسیم بیگم بھی کچھ لمحوں تک حیران سی اسے دیکھتی رہ گئی تھیں، پھر سنبھل کر داور سے گویا ہوئی تھیں۔

Kitab Nagri Special

"بیٹااس کادماغ بخار کی حالت میں بالکل آؤٹ ہو جاتاہے،توجہ مت دو،اورابھی اس کی طبیعت بھی اجازت نہیں دے رہی،آرام کرنازیادہ مناسب ہے۔" اگرچہ داور کے تاثرات نے انہیں پریشان کیا تھالیکن وہ قمرین کو زبردستی بھی داور کے ساتھ نہیں بھیج سکتی تھیں۔داور کی ناراضگی 'قمرین کی طبیعت سے زیادہ بڑھ کے تو نہیں تھی ان کے لیئے۔

"اوکے آنٹی،اجازت دیں اب مجھے،خداحافظ۔" کچھ پل قمرین کو تیز نظروں سے گھورنے کے بعد وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا۔اس نے جس انداز میں داخلی دروازہ کھولا تھاوہ اس کے اندرونی خلفشار کا بھرپور اظہار کررہا تھا۔

تیز تیز قدموں سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے اس نے دروازہ کھولااور دھپ سے ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھ گیا۔ سٹیئرنگ پر زوردار مکامار کراس نے سگرٹ نکالی اور لبوں سے لگا کر سلگائی تھی۔

"کیا چھپارہی ہے وہ مجھ سے ؟ کیسے اگلواؤں ؟ کہیں اسے سچ تو پتہ نہیں چل گیا؟ لیکن کیسے ؟ کیسے ؟؟ ڈیم اٹ، کیسے ؟؟"لبوں میں سگرٹ دبائے اس نے کاراسٹارٹ کرنے کی نیت کی ہی تھی کہ شال میں لپٹی قمرین کو اپنی کار کی طرف تیز تیز قدموں سے آتے دیکھ کر وہ ساکت سارہ گیا تھا۔

Kitab Nagri Special

"گاڑی کا دروازہ کھولو۔" گاڑی مکمل بند ہونے کی وجہ سے داور قمرین کی آواز تو نہیں سن سکا تھا لیکن اشارہ ضرور سمجھ گیا تھا۔ تیزی سے اس نے فرنٹ ڈور کھولا تھا اور قمرین کے بیٹھنے پر اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر تاثرات نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگا تھا۔ دوسری طرف قمرین تھی جو اس بیش قیمت گاڑی میں داور یوسف کے پہلو میں جگہ سنبھالنے کے بعد کافی گھبراہٹ میں مبتلا ہو گئی تھی۔ اپنے اپنے احساسات پر کنٹرول کرتے ہوئے دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور نظریں ملنے پر سر جھٹک کر بے اختیار ہی ہنس دیے۔

"اب کیوں آئی ہو؟" ابرو اٹھائے داور مصنوعی خفگی سے بولا تھا۔

"تم جو اتنا برا منہ بنا کر چلے آئے تھے۔" وہ ہلکا سا مسکرائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھے منانے آئی ہو؟" وہ خوش فہمی کا شکار ہوا۔ فی الحال اس نے اپنے ذہن سے تمام خدشات اور شکوک وشبہات جھٹک دیے تھے۔ قمرین کی سنگت میں گزرتے ان لمحات کو وہ پوری طرح جینا چاہتا تھا۔

Kitab Nagri Special

"جی نہیں، پوچھنے آئی ہوں کہ تمہیں ہو کیا گیا ہے؟ جب تک بھاؤ نہیں دیتی تھی 'تب دن کو رات کہہ دیتی تو تب بھی تم اتفاق کر لیتے۔اور اب جب راضی ہو گئی ہوں تو اتنا شک؟ جب ذرا اعتبار نہیں تو شادی کیوں کر رہے ہو؟ ایسے تو زندگی نہیں گزر سکتی ناں۔ اگر کوئی بات چھپا بھی رہی ہوں تو تمہیں مجھے سپیس دینا چاہیے۔ ہر بات ہر کسی کو نہیں بتائی جاسکتی ناں۔ کچھ الجھنیں ہوتی ہیں انسان کی بالکل ذاتی۔" وہ بہت نرمی سے سمجھا رہی تھی، شاید اپنے رویے کا ازالہ کر رہی تھی۔ اسے کسی صورت داور کو شک نہیں ہونے دینا تھا!

"اور رہی بات ہاتھ جھٹک دینے کی تو وہ میں اس صورت جھٹکتی جب تم سے میرا کوئی تعلق نہ بنا ہوتا۔ اب تو ایک رشتہ ہے ناں تم سے میرا؟ اپنے اپنوں کے لیئے اور پرایوں کے لیئے میں مختلف ہوں۔ اس تعلق کے بعد تم مجھے جتنا جانتے جاؤ گے اتنا چونکتے جاؤ گے، سو اپنی آنکھوں پر سے یہ بے وجہ بندھی شک کی پٹی اتار دو۔" اپنائیت سے لبریز لہجے میں بولتے ہوئے قمرین پر انکشاف ہوا تھا کہ وہ ایک اچھی اداکارہ تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سلگتی سگرٹ انگلی سے مسل کر بجھانے کے بعد داور نے گاڑی سے باہر پھینک دی اور شیشہ واپس چڑھاتے ہوئے گردن موڑ کر بغور قمرین کی طرف دیکھا۔ قمرین نے اپنی تمام ہمت مجتمع کر کے تاثرات پر کنٹرول رکھنے کی کوشش کی تھی اور کافی حد تک کامیاب بھی ہو گئی تھی۔

Kitab Nagri Special

داور کے دیکھنے پر اس نے مسکراہٹ کو کچھ اور وسعت دی تھی جب اچانک داور نے اس کا گود میں دھرا ہاتھ تھام لیا تھا۔ قمرین کے چہرے پر ایک رنگ سا آکر گزرا تھا جو داور کی نظروں سے پوشیدہ تو نہیں رہا تھا لیکن وہ نظر انداز کر گیا تھا، شاید شک کی پٹی کھولنے کا فیصلہ کر لیا تھا اس نے، لیکن۔۔۔۔۔۔

"مانو! میں نے اپنے بہت قریبی دوستوں سے دھوکا کھایا ہے۔ بہت نزدیک تھے وہ لوگ میرے، میرے دل کے! مجھے دھوکے سے نفرت ہے، جو جتنا دل کے نزدیک ہوتا ہے اس کا دیا دھوکا اتنا ہی تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے۔ دشمنی بھی نبھانی ہو قمرین! تو سینہ ٹھونک کر نبھاؤ۔" اس کے ہاتھ کی دودھیا پشت پر اپنا انگوٹھا سہلاتے ہوئے وہ اپنی تیز نظروں سے اس کی پھیلی ہوئی آنکھوں میں جھانک رہا تھا۔ قمرین نے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا لیکن داور کی گرفت مضبوط تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا مطلب ہوا اب اس بات کا؟" قمرین نے حتی المقدور انداز نارمل رکھنے کی کوشش کی تھی۔

جواباً داور کتنی ہی دیر تک چپ چاپ اسے دیکھتا رہا پھر اس کے ہاتھ کی پشت پر اپنے لب رکھ کر اسے ساکت کرتا گویا ہوا تھا۔ "آئی لو یو! آئی رئیلی لو یو۔۔۔۔۔ مجھے ابھی خود بھی اپنی محبت کی شدت کا اندازہ نہیں ہے تو میں تمہیں کیا بتاؤں کہ کتنی محبت ہے مجھے تم سے؟ بس اتنا کہنا کافی ہو گا کہ اگر میری محبت نفرت میں بدلی تو بہت تباہی ہو گی

Kitab Nagri Special

۔مجھے کبھی دھوکا مت دینا، کبھی نہیں۔۔۔۔!"اس کے ہاتھ پر لمحہ بھر کے لیئے گرفت مضبوط کر کے اس کا ہاتھ چھوڑتا وہ گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے یکدم بالکل نارمل انداز میں پوچھنے لگا۔"ڈاکٹر کے پاس چلیں 'پھر لانگ ڈرائیو پہ؟ کیا خیال ہے؟"

"ڈاکٹر کے پاس چلنے کی ضرورت واقعی نہیں ہے،لانگ ڈرائیو کا بھی موڈ نہیں ہے، تم مجھے اپنا گھر دکھاؤ گے؟" لمبے توقف کے بعد قمرین بھی نارمل انداز میں گویا ہوئی تھی،یوں جیسے کچھ دیر پہلے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

داور کو ذرا امید نہیں تھی وہ اس سے گھر دیکھنے کی بات کرے گی۔ایک پل کو حیران ہونے کے بعد اس نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلا دیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

قمرین جانتی تھی وہ اسے یوسف مینشن میں کبھی لے کر نہیں جائے گا،وہ اسے اپنے اسی گھر لے کر جائے گا جہاں دنیاوالوں کی نظر میں احمریزدانی رہتا تھا،دوسری طرف براؤن تھا جو یوسف مینشن میں داور کی لمبی غیر حاضری پر کچھ ناکچھ تو کر ہی سکتا تھا۔اسے اب ناصرف داور کو یوسف مینشن سے دور رکھنا تھا بلکہ اسے اس کا فون استعمال کرنے سے بھی روکنا تھا جس کے زریعے وہ یوسف میشن میں لگے خفیہ کیمروں کی مدد سے ہر تھوڑی دیر بعد یوسف میشن کی خبر لیتا رہتا تھا۔یہ سب اسے براؤن نے ہی سمجھایا تھا۔

Kitab Nagri Special

گاڑی اپنے سفر پر روانہ ہو چکی تھی۔ایک دوسرے کی سوچوں سے بے خبر وہ تمام تمام سفر کے دوران خاموش ہی رہے تھے۔۔

****

****

گھر کی پر شکوہ عمارت کو یک ٹک دیکھتے ہوئے قمرین چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی جو اپنا فون کوٹ سے نکال رہا تھا،ہوٹل میں بیٹھے ہونے کے دوران بھی وہ کئی بار فون نکال کر چیک کیا کرتا تھا،یہ کوئی اتنی غیر معمولی حرکت نہیں تھی کہ وہ چونکتی لیکن اب کی بات اور تھی۔جلدی سے اس نے داور کا بازو تھاما اور آگے بڑھتے ہوئے گویا ہوئی۔

"تمہارا گھر بہت خوبصورت ہے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"تمہارے آنے سے مجھے بھی لگ رہا ہے۔" داور مدھم سا مسکرایا تھا۔

"کتنی گرلفرینڈز ہیں تمہاری؟" اس کا بازو ہنوز تھامے اس نے گردن موڑ کے پوچھا تھا۔

"ایک بھی نہیں" کہوں گا تو تم یقین نہیں کرو گی۔" اپنا بازو چھڑوا کر موبائل کی جانب دوبارہ متوجہ ہوتا وہ بولا تھا۔ قمرین انگلیاں چٹخا کے رہ گئی تھی، ہر وقت تو وہ اسے نہیں ٹوک سکتی تھی نا۔ دوسری طرف داور موبائل کو کچھ دیر تکتے رہنے کے بعد مطمئن ہوتا مکمل طور پر اس کی جانب متوجہ ہو گیا تھا۔

"آفکورس نہیں! جیسے تم باتیں بناتے ہو، بندی لبھانا کچھ مشکل نہیں ہو گا۔" بروقت سنبھل کر کہتی قمرین آگے بڑھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"لیکن میں نے تمہارے علاوہ کسی "بندی" سے ایسی باتیں نہیں کیں۔" لفظ "بندی" پر زور دے کر اپنا دفاع کرتا داور اس وقت گڑبڑا کر رہ گیا تھا جب قمرین بولی تھی۔

Kitab Nagri Special

"بندے سے کری ہیں یعنی ؟ ایہہ، گندے"!

"کافی بیہودہ ہو تم۔" بھاری بھر کم قیمتی لکڑی کا دروازہ کھول کر وہ سائڈ ہوا اور اسے اندر جانے کا اشارہ کیا۔

بیش قیمت سامان سے بھرا گھر ویسا ہی تھا جیسا داور یوسف کا گھر ہونا چاہیے تھا!

دلچسپی سے اطراف کا جائزہ لیتے ہوئے وہ بے اختیار ہی کشادہ بالکونی میں چلی گئی تھی۔ گہری گہری سانسیں بھر کر لان میں لگے پھولوں کی خوشبو اپنی سانسوں میں اتارتے ہوئے وہ یکدم جیسے نیند سے جاگ کر خفیف سی ہو کر مڑی تھی۔ بالکونی کے دروازے سے پشت ٹکائے کھڑا داور اس کے دیکھنے پر مسکرا دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

" گر اچھا لگا ناں؟" چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا وہ اس کے پہلو میں آن کھڑا ہوا تھا۔

"بہت۔۔۔" قمرین کے مختصر جواب میں کافی زیادہ پسندیدگی جھلک رہی تھی۔

"اور گھر والا؟" چہرہ ٹیڑھا کر کے داور نے ابرو اچکائی۔

Kitab Nagri Special

"وہ بس سو سو ہے۔" ناک سکیڑ کر کہتی وہ داور کو ہنسنے پر مجبور کر گئی تھی۔

پھر چند لمحے یونہی دبے پاؤں سرک گئے تھے جب داور نے گہری سانس بھر کر سر اٹھا کے اسے دیکھا اور دیکھتا ہی رہا' قمرین کے چونک کر دیکھنے پر بھی اس نے نظروں کا زاویہ نہیں بدلا تھا۔

"کیا ہوا؟" قمرین کے جھنجھلا کر پوچھنے پر داور نے ابروؤں سے ایک طرف اشارہ کیا۔ قمرین نے الجھن بھری نظریں اس طرف کو اٹھائی تھیں لیکن وہاں کچھ غیر معمولی نہیں پایا تھا، ہاں بلند و بالا ایک عمارت ضرور تھی جو اونچے اونچے درختوں کے درمیان سے بڑی شان سے جھانک رہی تھی۔ اس طرف سے نظریں پھیر کر قمرین نے دوبارہ داور کی طرف دیکھا تو وہ مسکرا دیا اور ذرا آگے کو جھکا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ عمارت جانتی ہو کس کی ہے؟" دھیمی آواز سرسراتی ہوئی تھی۔ سانس روکے قمرین نے سر نفی میں ہلا دیا۔

"وہ یوسف مینشن ہے!!" وہ جتنے آرام سے بولا تھا قمرین اتنی ہی بری طرح چونکی تھی۔

Kitab Nagri Special

"یوسف مینشن! خاور یوسف کا مینشن جہاں اب داور یوسف رہتا ہے۔بقول تمہارے تمہارا دشمن اول!" سگرٹ نکال کر سلگاتے ہوئے وہ اب قمرین کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا لیکن قمرین کی نظریں اسی کے چہرے پر جمی تھیں۔

"اتنا پریشان کیوں ہو رہی ہو؟میں صرف تمہیں بتا رہا ہوں۔"

قمرین کے سمجھ نہیں آیا جواب میں کیا کہے،داور کا رویہ عجیب سے عجیب ترین ہوتا جا رہا تھا۔وہ داور کی طرف سے رخ موڑ کر اس اونچی عمارت کو تکنے لگی۔پیچھے کھڑا داور کچھ دیر تک اس کی پشت کو گھورتا رہا،پھر سر جھٹک کر بالکونی سے باہر نکل گیا۔قمرین نے کب کی روکی سانس خارج کی اور ایک آخری نگاہ عمارت پر ڈالتی خود بھی بالکونی سے نکل گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

Kitab Nagri Special

جب سے اسے قمرین کا پیغام ملا تھا کہ وہ داور کو مصروف رکھنے کی کوشش کرے گی' وہ بہت محتاط انداز میں داور کے آفس کا جائزہ لے رہا تھا۔ محتاط اس لیئے کہ اسے قمرین پر اتنا بھی بھروسہ نہیں تھا کہ وہ مکمل طور پر داور کو یوسف مینشن کی طرف سے بے پروہ کردے گی۔

کچھ پرانی فائلز کا جائزہ لیتے ہوئے وہ موبائل کے گنگناتے پر اس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔ کال کرنے والے کا نام پڑھ کر اس کے سانولے چہرے کے پرکشش نقوش بگڑ گئے تھے۔

"کہیے؟" براؤن کا انداز سرد تھا۔

"میں کیا کہوں ہیں؟ تم تین مہینوں سے جھک ہی مار رہے ہو بیٹا۔ ایک ثبوت جو تم داور کے خلاف لے کر آئے ہو؟ اگر کچھ نہیں کر سکتے تو بتا دو۔ میں مزید صبر نہیں کر سکتا۔ اندازہ بھی ہے' مجھ پر کہاں کہاں سے دباؤ ڈالا جا رہا ہے؟ میری عزت اور میرا عہدہ' دونوں خطرے میں ہیں۔ اگر تم۔۔۔۔"

"بکواس بند کرینگے اپنی؟" براؤن کا لہجہ جتنا دھیما تھا انداز اور الفاظ اتنے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہی گستاخ تھے۔

"میں آپ کو بتا چکا ہوں ہم منزل سے زیادہ دور نہیں ہیں، اور اس دوران ہمیں مزید احتیاط اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔" اس کی کشادہ پیشانی شکنوں سے پر تھی۔ ڈھونڈ ڈھانڈ کا عمل ہنوز جاری تھا۔

"پتہ نہیں بھئی اور کتنا وقت لگے گا۔ بس تم یہ یاد رکھنا اگر ایک مہینے کے اندر داور یوسف ہماری پکڑ میں نہ آیا تو تم ہماری گرفت میں ہونگے، اور اگر ہم داور یوسف کو پکڑنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو داور یوسف کی کرسی، اس کے تمام اختیارات تمہارے ہونگے!!" دوسری طرف موجود شخص اسے بچوں کی طرح لالچ دے رہا تھا۔ براؤن کی سیاہ روشن آنکھیں بے اختیار داور کی کرسی کی طرف اٹھی تھیں۔ اس کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میرے ہاتھ داور یوسف کی بہت بڑی کمزوری لگ گئی ہے۔ میں پر یقین ہوں، ایک مہینے کے اندر اندر داور یوسف سلاخوں کے پیچھے اور میں اس کرسی پہ موجود ہونگا۔" کرسی کی پشت تھپتھپاتے ہوئے وہ چور نظریں اطراف میں ڈال لیتا تھا۔ نہ جانے وہ کیمرے کہاں موجود تھے۔ چاہ کر بھی براؤن اس کرسی پر بیٹھ نہیں سکا تھا۔

Kitab Nagri Special

"کونسی کمزوری؟" دوسری طرف موجود ایس پی صاحب ٹھٹھکے تھے۔

براؤن کی نظروں میں قمرین کا سراپا لہرایا تھا لیکن اس نے قمرین کا ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔ "اب ہر بات میں آپ کو نہیں بتا سکتا۔ مجھے میرا طریقہ اور مہرہ استعمال کرنے دیجیئے۔"

"کہیں تم اس چکر میں کسی معصوم کو تو نہیں پھنسا رہے ہو؟" ایس پی صاحب بھی اب بچے تو نہیں تھے۔ فوراً چونک کر بولے تھے۔

"آپ ٹینشن مت لیں، بہت ہی کوئی اصول پرست تو آپ بھی نہیں ہیں۔ آپ کی اپنی حالت یہ ہے کہ ایک مجرم کو پکڑنے کے لیئے دوسرے مجرم کا سہارا لے رہے ہیں۔" ہنوز دھیمی آواز اور وہی مذاق اڑاتا انداز۔ ایس پی صاحب لب بھینچ کے رہ گئے تھے۔ دل شدت سے چاہا تھا کہ براؤن کا سیاہ چہرہ تھپڑوں سے اور سیاہ کر دیں۔

"اب میں فون رکھتا ہوں۔ اور ہاں! ہر تھوڑی دیر بعد مجھ سے رابطہ مت کیا کریں، مسئلہ کھڑا ہو سکتا ہے۔" حکمیہ انداز میں کہہ کر براؤن نے ان کی مزید سنے بغیر رابطہ منقطع کیا اور دوسری دراز کی طرف بڑھا ہی تھا کہ آفس کا دروازہ کھلنے پر چونک کر مڑا تھا۔

پیچھے داور تھا جو اسے چبھتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے اپنی کرسی کی طرف بڑھنے لگا اور سکون سے کرسی پر بیٹھنے کے بعد ٹانگ پر ٹانگ رکھے کرسی دھیرے دھیرے دائیں بائیں گھماتا بغور براؤن کو تکنے لگا جو کمال مہارت سے اپنے تاثرات چھپائے مودب سا کھڑا ہو گیا تھا۔

"میری غیر موجودگی میں یہاں کیا کر رہے ہو براؤن؟" سرد سنجیدہ انداز پر براؤن کھنکھار کر رہ گیا تھا۔

"یونہی چیک کرنے آیا تھا سر! آپ کافی دیر ہو گئی، مینشن نہیں آئے تو۔۔۔۔۔۔۔" سنبھل کر جواب دیتے ہوئے براؤن اس وقت چونک گیا تھا جب پہلوانوں جیسی جسامت کے حامل تین گارڈز باری باری آفس میں داخل ہوئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"براؤن! آئی ایم سوری، لیکن جب تک قمرین میری زندگی میں شامل نہیں ہو جاتی تمہیں قید کاٹنی پڑے گی۔ میں قمرین کے اقرار کے بعد سے بہت مشکوک رہنے لگا ہوں نا جانے کیوں؟ میری چھٹی حس بار بار کوئی سگنل دے رہی ہے مجھے! مجھے تمہاری وفاداری پر شک کرتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے مگر۔۔۔۔۔۔۔ مجھے میری زندگی

Kitab Nagri Special

اور قمرین سے بڑھ کر عزیز کچھ نہیں ہے، تم بھی نہیں۔۔۔! زیادہ کچھ نہیں بس تھوڑی سی چھان بین ہو گی، اور مجھے یقین ہے سب کلیئر نکلے گا اور آئی ہوپ ہم جلد ملیں گے، بائے۔"

"سر! سر آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟ مجھ پر شک کر رہے ہیں آپ؟؟ میں نمک حرام نہیں ہوں، مجھے یاد ہیں خاور یوسف کے تمام احسانات۔ مر کر بھی نہیں بھول سکتا میں، آپ مجھ پہ شک کیسے کر سکتے ہیں؟ سر یہ غلط کر رہے ہیں آپ۔ داور سر۔۔۔۔" براؤن لاکھ پھرتیلا تھا لیکن اپنے سے زیادہ پھرتیلے تین تین لوگوں کا مقابلہ بغیر کسی ہتھیار کے نہیں کر سکتا تھا۔ منٹ سے بھی کم وقت میں ان لوگوں نے براؤن سے فون اور گن سمیت اور بھی بہت سے چھوٹے موٹے ہتھیار چھین کر ٹیبک پر دھر دیے تھے۔ اب وہ اسے گھسیٹ کر آفس سے باہر لے جا رہے تھے جبکہ براؤن ان کی گرفت میں بری طرح مچل رہا تھا۔ "چھان بین" سے داور کی کیا مراد تھی اسے بخوبی علم تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہنوز کرسی پر جھولتے ہوئے داور سنجیدہ نظروں سے براؤن کو دیکھتا رہا تھا' پھر براؤن کے چلے جانے کے بعد اس نے براؤن کا دوسرا فون اٹھایا تھا جو وہ کم ہی استعمال کرتا تھا۔ فون پر لاک لگا تھا۔ براؤن کے فنگر پرنٹ کی ضرورت تھی، یہ کوئی اتنا مشکل کام نہیں تھا۔ فون ٹیبل پر واپس رکھنے کے بعد وہ اپنی نم نظریں غیر مرئی نقطے پر جما کر خاموش سا ہو گیا۔ بالکل خالی خالی سا !

Kitab Nagri Special

"کوئی کسی کا وفادار نہیں ہوتا، مجبوری ہوتی ہے یہ چاکری بس۔۔۔۔۔درست کہتا تھا سلیمان شیخ! جاتے جاتے ایک اچھا سبق دے گیا۔ ہاہ۔۔۔مانو ڈارلنگ تم بس دعا مانگو کہ کہیں تم اس سب میں ملوث نہ نکل آؤ۔" کرسی سے اٹھ کر وہ کھڑکی میں جا کھڑا ہوا تھا، دو منزلہ خوبصورت مکان 'اونچائی پر ہونے کی وجہ سے وہ بآسانی دیکھ سکتا تھا۔ اس گھر میں قمرین کی سنگت میں گزرا وقت بہت خوبصورت نہیں تھا تو ناخوشگوار بھی نہیں تھا۔ اسے اس کے شک نے الجھائے رکھا تھا تو قمرین "شاید" اپنی بیماری کی وجہ سے گم صم سی رہی تھی۔۔۔

کافی دیر تک وہاں کھڑا وہ "یزدانی ہاؤس" کو تکتا رہا تھا۔ باہر پھیلا رات کا اندھیرا بڑھتا جا رہا تھا۔

گہری سانس بھر کر داور واپس کرسی پہ جا بیٹھا تھا۔ انٹر کام پر کافی کا آرڈر دے کر وہ دھیرے دھیرے اپنی کنپٹیاں دبانے لگا۔ سلیمان شیخ اور جنید چوہدری کی غداری کے بعد براؤن کے حوالے سے ملی گئی کچھ خبروں نے اسے سخت پریشان کر دیا تھا۔ نہ جانے اسے کمزور سمجھ کر اس کے اپنے ساتھی اس طرح، ایک کے اوپر ایک غداری کر رہے تھے یا اس کے باپ نے بھی ایسے دھوکے سہے تھے؟! اگر واقعی اس کا باپ بھی اپنوں کے دھوکے سہہ چکا تھا اور پھر بھی کمزور نہیں پڑا تھا تو واقعی۔۔۔۔اس کا باپ بہت مضبوط تھا اور وہ اپنے باپ کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں تھا، کیونکہ وہ ہرٹ ہو رہا تھا!

****

Kitab Nagri Special

****

داور جب تہہ خانے کے اس کمرے میں داخل ہوا جہاں براؤن رسیوں میں جکڑا موجود تھا' ایک پل کے لیئے گم صم سارہ گیا تھا۔ بے پناہ تشدد کے باوجود براؤن غداری کے جرم سے انکاری ہو رہا تھا اور یہ بات داور کو تشویش میں مبتلا کر رہی تھی۔ کہیں اس نے براؤن پر بے جا شک تو نہیں کیا؟ ہو سکتا ہے لوگوں نے ان کے درمیان پھوٹ ڈلوانے کے لیئے یہ افواہ پھیلائی ہو، لیکن نہیں۔۔۔۔۔ جب تک وہ ہر طرح سے مطمئین نہیں ہو جاتا وہ براؤن پر بھروسہ نہیں کر سکتا تھا!

ٹھنڈی سانس بھرتا وہ براؤن کے قریب پہنچا تھا۔ براؤن کی حالت تشدد کے باعث قابل رحم ہو رہی تھی۔ سر جھٹک کر داور نے ہاتھ میں موجود براؤن کا فون سامنے کیا اور براؤن کا ہاتھ پکڑ کر اس کے فنگر پرنٹس کے زریعے فون کا لاک کھولا اور رخ موڑ کر کال ہسٹری وغیرہ کا جائزہ لینے لگا۔ گنتی کے چند کانٹیکٹس ہی موجود تھے اس فون میں جو مکمل نام کی جگہ کوڈ ورڈز میں محفوظ تھے۔

اب وہ میسیجز کی طرف بڑھا اور "Beauty" کے نام سے محفوظ کانٹیکٹ کی طرف سے آج ہی بھیجے گئے واحد پیغام کو دیکھ کر ٹھٹھک سا گیا۔ ایک رنگ سا آکر گزرا تھا اس کے وجیہہ چہرے پر، اور فون پر گرفت مضبوط ہو گئی تھی۔

"میں داور کے ساتھ جا رہی ہوں، کوشش کروں گی اسے مصروف رکھوں اور فون بھی نہ استعمال کرنے دوں۔" یہ میسج کس کی طرف سے بھیجا گیا تھا، کون تھی وہ بیوٹی؟ لمحے سے بھی کم کا عرصہ لگا تھا داور کو سمجھنے میں۔ مزید اس کا کچھ چیک کرنے کا دل نہیں کیا اور وہ اگلے ہی پل بے ساختہ ہنس دیا اور پھر ہنستا ہی چلا گیا۔ ہر گزرتے پل کے ساتھ اس کی ہنسی میں شدت آتی جا رہی تھی جس کی آواز براؤن کو ہوش کی دنیا میں لے آئی تھی، اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا' داور ہنسی کنٹرول کر کے پوچھنے لگا۔

"مہینے لگے تھے اس "بیوٹی" کا اعتماد جیتنے میں، تم نے ایسا کیا کہہ دیا کہ یہ ایک ہی دن میں تم پر اعتبار کر کے میرے خلاف چالیں چلنے لگی؟" بات کی شروع میں وہ مسکرا رہا تھا لیکن بات کے اختتام پر اس کے لہجے میں حسد اور شدید قسم کی ناگواری جھلکنے لگی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

براؤن اس سوال کے جواب میں کچھ بھی نہ کہہ سکا، کیونکہ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ کچھ بھی کہنے کا فائدہ نہیں ہونا تھا۔ سارے رازوں سے پردہ اٹھ چکا تھا۔ داور بغیر کسی وجہ کے تو اس پر اتنا شدید قسم کا تشدد نہیں کروا سکتا تھا، اور اب تو وہ قمرین کے بارے میں بھی جان گیا تھا۔ براؤن کے خاموشی سے سر جھکا لینے پر داور افسوس سے سر ہلا کر رہ گیا، پھر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھا اور پوری قوت مجتمع کر کے ایک تھپڑ براؤن کے چہرے پر

Kitab Nagri Special

رسید کر دیا۔ براؤن کی حالت پہلے ہی خراب ہو رہی تھی، اس تھپڑ نے اسے ایک بار پھر ہوش سے بیگانہ کر دیا لیکن داور نے اپنے دل سے تمام رحم کھرچ کر پھینک دیا تھا۔

"شان!" اس کی اونچی پکار پر شان نامی گارڈ فوراً اندر داخل ہوا تھا۔ "کھولتا ہوا پانی لاؤ۔" اس کی آنکھوں سے جھلکتی سفاکیت دیکھ کر شان کا رنگ فق سا ہوا تھا، اڑے رنگ کے ساتھ سر ہلا کر وہ باہر چلا گیا اور کچھ دیر بعد جب وہ آیا تو اس کے ہاتھ میں بالٹی تھی جس میں موجود پانی تیز دھواں چھوڑ رہا تھا۔

"اسے ہوش دلاؤ۔" شان کو ایک اور حکم دے کر وہ بالٹی کا جائزہ لینے لگا یا شاید خود کو ذہنی طور پر تیار کرنے لگا۔

شان کی کوششوں سے براؤن ہوش میں آگیا تھا لیکن ہوش میں آتے ہی اس کی نظر بالٹی پر پڑی تھی اور وہ دہشت سے چیخ پڑا تھا۔ سلیمان شیخ اور جنید چوہدری کا خوفناک انجام اسے آج بھی یاد تھا۔

"دیکھیں سر، میں لالچ میں آگیا تھا، آپ بے شک مجھے قید رکھیں لیکن مجھے ماریں مت، آپ جو پوچھنا چاہینگے میں بتادوں گا۔ پلیز میری جان مت لیں، میں ابھی نہیں مرنا چاہتا۔" براؤن گڑگڑایا تھا۔ تکلیف دہ موت کی تکلیف وہ ابھی سے محسوس کر رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"بتائے گا تو تمہارا باپ بھی! مجھے فوراً اپنے ہر سوال کا جواب چاہیے ورنہ ایک کی جگہ دو اور دو کی جگہ تین بار یہ پانی تم پر ڈالا جائے گا۔" سرد مہری سے کہتے ہوئے داور نے شان کو کوئی اشارہ کیا تو وہ سر ہلا کر بالٹی کے قریب جا کھڑا ہوا۔

"کب سے کر رہے ہو یہ سب؟"

"ڈیڑھ مہینے سے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کس کے کہنے پر کر رہے تھے یہ سب؟"

"ایس پی رضی خانزادہ"!

"کیوں؟ وجہ؟"

Kitab Nagri Special

"اس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اگر آپ اس کی پکڑ میں آ گئے تو میں آپ کی جگہ سنبھال لوں گا اور وہ اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے میری حفاظت کرے گا۔" براؤن کے جواب پر داور کا فلک شگاف قہقہ بے ساختہ تھا۔

"کیا گارنٹی ہے وہ تمہاری حفاظت کرے گا؟ کل کو تم میری جگہ لو گے، اس پر پھر دباؤ پڑے گا، اس پر نہ سہی کسی اور عہدیدار پر سہی، پھر وہ تمہارے کسی پلے کو یہی لالچ دینگے، یہ سلسلہ یونہی چلتا رہے گا۔ کوئی بڑا مقصد ہوتا تو قبول بھی تھا، یا تمہارا اپنا دل میری جگہ لینے کا چاہتا تو سمجھ آ جاتا، لیکن۔۔۔۔۔۔ سخت مایوس کیا ہے تم نے مجھے۔ تم سے اچھے تو وہ سلیمان اور جنید تھے، جو کر رہے تھے اپنے لیئے کر رہے تھے، کسی کی باتوں میں نہیں آئے تھے، نان سینس! اور تم نے اس سب میں قمرین کو بھی شامل کرنا چاہا یو۔۔۔۔۔۔" براؤن کے گھنے بال مٹھی میں جکڑ کر داور نے اس کا سر پیچھے کی طرف موڑ دیا، زخم زخم ہوتا براؤن تکلیف سے بلبلا کر رہ گیا تھا۔ جھٹکے سے براؤن کے بال چھوڑ کر داور نے چند قدم پیچھے ہو کر گہری گہری سانسیں لیں پھر دوبارہ اس کے قریب پہنچ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"قمرین کو کیوں انوالو کیا؟"

Kitab Nagri Special

اس سوال کا جواب براؤن فوری طور پر نہیں دے سکا تھا جبھی گرم گرم پانی کی بوچھاڑ زخم زخم وجود کو اذیت کی انتہا سے دوچار کر گئی تھی۔اس کی چیخ پورے کمرے میں گونجی تھی۔

شان ایک بار پھر اس پر پانی پھینکنے کے لیئے تیار کھڑا تھا، جب داور نے دوبارہ سوال دہرایا تھا۔"قمرین کو انوالو کیوں کیا؟"

"مجھے لگتا تھا وہ آپ کی کمزوری ہیں۔اور انہی کی بات آپ مان سکتے ہیں۔وہ آپ کو اپنے ساتھ بزی رکھ سکتی تھیں۔۔۔۔۔۔"

"بلیک مین! وہ میرے دل میں رہتی ہے،اس کی اجارہ داری صرف دل پر ہے،حواسوں پر اس کا کوئی زور نہیں ہے، سمجھے؟میں داور یوسف صرف خاور یوسف کا بیٹا ہونے کی وجہ سے نہیں ہوں۔میرے پاس میری اپنی عقل بھی ہے جو مجھے اس مقام پر ٹکائے ہوئے ہے۔" براؤن کی بات کے درمیان ہی چبا چبا کر کہتا وہ کس طرح خود کو روک رہا تھا براؤن کی جان لینے سے، یہ وہی جانتا تھا۔

www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"کیا کہہ کر تم نے اسے اپنے ساتھ ملایا؟ یہ تو نہیں کہا ہو گا کہ مجھے داور یوسف کی جگہ چاہیے؟" استہزا سے پوچھتا وہ براؤن کے بالکل قریب ہو کر اس کے سامنے جھکتا بغور اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔ مار پیٹ نے براؤن کے پرکشش نقوش بگاڑ دیے تھے۔

"یہ کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔ یہ کہ میں خفیہ ادارے سے منسلک ہوں۔" براؤن کے خفت سے چور انداز میں دیے گئے جواب پر ایک بار پھر داور کو ہنسی کا دورہ پڑ گیا تھا جبکہ شان بھی اپنی امڈتی مسکراہٹ روکنے کی جدوجہد کرنے لگا۔

"اور اس نے یقین کر لیا؟ اوہ گاڈ! میں یونہی تمہیں اپنا ذہین ترین پارٹنر اور اسے ایک سمجھدار لڑکی سمجھتا تھا۔" اپنے اندازوں پر افسوس کرتا وہ کمرے سے باہر نکلتے نکلتے یکدم رک کر پلٹا تھا۔

"شان! اس کا جسم چیرتے پھاڑتے دھیان رکھنا کہیں کوئی چپ وغیرہ نہ موجود ہو، اگر ملے تو فوراً مجھے دینا۔" اس کے حکم میں چھپا پیغام سمجھ کر براؤن اور شان دونوں ہی چونک سے گئے تھے۔

Kitab Nagri Special

"سر آپ نے کہا تھا میں اگر سچ بتاؤں گا تو آپ مجھے جان سے نہیں مارینگے، سر میں نے آپ کو سب کچھ سچ سچ بتایا ہے۔ آئی ایم سوری میں۔۔۔۔۔"

"میں نے ایسا کچھ نہیں کہا تھا ایڈیٹ، تم نے خود کہا تھا۔ اوکے مین! جہنم میں ملیں گے، گڈ بائے۔" ہاتھ ہلاتا وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا، اس کے چہرے پر کچھ دیر پہلے والی مسکراہٹ کا نام ونشان نہیں تھا۔

****

وہ خود کو جتنی لعن طعن کرتی کم تھا، اس سے تو لانگ ڈرائیو بہتر تھی، آزاد فضا تو ہوتی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ داور یوسف تھا، اگر اسے کوئی نقصان پہنچا دیتا تو؟ اسے اس طرح داور کے ساتھ اس کے گھر نہیں جانا چاہیے تھا۔ کچھ دیر قبل ہی نسیم بیگم نے بھی اسے اس بات پر لتاڑا تھا اور اب وہ خود بھی خود کو ڈانٹ پلاتے ہوئے پلنگ پر چادر بچھا رہی تھی جب فون کی گنگناہٹ پر فون کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔ یہ فون براؤن کا دیا ہوا تھا، اسی کی کال ہو سکتی تھی۔ چند لمحوں تک اسکرین کو گھورنے کے بعد اس نے کال پک کر لی تھی لیکن دوسری طرف سے کافی دیر تک کسی کے کچھ نہ بولنے پر وہ چڑ سی گئی تھی۔

Kitab Nagri Special

"کوئی بات کرنی ہے یا نہیں؟"

درخت کے تنے سے کندھا ٹکائے داور اس کی آواز سن کر پھیکا سا مسکرا دیا۔ "کرنی ہے ناں، اور روبرو کرنی ہے۔"

داور کی گمبھیر آواز سنتے ہی قمرین اپنی جگہ ساکت رہ گئی تھی یہاں تک کہ اس نے اپنے سانسیں بھی روک لی تھیں، داور براؤن کے نمبر سے اس رابطہ کر رہا تھا، یعنی براؤن کا راز کھل چکا تھا؟ یکدم ہوش میں لوٹتی اس سے پہلے کہ وہ گھبراہٹ میں کال کاٹ دیتی 'داور جیسے اس کی کیفیت سمجھتے ہوئے مزید گویا ہوا تھا۔ "کال کاٹنے کی غلطی مت کرنا، یہاں 'تمہاری گلی میں کرکٹ میچ چل رہا ہے، کافی انٹرسٹنگ ہو چکا ہے۔ تمہارا بھائی اچھا کھلاڑی ہے، چھکے چوکے مار رہا ہے، اس کی ٹیم جیتنے والی ہے، اگر یہ اچانک غائب ہو جائے تو ٹیم کا کافی نقصان ہو جائے گا! نہیں؟؟؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

قمرین کی اوپر کی سانس اوپر، اور نیچے کی نیچے رہ گئی تھی۔ تیزی سے کمرے سے نکل کر اس نے بڑے کمرے میں دیکھا جہاں چٹائی پر اپنا بستر بچھائے نسیم بیگم محو استراحت تھیں جبکہ نرمین ان کے پیر دبا رہی تھی، اور گھر کے باہر سے آتی آوازوں سے اندازہ ہو رہا تھا کہ باہر میچ اپنے عروج پر تھا۔ وہ منان کے نام کے نعرے سن سکتی تھی۔ اسے اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔ بے اختیار اس نے کھڑے رہنے کے لیئے دیوار کا سہارا لیا تھا۔

"میں وہیں انتظار کر رہا ہوں جہاں میں اور تم پہلی بار ملے تھے۔ پندرہ منٹ ہیں تمہارے پاس، شاباش جلدی آجاؤ ۔" بچوں کی طرح پچکارتا وہ مزے سے چہل قدمی کرنے لگا۔

قمرین کے لیئے کچھ کہنا مشکل ہو رہا تھا لیکن پھر بھی وہ اپنی تمام ہمت مجتمع کر کے گھٹی گھٹی آواز میں بولی تھی۔

"سب بچے گھر کے باہر موجود ہیں، میں اس وقت گھ سے نہیں نکل سکتی۔" واپس کمرے میں آکر کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے وہ ہاتھ دل پر رکھے پلنگ پر بیٹھ گئی تھی۔

"لیکن میں اس وقت تمہارے بھائی کو اغوا ضرور کروا سکتا ہوں۔" داور کے بے نیازی سے دھمکانے پر قمرین اپنا سر تھام کے بے اختیار سسک اٹھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"روؤ تو مت۔" وہ شاید ڈسٹرب ہوا تھا۔

Kitab Nagri Special

"میرا پیچھا چھوڑ دو، ہم یوں ہو جاتے ہیں جیسے کبھی ملے ہی نہیں۔میں تمہارے بارے میں کبھی کسی کو نہیں بتاؤں گی۔"اس نے آواز دھیمی رکھی تھی۔پھر یکدم کوئی خیال آنے پر کمرے سے نکلتی داخلی دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔داور کو باتوں میں لگا کر وہ منان اور نعمان کو گھر کے اندر بلا سکتی تھی۔

"بتا بھی دو تو کیا مانو؟ ساری پولیس پہلے ہی سب جانتی ہے،بس ثبوت نہیں ملتا کوئی بیچاروں کو، ثبوت ملتا ہے تو ہم جج خرید لیتے ہیں۔اور باقی کوئی میرا بگاڑ کیا سکتا ہے ہاں ؟ارے یہ تم گھر سے باہر نکل آئی ہو۔۔۔۔زحمت کی ڈارلنگ میرے آدمی نے ابھی مجھے میسج کیا ہے،ذرا دائیں طرف دیکھو،وہ چیک شرٹ والا میرا ہی بندہ ہے،میں نے اسے کہا تھا اگر کڈنیپنگ میں مسئلہ ہو تو گن کا استعمال کرے،لیکن اگر مسئلہ ہو تب ! ! تم کوئی مسئلہ تو کھڑا کرنے نہیں والی ہو، سو مطمئین رہو۔" کتنی خوبصورتی سے دھمکا رہا تھا وہ اسے، جیسے کوئی کہانی سنا رہا ہو!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دروازے کی دہلیز پر کھڑی قمرین نزدیک ہی تماشائی بنے کھڑے نعمان کے "کیا ہوا؟" کے اشارے پر بدقت مسکرا کر نفی میں سر ہلا کر ایک آخری نگاہ دائیں طرف کھڑے اس کھردرے چہرے والے شخص پہ ڈال کر پیچھے ہو گئی۔

Kitab Nagri Special

"داور یوسف! سمجھنے کی کوشش کرو، ابھی میرا آنا ممکن نہیں ہے۔" نسیم بیگم اور نرمین سے نظریں چراتی وہ دوبارہ کمرے میں گھس گئی تھی۔

"کچھ ناممکن نہیں ہوتا، بس تھوڑی ہمت کرنی پڑتی ہے۔" قمرین کے لہجے کی بے بسی محسوس کرتا وہ کھل کر مسکرایا تھا۔

جواب میں قمرین جب چپ ہی رہی تب وہ پھر گویا ہوا تھا۔ "تم کیا چاہتی ہو؟ میں تم پر اعتبار کروں؟ میری تمام حقیقت جاننے کے بعد، سب معاملات کھل جانے کے باوجود میں یقین کر لوں کہ کل تم یوسف مینشن آؤ گی؟"

"میں وعدہ کرتی ہوں۔" اسے واقعی اور کوئی چارہ نظر نہیں آیا تھا، سو وعدہ کر بیٹھی۔ دوسری طرف داور تھا جو چپ سا ہو گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کافی پل یونہی خاموشی سے گزر گئے پھر داور کی بے بس کے احساس سے بھری جھنجلائی ہوئی آواز سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔ "یہ میں تم پر آخری بار اعتبار کر رہا ہوں مانو، یاد رکھنا اگر کل تم نہ آئیں تو میں آگ لگا دوں گا تمہارے

Kitab Nagri Special

گھر کو گھر والوں سمیت، تم سمیت! اچھا انسان میں واقعی نہیں ہوں لیکن تمہارے ساتھ کچھ برا میں نہیں کرنا چاہتا، اب سب تم پر ڈپینڈ کرتا ہے۔ کل ملتے ہیں، گڈ نائٹ"!

قطعیت سے کہہ کر دوار نے رابطہ منقطع کر دیا تھا پھر بھی قمرین فون کان سے لگائے ساکت بیٹھی رہ گئی تھی۔

****

رات بھر نہ سو سکنے کی وجہ سے اس وقت اس کا سر شدید درد کر رہا تھا۔ کئی بار اس کا دل چاہا نسیم بیگم سے حالات شیئر کرے لیکن یہ سوچ کر رک جاتی کہ نسیم بیگم سب جاننے کے بعد داور کا کیا بگاڑ سکتی تھیں؟ الٹا وہ صرف پریشان ہوتیں اور پریشان ہو کر اس کی الجھن بھی اور بڑھا دیتیں، سو قمرین نے یہ معاملہ خود تک رکھنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نسیم بیگم سے جاب کے لیئے انٹرویو کا بہانہ بنا کر وہ گھر سے نکل پڑی۔ اس کا خیال تھا وہ داور یوسف کو سمجھا سکتی تھی، کل رات جس طرح داور نے اپنے قدم پیچھے ہٹا لیئے تھے اس نے کہیں نا کہیں قمرین کو پر سکون کر کے امید کی ایک ڈور بھی تھما دی تھی۔

Kitab Nagri Special

انہی سوچوں میں گم وہ جب اس سنسان راستے سے نکل کر مین روڈ تک پہنچی تب قریب ہی کھڑی ایک بڑی سی سیاہ گاڑی اس کے نزدیک آن رکی۔دہل کر سینے پر ہاتھ رکھے قمرین نے گھور کر اس باوردی ڈرائیور کو دیکھا تھا جو مودب سا گاڑی سے نکل کر اب اس کے لیئے بیک ڈور کھول رہا تھا۔

"مجھے داور یوسف نے آپ کو یوسف مینشن لیجانے کا آرڈر دیا ہے میم۔"اس کے گاڑی میں نہ بیٹھنے پر ڈرائیور گویا ہوا تھا۔انداز میں التجا بھی واضح جھلک رہی تھی کہ وہ بغیر نخرے دکھائے بیٹھ جائے۔

"نہیں بیٹھوں گی۔میری مرضی میں جیسے چاہے جاؤں،جا رہی ہوں ناں یہی بہت ہے۔"داور یوسف کے حصے کا کچھ غصہ ڈرائیور پہ نکال کر اس نے ابھی ایک قدم ہی بڑھایا تھا کہ ڈرائیور کے ٹھنڈی سانس بھر کر ریوالور نکال کر دکھانے پر وہ جلبلاتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گئی جبکہ ڈرائیور نے بھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے اطراف میں نظریں دوڑائی تھیں کہ کسی نے ریوالور کی طرف دیکھا تو نہیں۔کیونکہ صبح کے نو بج رہے تھے سو ابھی اتنا رش نہیں تھا۔وہ مطمئین ہوتا گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا جب قمرین کی بھڑکتی آواز پر چونکا۔

"میں تمہارے پستول دکھانے سے نہیں ڈری تھی،مجھے مرنے سے ڈر نہیں لگتا سمجھے؟مجھے صرف میری فیملی کی پروہ ہے۔"

Kitab Nagri Special

ابرو اٹھا کر ڈرائیور نے فرنٹ مرر سے اس کی طرف دیکھا پھر سمجھنے والے انداز میں سر ہلا دیا۔ ریوالور دیکھ کر قمرین کی سٹی جس طرح گم ہوئی تھی، وہ ڈرائیور نے بخوبی محسوس کی تھی۔ وہ صرف اپنا بھرم قائم رکھنے کی کوشش کر رہی تھی، اس سے ڈرائیور کا کیا جاتا تھا؟ اس کے لیے یہی بہت تھا کہ وہ گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔

سکون سے ڈرائیور نے گاڑی اسٹارٹ کر دی تھی، جبکہ سارے سفر کے دوران قمرین ان لفظوں کو ہی ترتیب دیتی رہی تھی جو داور یوسف کا دل موم کر سکیں۔ اسے نہ صرف داور یوسف کو اپنی زندگی سے نکالنا تھا' بلکہ خود کو بھی داور یوسف کی زندگی سے، دل سے اور خیالوں سے بھی نکالنا تھا۔ وہ اس سے کسی بھی قسم کا رابطہ نہیں رکھنا چاہتی تھی۔

****

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بلاشبہ یوسف میشن باہر سے بھی بے پناہ خوبصورت تھا لیکن اندر سے تو اس کی بناوٹ اور آرائش الگ ہی لیول کی تھی۔

یوسف میشن کا وسیع و عریض ہال ہی اتنے بڑے رقبے پر پھیلا تھا' جتنے رقبے پر پورا ایز دانی ہاؤس بھی شاید نہیں بنا تھا۔ ہال کی چھت بے حد اونچی تھی اور وہاں بھی نظروں کو بھاتی آرٹسٹک آرائش کی گئی تھی لیکن درمیان میں

Kitab Nagri Special

لٹکا وہ جگمگاتا فانوس الگ ہی شان رکھتا تھا۔ دیواروں پر لگی دیدہ زیب پینٹنگز بھی نظروں کو ٹھٹھکا دیتی تھیں جبکہ بیش قیمت جگمگاتے بے شمار شو پیسز بھی اپنی مثال آپ تھے۔ وہ صرف اور صرف داور یوسف کا دماغ ٹھکانے لگانے کی نیت سے اندر داخل ہوئی تھی لیکن اندر آ کر وہ خود گنگ رہ گئی تھی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کس چیز کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھے اور کس طرف سے نظریں ہٹائے؟ ایک چیز کو گھورتی تو دوسری شے لشکارے مارتی اپنی طرف متوجہ کر لیتی تھی۔ نظروں کی یہ چک پھیریاں تب تک جاری رہیں جب تک داور کی بھاری آواز اس کی سماعتوں سے نہیں ٹکرا گئی۔

"سکون سے بیٹھ کے دیکھو، سب تمہارا ہی ہے۔" گردن سے ٹکراتی گرم سانسیں اور گمبھیر لہجہ۔۔۔۔۔قمرین تڑپ کر دور ہوئی اور پلٹ کر اسے گھورنے لگی جو سوٹڈ بوٹڈ سا ہمیشہ کی طرح شاندار ہی لگ رہا تھا۔ صبح صبح یہ تمام تیاری شاید اسی کے لیئے کی گئی تھی۔

اس کے گھورنے پر دونوں ہاتھ معزرتانہ انداز میں اٹھا کر مسکراتا ہوا وہ اسے ساتھ چلنے کا اشارہ دیتا آگے بڑھ گیا۔ اپنا اعتماد بحال کرتی وہ بھی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے داور کے پیچھے چل پڑی تھی۔

پلٹ کر داور نے اسے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور اس کے بیٹھنے پر خود بھی اسے کے برابر والا صوفہ سنبھال کر صوفے کی ہتھی پر کہنی ٹکا کر یک ٹک اسے تکنے لگا جو جز بز ہوتی اس کی طرف سے چہرہ موڑے بیٹھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"پریشانی میں بریک فاسٹ تو تم سے کیا نہیں گیا ہوگا، میں کچھ منگواؤں؟" انداز چڑانے والا تھا،اور قمرین چڑ بھی گئی تھی۔غصے سے چہرہ گھما کر اسے گھورا پھر اکھڑے لہجے میں گویا ہوئی۔

"کام کی بات پر آؤ داور یوسف"!

جواب میں داور آنکھیں گھما کر رہ گیا، پھر کچھ دیر تک قمرین کا خفا خفا سا چہرہ تکنے کے بعد نرمی سے پوچھنے لگا۔"تم کیا چاہتی ہو؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں چاہتی ہوں ہم بالکل اجنبی بن جائیں۔ جیسے کبھی ملے ہی نہیں۔" وہ مضبوط لیکن ڈھکے چھپے سے منتی انداز میں بولی تھی۔

"یہ تو ناممکن ہے، محبت ہوتیں تو جانے دیتا، ضد بھی ہو اس لیئے بانہوں میں تو آنا پڑے گا۔" مشہور ڈائلاگ کو توڑ مروڑ کر ادا کرتا وہ خود ہی ہنس دیا۔جواب میں کچھ کہنا تو دور قمرین نے کوئی تاثر دینا بھی ضروری نہیں سمجھا

تھا، جس پر وہ مزید گویا ہوا۔ "تم بھول جاؤ، داور یوسف کو! بس احمریز دانی کو یاد رکھو۔ تم مجھے اپنے اور اپنی فیملی کے ساتھ احمریز دانی ہی پاؤ گی، داور یوسف میں باقی دنیا کے لیئے ہوں۔" جواباً جب قمرین کی خاموشی ہنوز قائم رہی تب وہ طویل سانس خارج کرتا بولنے لگا. "اچھا تمہیں پتہ ہے؟ میری جو ماما تھیں نا، وہ بھی میرے پاپا کے کام سے انجان تھیں۔ بہت خوش رہتی تھیں وہ میرے پاپا کے ساتھ۔ یہاں تک کے میری پیدائش کے چند سال بعد ہی وہ قدرتی موت مر گئیں۔ خاور یوسف میں لاکھ برائیاں تھیں لیکن ماما سے کبھی بیوفائی نہیں کی انہوں نے، ان کے دنیا سے جانے کے بعد بھی!! اس بات کا سب سے بڑا گواہ میں خود ہوں۔ وہ مجھے ہر وقت اپنے ساتھ رکھتے تھے ۔۔۔۔۔ مانو! تم تو پھر بھی بریو ہو، اچھی خاصی لڑاکا ہو، میری ماما تو بہت معصوم تھیں۔ جب ماما ہنسی خوشی بغیر کوئی تکلیف جھیلے میرے پاپا کے ساتھ رہتی رہیں تو تم بھی تھوڑا اعتبار کر لو مجھ پر، پوری کوشش کرونگا تمہیں داور یوسف کے سائے سے بھی دور رکھوں۔"

اپنی اپنی جگہ دونوں ہی یہ سوچے بیٹھے تھے کہ ایک دوسرے کو سامنے پاتے ہی دماغ ٹھکانے لگا دینگے، تھپڑ جڑ دینگے، منہ توڑ دینگے، لیکن اب جب روبرو تھے تو کچھ بھی سخت کہنا مشکل ہو رہا تھا دونوں کے لیئے۔

"یہ تمہاری کی ماما کی خوش قسمتی تھی لیکن میری بد قسمتی یہ ہے کہ تمہارے بہت ہی وفادار باپ نے میرے باپ کو قتل کیا تھا، وہ بھی میری آنکھوں کے سامنے! مجھے بتاؤ اگر میرا باپ تمہارے باپ کو تمہاری آنکھوں کے سامنے مار دیتا تو کیا تم تب بھی میری محبت کا دم بھرتے؟ مجھے یقین ہے تم مجھے اور میرے گھر والوں کو جان سے مار

Kitab Nagri Special

چکے ہوتے۔" قمرین کا انداز لڑنے والا ہر گز نہیں تھا، وہ بہت بکھرے بکھرے انداز میں اسے آئینہ دکھا رہی تھی جس میں داور اپنا عکس نہیں دیکھ سکا اور نظریں چرا گیا۔

"یہی کرتے ناں تم؟" وہ اس کے نظریں چرانے پر مسکرائی۔

"ہاں شاید میں ایسا ہی کرتا، لیکن تم داور یوسف جیسی حیوان صفت انسان نہیں ہو۔۔۔۔۔۔۔" داور کہنے لگا جب قمرین ہاتھ اٹھا کر اسے ٹوک گئی۔

"لیکن میں قمرین مغل ہوں! سزا دینا میرے بس میں نہیں ہے 'تو معاف کرنا بھی نا ممکن ہے میرے لیئے۔" قطعیت سے کہتی وہ اپنے تئیں داور کو لاجواب کر چکی تھی لیکن داور فوراً ہی کوٹ سے گن نکال کر بولا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ پکڑو اور مجھے جتنی چاہے گولیاں مار دو، اور بدلہ لے لو۔ اگر میں بچ گیا تو تم مجھ سے شادی کر لینا، ٹھیک ہے؟"

Kitab Nagri Special

"داور یوسف!!!" وہ عاجز سی ہو کر بھینچی آواز میں چلائی۔ "تم نے ٹھیک کہا، میں داور یوسف کی طرح حیوان صفت انسان نہیں ہوں۔ نہیں کر سکتی میں ایسا، کر سکتی تو کب کا کر چکی ہوتی۔" جھنجلا کر کہتی وہ زمین پر زور سے پیر مار کر صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی اور باہر جانے والے دروازے کی طرف بڑھنے لگی جب داور نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ کر اسے رکنے پر مجبور کر دیا تھا۔ تلملا کر پلٹتی وہ ہاتھ چھڑوانے کے لیئے زور آزمائی کرنے لگی جب داور بہت کچھ کہتے کہتے رہ گیا اور کچھ دیر کچلتے لبوں کے ساتھ 'قمرین کو ہاتھ چھڑوانے کی جدوجہد کرتے دیکھتے رہنے کے بعد نرمی سے گویا ہوا تو صرف اتنا کہ "براؤن کوئی میجر نہیں تھا، وہ مجھے پکڑوا کر میری جگہ لینا چاہتا تھا بس۔"

قمرین لمحہ بھر کو ساکت سی ہوئی پھر سنبھل کر گویا ہوئی۔ "وہ میجر تھا یا نہیں، اس سے مجھے فرق نہیں پڑتا۔ فرق پڑتا ہے تو اس بات سے کہ تم داور یوسف ہو"!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جبڑے کس کر داور نے گرفت ڈھیلی کی تو وہ جھٹکے سے ہاتھ چھڑوا کر تیز تیز قدموں سے چلتی لان میں پہنچ گئی۔ کھلی فضاء میں چند ایک گہری سانسیں بھر کر اس نے خود کو پر سکون کیا اور بغیر اِدھر اُدھر دیکھے ناک کی سیدھ میں چلتی مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگی جب پیچھے سے آتی داور کی پکار پر چونک کر پلٹی۔

Kitab Nagri Special

اجلی اجلی دھوپ میں سیاہ تھری پیس سوٹ میں ملبوس خود سے کافی دور کھڑا وہ کچھ زیادہ ہی پرکشش لگا تھا اس وقت، قمرین نظریں پھیر کر رہ گئی۔

"ایک ہفتے کا وقت دے رہا ہوں میں تمہیں، اگر تم نے ایک ہفتے میں مجھ سے شادی کرنے کی حامی نہیں بھری تو میں تمہیں مزید ایک ہفتہ دونگا، اگر اگلے ہفتے بھی ہفتے بھی تم نے "ہاں" نہ کہا تو میں مزید ایک ہفتہ دونگا، پھر مہینہ پورا ہو جائے گا اور تم تیاری کرو نہ کرو، میں بارات لے کر پہنچ جاؤں گا!" اپنی بات کے شروع میں وہ بہت سنجیدہ رنجیدہ لگ رہا تھا' اور بات کے دوران چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر اس کی طرف بڑھتے ہوئے بھی اس کے لہجے کی سنجیدگی برقرار رہی تھی، لیکن جب بات کے اختتام پر وہ مسکرا کر ذرا سا جھکا اور براہ راست اس کی آنکھوں میں جھانک کر شوخی سے گویا ہوا تو وہ سرخ پڑتی' دل ہی دل میں اسے نازیبا القابات سے نوازتی پیر پٹختے ہوئے یوسف مینشن کی حدود سے باہر نکل گئی لیکن باہر اسی ڈرائیور کو گاڑی اور ریوالور سمیت اپنا منتظر پا کر ٹھنڈی سانس بھرتی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایک مہنہ! کیا ہو گا ایک مہینے بعد؟ کیا کروں میں؟؟؟" اسی شش و پنج میں گھری وہ اپنے گھر پہنچ گئی۔

****

Kitab Nagri Special

دن پر دن پر لگا کر اڑ رہے تھے اور یوں ایک پورا ہفتہ گزر گیا تھا لیکن قمرین کے لیئے ہر دن سال کے برابر رہا تھا' حالانکہ داور نے اس ایک ہفتے کے دوران مکمل خاموشی اختیار کیئے رکھی تھی لیکن اس کی یہ خاموشی قمرین کو بجائے پر سکون کرنے کے اور پریشان کر رہی تھی۔

اس ایک ہفتے میں جہاں اس کی چڑچڑاہٹ میں اضافہ ہوا تھا وہیں وہ گھر والوں کے لیئے بہت حساس ہو گئی تھی، اور ان تمام مسئلوں سے بڑھ کر تکلیف دہ بات یہ تھی کہ وہ یہ سب کسی کو بتا بھی نہیں سکتی تھی۔ بس اندر ہی اندر گھلتی جا رہی تھی۔ اس کی ذہنی حالت بہت خراب رہنے لگی تھی جس کی وجہ سمجھنا کسی کے بھی بس میں نہیں تھا۔ ہاں ایک کام تھا جو اس ایک ہفتے میں اس نے بڑی پابندی سے کیا تھا' اور وہ تھا اس گھڑی کو کوسنا جب اس نے انسانیت کم بیوقوفی کی زیادہ 'مثال قائم کرتے ہوئے داور یوسف کی جان بچانے کا فیصلہ کیا تھا!

آئندہ اگر کوئی مرتا ہوا اس سے پانی بھی مانگے گا تو وہ یہ بھی نہیں کریگی، اس نے اپنا دل پکا کر لیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زندگی میں سب کچھ خواہش کے بالکل خلاف الٹا سیدھا چل رہا تھا لیکن ایک واحد بات جو اس کے حق میں ہوئی تھی، وہ تھی اس کی جاب۔ ایک مشہور اسکول کی اچھی تنخواہ والی جاب۔ نہ سارا دن سر کھپانا پڑتا تھا اور نہ الٹی سیدھی نظروں کا سامنا کرنا پڑتا تھا، سب سے اچھی بات جو تھی وہ تھی پر کشش سیلری!

Kitab Nagri Special

اس وقت وہ چھٹی ہونے پر سکون کی مختصر سانس بھرتی کلاس کے ننھے ننھے اسٹوڈنٹس کو لائن بنا کر رخصت کر رہی تھی جب نظر ٹیبل پر دھرے جگمگاتے فون پر پڑی۔ اس کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔ چہرے کا سکون پل میں رخصت ہوا تھا۔

بچوں کے جانے کے بعد جلدی جلدی اپنا مشہور زمانہ تھیلے نما ہینڈ بیگ اور بکس وغیرہ سمیٹ کر بغیر موبائل کا جائزہ لیئے بیگ میں ڈالتی وہ کلاس سے اور پھر اسکول گیٹ سے باہر نکلی ہی تھی جب حارث وحید کی پکار پر وہ چونک کر پلٹی تھی۔ اس کی پیشانی کی تیوری جوں کی توں قائم رہی تھی، یہی وجہ تھی کہ آگے بڑھتا حارث وحید اپنی جگہ تھم سا گیا تھا، پھر ازلی ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کے قریب چلا آیا۔

"میری اطلاع کے مطابق آج اسکول وین تو نہیں آئیگی مس قمرین! آپ گھر کیسے جائینگی پھر؟ دراصل مجھے ملی اطلاعات یہ بھی کہتی ہیں کہ آپکا گھر بہت دور ہے اسکول سے۔" شائستگی سے کہتا وہ نہیں جانتا تھا دو آنکھیں کس قدر ناگواری سے اسے دیکھ رہی ہیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اور میری اطلاع کے مطابق، رکشہ، ٹیکسی بھی کسی سواری کا نام ہیں، جنہیں میرے جیسے لوگ بوقت ضرورت استعمال کر سکتے ہیں۔" جواب دیتے ہوئے قمرین نے انتہائی مصنوعی مسکراہٹ کی نمائش کر ڈالی تھی۔

Kitab Nagri Special

"آپ مجھ سے اتنا چڑتی کیوں ہیں؟" وہ اس کی مصنوعی مسکان محسوس کرتا دل گرفتگی سے بولا۔

"اور آپ مجھ پہ اتنے مہربان کیوں ہیں؟" وہ بھی قمرین تھی، سیدھا سوال پوچھ کر اسے بغلیں جھانکنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"ہم کولیگز ہیں اور۔۔۔۔۔"

"میں آپ کی واحد کولیگ نہیں ہوں!" بگڑ کر کہتی وہ تیز تیز قدموں سے آگے بڑھنے لگی جب اس کی نظریں پارکنگ میں اپنی گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑے داور یوسف پر پڑیں اور وہ جہاں کی تہاں کھڑی رہ گئی۔ ابرو اچکا کر داور مدھم سا مسکرایا اور ایک تیکھی نگاہ دور کھڑے حارث وحید پر ڈال کر قمرین کی طرف بڑھنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"حال کیسا ہے جناب کا؟" لہرا کر پوچھتا وہ قمرین کے بگڑتے نقوش دیکھ کر دلکشی سی ہنس پڑا تھا۔

"مت اتنا منہ بنایا کرو، شکل ایسی ہی ہو جائیگی۔" وہ سراسر اسے چڑا رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"خدا کرے ہو جائے، کم از کم تم سے تو جان چھوٹ جائیگی۔" بھنا کر کہتی وہ آگے بڑھنے لگی لیکن داور کے سکون سے بازو آگے کر دینے پر وہیں کھڑی پیر پٹخ کر رہ گئی۔

"اگر تمہارا یہ خیال ہے کہ میں تمہاری شکل کی وجہ سے تم پر فدا ہوا ہوں تو تمہیں نظر کے چشمے یا سائکاٹرسٹ کی شدید ضرورت ہے۔ گورے رنگ کے سوا تمہارے پاس ہے ہی کیا؟ یہ تمہاری بلی جیسی آنکھیں، یہ چپٹی چائینز ناک اور ہونٹ۔۔۔۔۔؟" ہونٹ پر آ کر رکتا وہ آنکھیں سکیڑے ناقدانہ نگاہوں سے تکتا اس کے ہونٹوں کی طرف جھکا ہی تھا جب قمرین گڑبڑا کر دو قدم پیچھے ہوئی اور ہراساں نظروں سے اپنے اطراف میں دیکھا جہاں اسکول کے اسٹوڈنٹس کی تعداد سب سے زیادہ تھی جو اپنی اپنی سواریوں پر گھر روانہ ہو رہے تھے۔

Kitab Nagri

"ہونٹ تمہارے بطخ کی چونچ جیسے ہیں!!" مزے سے کہتا وہ قمرین کے تلملا کر آگے بڑھ جانے پر اس کے پیچھے ہی چل پڑا۔

"ویسے وہ کون تھا؟" اس کی کلائی تھام کر اپنی گاڑی کے طرف بڑھتے ہوئے وہ گردن موڑ کر پوچھنے لگا۔

Kitab Nagri Special

"کون؟" خود میں سمٹی 'اپنی کلائی چھڑوانے کی کوشش کرتی وہ چونکی۔ داور کا انداز بہت سرد جو تھا!

"جس سے ابھی بڑا مسکرا مسکرا کر باتیں کی جارہی تھیں۔" جھٹکے سے اسے گاڑی میں بٹھا کر دروازہ بند کر کے وہ کھڑکی میں جھکا۔ دوسری طرف قمرین نے اس کی بات جیسے سنی ہی نہیں تھی۔ وہ بس روہانسی نظروں سے یہاں وہاں نظریں دوڑا رہی تھی کہ کون دیکھ رہا ہو گا؟ کیا سوچ رہا ہو گا؟

"میں کیا پوچھ رہا ہوں؟" وہ اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجا کر برہمی سے گویا ہوا۔

"میں تمہیں جواب دینے کی پابند نہیں ہوں، اچھا"!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"لیکن بہت جلد تمہاری سانسیں بھی میری پابند ہونے والی ہیں، اچھا!" اسی کے انداز میں باور کراتا وہ کھڑکی سے پیچھے ہٹا اور گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔ قمرین بس اسے دیکھ کر رہ گئی مگر کچھ بولی نہیں، فائدہ کیا ہونا تھا؟

Kitab Nagri Special

سفر کے دوران داور وہی باتیں کرتا رہا جو کر سکتا تھا، ہلکے پھلکے انداز میں جان ہوا کر دینے والی دھمکیاں۔ کبھی ہنسی مذاق، کبھی کوئی شوخ سی بات۔ جبکہ قمرین لب بھینچے گونگی اور بہری بنی 'گاڑی جانے پہچانے راستوں پر رواں دیکھ کر پر سکون سی بیٹھی تھی۔

جیسے ہی گاڑی گھر کے قریب رکی 'قمرین نے گاڑی سے نکل کر بھاگنا چاہا تھا لیکن داور کے ہاتھ پکڑ لینے کی وجہ سے وہ رک کر اسے گھورنے لگی۔

"ایک ہفتہ ہو گیا ہے اور تمہارے مزاج بتا رہے ہیں مزید ایک ہفتہ بھی دینا پڑے گا۔ مانو ڈارلنگ! شادی مقررہ تاریخ پر ہی ہو گی، تم منہ بناؤ یا سوگ مناؤ، کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

"بکواس بند کرو، کیا پتہ ایک ہفتے کے اندر اندر تم کسی ٹرک کے نیچے آکر مر جاؤ اور میں مقررہ تاریخ پر کسی اور سے شادی کر لوں۔" یہاں قمرین کی نیت داور کو بد دعا دینے کی نہیں بلکہ خود کو دلاسہ دینے کی تھی۔ ساتھ ہی اسے آگ لگانے کے لیئے تپانے والی بات بھی کہہ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

داور کی کشادہ پیشانی بلوں سے پر ہو گئی تھی اور سنجیدہ چہرے پر یکدم سرد سی مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔ "مجھے مجبور مت کرو قمرین، میں تمہیں اپنا وہ روپ دکھاؤں جو تمہیں مجھ سے خوفزدہ کر دے۔ میں نہیں چاہتا تم مجھ سے خوفزدہ ہو، پلیز مجھے مجبور مت کرو، مت کرو!" اس کے لہجے اور مسکراہٹ میں کچھ تو ایسا تھا جسے محسوس کر کے پہلی بار قمرین کو اس سے صرف خوف محسوس ہوا تھا، نفرت یا غصہ نہیں صرف خوف!

چند پل وہ داور کی خاموش نظروں میں سہمی نظروں سے تکتی رہی پھر ہاتھ چھڑوا کر گاڑی سے نکل گئی۔ داور تب تک اسے دیکھتا رہا جب تک وہ گھر کے اندر نہیں چلی گئی، پھر گردن دائیں بائیں کر کے جھٹکتا گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا۔

****

ایک ہفتہ مزید گزر گیا اور اس بار داور نے اس سے صرف پیغام کر ذریعے اس کی مرضی پوچھی تھی جو ظاہر ہے نہیں بدلنی تھی، لیکن داور کو انکاری قمرین نسیم بیگم کو کیسے روکتی جو اس کی شادی کی تیاریوں میں جت چکی تھیں۔ داور نے جہیز سمیت کچھ بھی لینے سے منع کر دیا تھا لیکن دنیاد کھاوے کے لیئے بھی تو کچھ کرنا تھا نا۔ نہ جانے کب کب کی گئی اپنی سیونگز نکال کر وہ مکمل طور پر تیاریوں میں مگن ہو گئی تھیں۔ مزید دماغ خراب کیا تھا دونوں چھوٹے بھائیوں نے جو گھر میں ہر وقت اپنی بے سری آوازوں میں شادی کے گانے گاتے رہتے تھے اور نرمین کی

Kitab Nagri Special

تو بات ہی کیا تھی۔ وہ روز ہی گلی سے اپنی عمر کی تمام لڑکیاں لے کر جمع ہو جاتی جو تعداد میں زیادہ نہیں بس پانچ ہی تھیں، اور دیگچیاں الٹی رکھ کر انہیں چمچوں سے بجاتی گانے گاتی رہتی۔

یہ سب قمرین کے لیئے بہت صبر آزما تھا۔ دکھتی کنپٹیوں کو بیزاری سے دباتے ہوئے وہ ان بچیوں کا "میرا بابو چھیل چھبیلا" گانا ناچاہتے ہوئے بھی سن رہی تھی اور ساتھ ہی نرمین کو بھی گھور رہی تھی جو بڑے دل سے تیار ہو کر گہری لپسٹک لگائے بذات خود چھیل چھبیلی بنی بیٹھی تھی۔

اکتا کر وہ وہاں سے اٹھ کر کمرے میں چلی آئی جہاں موبائل کی جگمگاہٹ نے اسے اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ داور سے کچھ دیر پہلی ہی اس کی میسج پر مختصر بات ہوئی تھی، پھر اب کون؟

قمرین نے فون اٹھا کر دیکھا، اجنبی نمبر تھا۔ جن حالات سے وہ گزر رہی تھی ایسے میں اجنبی نمبر سے آتی کال کی وجہ سے پریشان ہونا تو بنتا تھا۔ کچھ دیر تک فون کا اسکرین تکتے رہنے کے بعد اس نے فون کان سے لگا لیا لیکن کچھ بولی نہیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہیلو؟ ہیلو مس قمرین؟" دوسری طرف حارث وحید تھا جس کی آواز پہچاننے کے بعد جہاں قمرین کے تنے اعصاب پرسکون ہوئے وہیں پیشانی پر بل بھی نمودار ہو گئے۔

Kitab Nagri Special

"حارث صاحب! جان سکتی ہوں میرا نمبر آپ کے پاس کہاں سے آیا؟"اس کے لہجے میں کسی قسم کی خوشگواری نہیں تھی۔

"محترمہ، ڈھونڈنے سے تو خدا بھی مل جاتا ہے۔"جواب میں ڈائلاگ جھاڑا گیا۔

"تو پھر یوں کیجیے، خدا ڈھونڈیے، اور اپنی دنیا اور آخرت سنواریے!"غصے میں کہہ کر اس نے کال کاٹ دی اور بڑبڑائی"منحوس مارا"!

حارث وحید اپنی پرسنالٹی اور خوش اخلاقی کی وجہ سے اسکول میں کافی مشہور تھا، نہ صرف کولیگز میں بلکہ اسٹوڈنٹس میں بھی! شروع میں تو قمرین کو بھی وہ ٹھیک ہی لگا تھا لیکن ہر گزرتے دن کے ساتھ حارث وحید کی جسارتیں بڑھتی جا رہی تھیں جو اسے غصہ دلا رہی تھیں۔اس نے فیصلہ کر لیا تھا اگر مزید اس شخص نے کوئی الٹی سیدھی حرکت کی تو وہ اسکول پرنسپل سے اس کی شکایت لگا دیگی۔

یہی سب سوچتے ہوئے قمرین نے ابھی فون رکھا ہی تھا کہ فون کے دوبارہ جگمگانے پر جھنجھلا سی گئی۔حارث وحید کا ہی نمبر تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"بڑا کوئی ڈھیٹ انسان ہے۔اس کا دماغ آج میں ٹھکانے لگا ہی دوں۔"بیزاری سے بڑبڑاتے ہوئے اس نے فون کان سے لگایا تھا لیکن اس کے کچھ کہنے سے پہلے ہی حارث وحید بولنے لگا۔

"آپ بہت بے مروت ہیں مس قمرین۔"انداز روٹھی محبوبہ کا سا تھا۔

"اطلاع کا شکریہ۔"

"مائی پلیژر، دراصل مس قمرین۔۔۔۔۔آہم۔۔۔اگر آپ مائنڈ نہ کریں تو، کیا آپ میرے ساتھ ڈنر پر چلیں گی؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

قمرین کے نقوش فوراً تن گئے تھے اس بات پہ۔"کیوں نہیں؟اور میری زندگی کا مقصد کیا ہے؟آپ کی ٹائم پاس بننے کے لیئے ہی تو میں اس دنیا میں آئی ہوں، اور ایسی ہی بیوقوف تو ہوں میں کہ آپ کی شہرت دیکھنے کے باوجود آپ کے ساتھ چل پڑوں۔"ڈنر پر چلیں گی!"چبا چبا کر استہزا یہ انداز میں کہنے کے بعد وہ آخر میں آواز بھاری کر کے اسی کے انداز میں بولی۔دوسری طرف حارث وحید نے بمشکل اپنی ہنسی روکی تھی۔

Kitab Nagri Special

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"قمرین!" اس سے پہلے کہ حارث وحید کوئی جواب دیتا یا وہ خود ہی اس کی مزید مٹی پلید کرنی شروع کر دیتی 'نسیم بیگم ایک بیش قیمت ڈیزائنر برائڈل ڈریس لیئے کمرے میں چلی آئیں۔ قمرین نے بے اختیار فون کے اسپیکر پر ہاتھ

رکھا اور نسیم بیگم کو اشارہ دیا کے وہ فون پہ بات کر رہی ہے، البتہ اس دوران اس کی نظریں اس برائیڈل ڈریس پر ہی جمی رہی تھیں۔

نسیم بیگم نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا پھر دھیمی آواز میں ڈریس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولیں، "داور نے بھجوایا ہے، فری ہو جاؤ تو پہن کے دکھانا۔"

ان کا آواز سے سچی خوشی واضح جھلک رہی تھی جبکہ آنکھوں میں بھی جگنو ناچ رہے تھے۔

بغور ان کے انداز ملاحظہ کرتی وہ دھیما سا مسکرائی تو وہ مسکراتے ہوئے ڈریس اس کے پلنگ پر رکھ کر کمرے سے نکل گئیں۔ پیچھے قمرین اس چھوٹے سے سیلن زدہ دیواروں والے کمرے میں رکھے اس جگمگاتے ڈریس کو تکنے لگی جو کسی بھی طرح اس مختصر سے بدنما کمرے میں فٹ نہیں لگ رہا تھا۔ یکدم ہی وہ حارث وحید کی پکار پر ہوش کی دنیا میں لوٹی اور لمحہ میں ایک فیصلے پر پہنچ گئی۔

"ڈنر ممکن نہیں حارث صاحب۔ لنچ کا پروگرام بناتے ہیں۔ کب کہاں، آپ بتائیں؟؟؟"

Kitab Nagri Special

اسکول سے ہاف ڈے کی لیو لے کر وہ ریستوران چلی آئی تھی۔

کافی نامور ریستوران تھا جہاں ٹیبل پہلے سے بک کروادی گئی تھی۔ یہ سب شاید حارث وحید نے اس پہ اپنا اچھا امپریشن ڈالنے کے لیئے کروایا تھا۔

"ہنہہ! اسے شاید پتہ نہیں ہے میں اس سے بڑے بڑے ریستورانز میں جاب کر چکی ہوں۔" اکڑ کر سوچتے ہوئے اطمینان سے ایک کرسی سنبھالنے کے بعد اس نے اپنے اطراف میں نظر دوڑائی تھی۔ گنتی کی چند ٹیبلز کے گرد ہی لوگ موجود تھے۔ ماحول خاصہ پر سکون تھا جو اس کے چٹختے اعصاب پر اچھا اثر چھوڑ رہا تھا۔

سینے پر بازو لپیٹے وہ کچھ دیر تک یونہی بیٹھی الفاظوں کو ترتیب دیتی رہی جب نظریں ٹیبل کی طرف بڑھتے حارث وحید پر پڑیں۔ بڑا نکھرا نکھرا الگ رہا تھا، جیل سے سیٹ بال، تازہ شیو، گرے پینٹ شرٹ کے ساتھ کوٹ بھی پہن رکھی تھی۔ اس کا جائزہ لیتی قمرین کو اس وقت کافی کوفت کا سامنا کرنا پڑا تھا جب ہیر وپنتی کا اعلیٰ مظاہرہ کرتے ہوئے حارث وحید نے اس کے سامنے والی کرسی سنبھال کر آنکھوں سے سن گلاسز اتار کے ٹیبل پر رکھتے ہوئے چہرہ تھوڑا سا دائیں طرف موڑ کر اپنے دائیں گال پر بنے ڈمپل کی نمائش بھی کر ڈالی تھی۔

Kitab Nagri Special

قمرین جانتی تھی حارث وحید کے اس ڈمپل پر اس کی تمام کولیگز سمیت بہت سی فیمیل اسٹوڈنٹس بھی فدا تھیں، اور شاید حارث وحید اسے بھی فدا کرنا چاہتا تھا!

"اس بندے کا ایک ایک انداز بتا رہا ہے اس کی نیت صرف فلرٹ کرنے کی ہے، لیکن اگر میں اس سے ریکویسٹ کروں تو کیا یہ۔۔۔۔۔۔؟؟؟" لب بھینچ کر سوچتے ہوئے قمرین غیر ارادی طور پر اسے دیکھے چلی جا رہی تھی جس پر وہ خوش فہمی کا شکار ہوا تھا۔

"کیا بہت اچھا لگ رہا ہوں مس قمرین؟" ایک بار پھر حارث وحید نے دائیں پوز کی نمائش کی۔

"در فٹے منہ لگ رہے ہو۔" دل میں بڑبڑاتے ہوئے اس نے جواب میں صرف مسکرانے پر اکتفا کیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بات کی شروعات دونوں نے ایک دوسرے کا حال چال پوچھ کر کی تھی، مزید ایک دو رسمی باتوں کے بعد قمرین نے گلا کھنکھار کر اصل مدعے کی طرف آنے کا فیصلہ کیا تھا۔

Kitab Nagri Special

"حارث صاحب، آپ۔۔۔۔ آپ کا شادی کے بارے میں کیا خیال ہے؟ آئی مین کب تک۔۔۔۔؟؟"

"میرا ابھی شادی کا کوئی موڈ نہیں ہے۔ ابھی میری عمر ہی کیا ہے؟ یہ تو ہنسنے کھیلنے 'انجوائمنٹ' کے دن ہیں۔" قمرین کی بات کے درمیان ہی قطعیت سے کہتا وہ جتا گیا تھا کہ "محترمہ ٹائم پاس تک ہی رہیں، شادی کے خواب سجانے کی ضرورت نہیں ہے"!

قمرین کو اپنی شدید توہین محسوس ہوئی تھی، چہرہ دھواں دھواں ہو گیا تھا۔

اگرچہ نہ تو حارث وحید نے وہ تیکھے الفاظ زبانی ادا کیئے تھے اور نہ ہی قمرین خدانخواستہ اس کی محبت میں گرفتار ہو گئی تھی لیکن ایک لڑکی ہونے کے ناطے اس کے بریک لگا دینے پر وہ شدید اہانت محسوس کرتی کھول کر رہ گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس کے بعد درمیان میں ناخوشگواری کی دیوار سی بن گئی تھی جسے حارث وحید کا چہرہ دائیں طرف موڑنا اور چھوٹے موٹے چٹکلے چھوڑنا بھی گرا نہیں سکا تھا۔ نتیجتاً جلد ہی وہ اکتا کر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"اوکے، اچھا لگا آپ سے مل کر، امید ہے آگے بھی ملتے رہینگے۔" سنجیدگی سے کہہ کر وہ اپنے سن گلاسز اور کار کی چابی ٹیبل سے اٹھانے لگا جب قمرین کی مدھم آواز نے اس کے قدم زنجیر کر لیئے تھے۔

Kitab Nagri Special

"جی؟؟"آواز میں تعجب شامل تھا۔

"بیٹھیئے، مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔"قمرین نے فیصلہ کر لیا تھا تھوڑی دیر کے لیئے اپنی انا کو سلانے کا۔وہ اس سے مدد مانگ رہی تھی، پھر بھرم کیسے دکھا سکتی تھی؟

بغور اس کی سنجیدگی ملاحظہ کرتا وہ اپنی جگہ واپس بیٹھ گیا تھا۔

"میں ایک بڑی پرابلم میں پھنسی ہوں۔مجھے آپ کے۔۔۔آپ کے نام کے سہارے کی ضرورت ہے، آئی مین صرف کچھ وقت کے لیئے، صرف کچھ وقت کے لیئے!!اوکے؟صرف نام چاہیے مجھے آپ کا۔۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ٹوں ٹوں!ٹوں ٹوں!"اٹک اٹک کر کہتی وہ ٹیبل پر رکھے موبائک کی چنگھاڑ پر ساکت سی رہ گئی تھی۔حارث وحید جو بغور اس کی بات سن رہا تھا'اب قدرے حیرت سے اسے تک رہا تھا جو متوحش نظروں سے اپنے فون کو یوں تک رہی تھی جیسے وہ موبائل نہیں کوئی سانپ ہو!

Kitab Nagri Special

خشک لبوں پر زبان پھیر کر اس نے فون اٹھایا تھا، سامنے توقع کے مطابق داور کا پیغام جگمگا رہا تھا۔ "حارث وحید، ماں باپ کا اکلوتا سپوت، ان کی امیدوں کا مرکز، کیا تم چاہو گی یہ شخص تمہاری وجہ سے قبر میں جا سوئے؟ حالانکہ بیچارے کی ابھی عمر ہی کیا ہے؟ یہ تو ہنسنے کھیلنے، انجوائمنٹ کے دن ہیں؟ کیوں اس کی جان کی دشمن ہو رہی ہو جانِ من؟"

داور کے پیغام سے ظاہر ہوتا تھا وہ ان کی تمام گفتگو سن چکا تھا، لیکن کیسے؟؟؟

گڑبڑا کر قمرین نے اِدھر اُدھر نظریں دوڑائی تھیں، اور پھر گردن موڑ کر پچھلی طرف کا جائزہ لیتی اس کی نظریں داور یوسف کو اپنی ٹیبل کے عین پیچھے والی ٹیبل پر موجود دیکھ کر ساکت رہ گئی تھیں۔ وہ کب آیا تھا یہاں؟ اور کب سے بیٹھا تھا؟

رغبت سے سلاد کھاتا وہ قمرین کی ذات سے بالکل بے پروہ نظر آ رہا تھا لیکن یہ تو صرف قمرین ہی جانتی تھی کہ اس کا رواں رواں اسی کی جانب متوجہ تھا۔ بالوں میں انگلیاں پھنسائے وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی اور اس دوران حیران پریشان نظروں سے اس کا جائزہ لیتا حارث وحید گویا ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"آر یو اوکے مس قمرین؟"

"جی میں ٹھیک ہوں،اب مجھے چلنا چاہیے۔بہت شکریہ آپ آئے۔"پریشانی میں وہ بھول گئی تھی کہ حارث وحید اس کے بلاوے پر نہیں بلکہ وہ خود اس کے بلاوے پر آئی تھی۔

"آپ کچھ کہہ رہی تھیں،میرے نام کے سہارے۔۔"کچھ پل خاموش رہنے کے بعد حارث وحید دوبارہ بولنے لگا تھا لیکن قمرین اسے درمیان میں ہی ٹوک گئی تھی۔

"پلیز میں نے جو بھی کہا اسے بھلا دیں۔اب میں چلتی ہوں خدا حافظ۔"اپنا فون اور ہینڈ بیگ لیئے وہ تیز تیز قدموں سے چلتی ریستوران سے نکل گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ یہاں کیاں کر رہا تھا؟کیا اسے زندگی میں اور کوئی کام نہیں ہے میرے دن رات کی خبر رکھنے کے سوا؟ایویں ای بڑا گینگسٹر بنا پھرتا ہے،حرکتیں تو کسی۔۔۔۔"دل کی بڑبڑاہٹوں کو بریک تب لگی تھی جب اس کے نزدیک گاڑی کو بریک لگائے گئے تھے۔کون کر سکتا تھا یہ حرکت داور یوسف کے سوا!

Kitab Nagri Special

بھنا کر قمرین نے اسے دیکھا تھا جو چہرے پر خطرناک سنجیدگی سجائے گاڑی سے نکل رہا تھا۔کچھ دیر پہلے کے خوف کا اب قمرین کے چہرے پر نام ونشان نہیں تھا۔جو گھبراہٹ تھی وہ صرف حارث وحید کی وجہ سے تھی۔اگر اس کی وجہ سے ایک بے قصور مارا جاتا تو وہ خود کو کبھی معاف نہ کر پاتی۔

"واہ بھئی،بجائے خود کو میرے لیئے مینٹلی تیار کرنے کی کوشش کرتی،الٹا اپنے لیئے نئے "سہارے"ڈھونڈ رہی ہو۔"اس کے بازو میں اپنی آہنی انگلیاں دھنسائے وہ جیسے اپنی نظروں سے اسے بھسم کر دینا چاہتا تھا۔

"مجھے میرے لیئے جو بہتر لگے گا میں وہ کرونگی،تم ہوتے کون ہو مجھے روکنے والے؟پیچھے پڑ گئے ہو میرے،پستول کے سہارے تو بچے بھی ڈرا سکتے ہیں،پستول کے بغیر تم ہو کیا؟حرام پر پلنے والے ایک حرام کے۔۔۔۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

اس کی بات ادھوری رہ گئی تھی جب داور یوسف کا زوردار تھپڑ اس کا سارا وجود سن کر گیا تھا۔دوسرے ہاتھ سے داور نے اس کا بازو نہ تھاما ہوتا تو وہ منہ کے بل زمین پر گرتی۔اس کی بھرائی نظریں سکتے کی کیفیت میں زمین پر جم گئی تھیں۔آس پاس کون کون موجود تھا،کس نے کیا دیکھا تھا،کیا سوچا تھا،اسے کسی چیز کی پروہ نہیں تھی۔یہ اس کا زندگی میں کھایا گیا پہلا تھپڑا تھا جس نے اسے سر سے پیر تک ہلا کر رکھ دیا تھا جبکہ تمام حسیں ساکن ہو گئی تھیں۔

Kitab Nagri Special

"تمہیں ڈھیل دے رہا ہوں تو سر پر چڑھی جا رہی ہو۔ کیا تمہیں بالکل اندازہ نہیں ہو تا تم کس کے مقابل کھڑی کیا بول رہی ہو؟ داور یوسف سے نفرت تو بڑی ہے، یہ بھی پتہ ہے وہ کون ہے کیا کرتا ہے، لیکن تمہیں داور یوسف کی شخصیت کی سنگینی کا اصل اندازہ تب تک نہیں ہو گا جب تک تم اپنی آنکھوں سے داور یوسف کا اصل روپ نہیں دیکھ لیتیں۔" نہ جانے آج اس کا مزاج اتنا برہم کیوں تھا؟ شاید پہلے کا جمع شدہ بہت سارا غصہ تھا جسے نکالنے کا آج موقع مل گیا تھا۔

اسے جھٹکے سے گاڑی میں بٹھانے کے بعد وہ جب ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تب قمرین کا بھی سکتہ ٹوٹا تھا۔

تڑپ کر اس نے گاڑی کا دروازہ کھولنے کی سر توڑ کوششیں کر ڈالی تھیں لیکن بے سود۔ اسے داور کے تاثرات خوفزدہ کر رہے تھے، کیا کرنا چاہتا تھا وہ۔ اس نے غصہ کر کے، چیخ چلا کر بھی دیکھ لیا لیکن جب کسی چیز کا کوئی فائدہ نہ ہوا تب وہ روتے ہوئے منتوں پر اتر آئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس کے رونے پر داور نے بس ایک نظر اس پر ڈالی تھی لیکن چہرے پر چھائی سرد مہری میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔ وہ آج جیسے فیصلہ کر چکا تھا اس کا دماغ ٹھکانے لگا دینے کا۔ یہ بات اس کی برداشت سے باہر تھی کہ قمرین اس سے جان چھڑوانے کے لیئے کسی اور کو ہمسفر بنانے کے لیئے تیار ہو گئی تھی۔ اس نے کس طرح حارث وحید کا سر توڑنے سے خود کو باز رکھا تھا یہ وہی جانتا تھا۔

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟" یوسف مینشن کی عالیشان عمارت دیکھ کر قمرین کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔

داور نے کوئی جواب نہیں دیا اور پورچ میں گاڑی روک کر گاڑی سے نکلا اور قمرین کی طرف کا دروازہ کھول کر اسے بازو سے پکڑ کر اندر کی طرف کھینچتے ہوئے لیجانے لگا۔

"چھوڑو داور، پلیز چھوڑو۔ میں اب کچھ نہیں کرونگی پلیز میرا بازو چھوڑو، مجھے جانے دو۔ میں اب گھر سے باہر قدم بھی نہیں نکالوں گی وعدہ۔ تم بہرے ہو گئے ہو؟ چھوڑو میرا بازو، تکلیف ہو رہی ہے مجھے۔ میں تمہاری ساری باتیں مانوں گی داور، درد کر رہا ہے میرا بازو، پلیز چھوڑ دو۔" اپنی عزت سے بڑھ کر اس کے لیئے کچھ بھی نہیں تھا، وہ ہر وہ بات کہہ رہی تھی جو داور کا دل نرم کر سکے لیکن داور کی قوت سماعت جیسے کام کرنا چھوڑ چکی تھی اس وقت۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مینشن میں اپنے اپنے کام میں مصروف مخصوص یونیفارم میں ملبوس ملازمین نے چور نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا۔ اس خفیہ تہہ خانے میں بہت سے مرد تو چیختے چلاتے گئے تھے لیکن کسی لڑکی کو لیجائے جانے کا یہ پہلا واقعہ تھا۔ تہہ خانے کی سیڑھیاں اترتے ہوئے قمرین کی مزاحمت کے باعث اس کا ایک جوتا وہیں سیڑھیوں پر پڑا رہ گیا تھا اور دوسرا اس نے خود ہی پیر سے جھٹک دیا تھا۔

Kitab Nagri Special

اب وہ خوفزدہ نظروں سے اس تہہ خانے کو گھور رہی تھی، آواز کہیں حلق میں ہی پھنسی رہ گئی تھی۔

"یہاں میں اپنے ٹارگٹس کو دم گھونٹ کر مارتا ہوں۔ مختلف طریقے ہیں دم گھونٹنے کے۔ فرصت سے بتاؤں گا کبھی۔" ایک کمرے کا دروازہ کھول کر وہ بولا تھا۔ کمرے میں عجیب و غریب سامان سمیت دو آدمی بھی بکھری بکھری حالت میں پڑے تھے۔ قمرین کی آنکھیں پھٹ سی گئی تھیں۔

وہاں بنے ہر کمرے میں لیجا کر داور اسے اپنے ٹارگٹس کی جان لینے کی خوفناک تفصیل مختصر لفظوں میں سناتا ایک آخری کمرے میں کھینچتا ہوا لے گیا جہاں چند قبریں بنی ہوئی تھیں، جن میں سے ایک کی طرف اشارہ کرتا وہ بولا تھا ۔"یہ باسط کی قبر ہے۔ اسی نے تمہیں اس سب میں انوالو کیا تھا۔ جاننا چاہو گی میں نے اسے کس طرح مارا تھا؟ اس کے دھوکے سے مجھے سب سے زیادہ تکلیف ہوئی تھی، ظاہر ہے جو مجھے جتنی تکلیف دے گا میں بھی اسے اسی حساب سے تکلیف دے کر ماروں گا ناں۔ بتاؤں کیسے مارا تھا؟" داور نے اس کے سن ہوتے بازو کو زور سے جھٹکا تو اس کا سکتہ ٹوٹا اور وہ نفی میں سر ہلا کر اپنا بازو چھڑوانے کے لیے مچلنے لگی۔ کچھ پل اسے گھورتے رہنے کے بعد داور نے اس کا بازو چھوڑ دیا۔

قمرین نے رک کر ایک پل کو اپنے آزاد ہونے والے بازو کو بے یقینی سے دیکھا اور پھر تیزی سے اس کمرے سے نکل گئی۔ اسے راستے میں پڑے جوتے پہننے کا بھی خیال نہیں آیا تھا، گرتی پڑتی وہ بس بھاگتی چلی جا رہی تھی۔ اس وقت اس کی سب سے بڑی خواہش اس قبروں پر بنے یوسف مینشن سے سہی سلامت نکل جانے کی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

وہ جیسے ہی تہہ خانے سے باہر آئی، ملازمین نے تعجب سے اس کی طرف دیکھا تھا لیکن اس کے پاس کسی کی نظروں پر دھیان دینے کا وقت نہیں تھا۔ داور یوسف کے میشن میں کام کرنے والے بھی اسی کی طرح بے رحم ہونگے۔ یہی سوچ کر اسے ان سب سے بھی نفرت محسوس ہو رہی تھی۔ یونہی وسیع پیمانے پر پھیلے ہال میں دوڑتے ہوئے وہ باہر جانے والے دروازے تک پہنچی اور وہاں سے باہر نکلنا چاہا لیکن دروازہ مقفل پا کر اسے نئے سرے سے رونا آیا تھا اور وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے دروازے کے ساتھ لگ کر بیٹھتی رونا شروع ہو گئی تھی۔

اسے آج سے پہلے کبھی اندازہ نہیں ہوا تھا کہ اس کا دل اتنا کمزور تھا۔ اپنے باپ کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرتا دیکھ لینے کے بعد اس کا خیال تھا اس کے اعصاب اور دل بہت مضبوط ہو چکے تھے اور اب اسے کوئی بھی چیز خوفزدہ نہیں کر سکتی تھی لیکن آج یہ سب اس کی خام خیالی ہی ثابت ہوا تھا۔ وہ براؤن سے صرف دو بار ملی تھی، وہ اچھا انسان تھا یا نہیں تھا، لیکن اس کی قبر دیکھ کر اور تکلیف دہ موت کا سوچ کر اس کا دل بہت بوجھل ہو رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یونہی بیٹھے ہچکیوں کے ساتھ روتے ہوئے وہ داور یوسف کی مخصوص خوشبو اپنے ارد گرد بکھرتی محسوس کر کے خود کو بمشکل سنبھالتی اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی جو ہاتھ میں پانی کا گلاس پکڑے 'ایک گھٹنا زمین پر ٹکائے اس کے قریب بیٹھا تھا۔ اسے یوں روتے دیکھ کر داور کے چہرے پر نافہم سے تاثرات ابھرے تھے۔ حیرت، افسوس، اور ندامت، سبھی کچھ تھا اس کے خوبرو چہرے پر۔

"یہ لو، پانی پی لو۔" اپنا تمام غصہ وہ نکال چکا تھا اور اب اس کے لہجے میں صرف تفکر تھا۔

قمرین نے چند پل لب بھینچ کر پانی سے بھرے گلاس کو دیکھا، پھر نفی میں سر ہلا دیا اور ہلاتی ہی چلی گئی۔"تم کہتے تھے تم داور یوسف کے سائے کو بھی مجھ سے دور رکھو گے، لیکن آج ایک چھوٹی سی بات پر تم مجھے اس خوفناک جگہ لے گئے، کل کو مجھ سے کوئی اور غلطی ہو گئی تو تم مجھے وہیں دفن بھی کر دو گے۔ فطرت کبھی نہیں بدلتی، یہ سب تمہاری فطرت کا حصہ ہے۔ میں آسمان سے نہیں اتری جو تم میرے لیئے کچھ اور بن جاؤ گے۔ میں بہت عام سی لڑکی ہوں، پہلے میں خود کو بہت بہادر سمجھتی تھی لیکن آج۔۔۔۔۔آج مجھے اعتراف ہے میں بہت عام سی لڑکی ہوں۔ مجھے تم سے ڈر لگتا ہے، سنا تم نے؟ نفرت ہوتی ہے اور ڈر بھی لگتا ہے! تم اپنی فطرت سے مجبور ہو، کسی دن مجھے بھی وہیں دفن کر دو گے میری کسی چھوٹی سی غلطی پر۔۔۔۔۔۔"

"میں تمہیں اپنا قتل بھی معاف کرتا ہوں۔" وہ جو بہت دیر سے سب سنتا اس کے خاموش ہونے کا انتظار کر رہا تھا اسے کسی صورت خاموش ہونے کے لیئے تیار نہ ہوتے دیکھ کر اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کر بولا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

قمرین کی آواز اپنے آپ تالوں سے لگ گئی تھی۔

"اپنا قتل، ہر چھوٹی بڑی غلطی، سب معاف ہے لیکن یہ چیز میری برداشت سے بالکل باہر ہے کہ تم کسی اور کو ہمارے درمیان لاؤ۔ داور یوسف تمہیں ہر چیز کی آزادی دیتا ہے بدلے میں تم سے صرف وفا چاہتا ہے۔"

"تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتی؟ آخر کیوں نہیں سمجھتے تم؟؟؟ تم اور میں دو الگ دنیاؤں کے باسی ہیں۔ میں تمہاری دنیا میں آئی تو مر جاؤنگی۔" زمین پر رکھا شیشے کا گلاس اٹھا کر اس نے پوری قوت سے دور پھینکا تھا اور خود بھی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"جانتے بوجھتے ایک قاتل کے ساتھ کیسے خوش رہ سکتی ہوں میں؟؟؟ میرے باپ کو تمہارے باپ نے مارا تھا، میں اس بات کو بھلانے کو تیار ہو جاتی اگر تم بھی اپنے باپ جیسے ہی نہ ہوتے۔ نہیں رہ سکتی میں تمہارے ساتھ، ایک قاتل کے ساتھ۔ تم نہیں چاہتے ہمارے درمیان کبھی کوئی تیسرا نہ آئے تو میں کبھی شادی نہیں کرونگی۔ کسی اور سے میری شادی اگر تمہاری انا ہرٹ کرتی ہے تو میں کبھی کسی سے شادی نہیں کرونگی، کروں تو تم مجھے، میرے گھر والوں سمیت آگ لگا دینا۔ اگر تمہیں واقعی مجھ سے محبت ہے تو میری جان چھوڑ دو۔ مجھے سکون سے جینے دو۔ جان چھوڑو میری، میری زندگی سے نکل جاؤ۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اندر ہی اندر گھل گھل کر وہ تباہ ہو رہی تھی۔ آج اسے کھل کر بولنے کا موقع ملا تھا سو اب وہ رکنے والی نہیں تھی۔ وہ بولتی رہی، بولتی رہی یہاں تک کہ اس کی رو رو کر سرخ پڑ جانے والی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا اور وہ لہرا کر داور کے بازوؤں میں جھول گئی۔

Kitab Nagri Special

سانس روکے داور اسے تکتا رہ گیا تھا۔

اتنی دیر تک ہونے والی چیخ چیخ کے بعد یہ اچانک خاموشی بہت محسوس کن تھی۔ لب بھینچ کر داور نے اس کے چہرے پر آتے بال نرمی سے پیچھے کیئے اور اگلے ہی پل اسے بازؤں میں اٹھالیا۔ چند لمحوں تک اس کا رویا رویا چہرہ تکنے کے بعد وہ اسے لیئے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا رخ اپنے کمرے کی طرف تھا۔

****

****

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رات کا فسوں اپنے عروج پر تھا۔ آسمان پر گہرے سرمئی بادلوں کے کئی ٹکڑے تیرتے پھر رہے تھے۔ کبھی وہ چاند کو چھپا لیتے تو کبھی چاند اپنا رخ روشن دکھا دیتا۔

جاتی سردیوں کی چند ٹھٹھرا دینے والی راتوں میں سے یہ ایک رات تھی۔ وہ جو جیب میں ہاتھ ڈالے کب سے چاند کے اس آنکھ مچولی کے کھیل کو دیکھ رہا تھا' کراہنے کی آواز پر چونک کر پلٹا تھا۔

گہری نیند سوئی قمرین اسی کی طرف کروٹ لے کر لیٹ گئی تھی۔ ملگجی سی زرد روشنی میں اس کا پژمردہ چہرہ اور بھی بے حال لگ رہا تھا۔ سہج سہج چلتا وہ اس کے قریب آن کھڑا ہوا تھا جو نیند میں ہی نہیں 'ہوش میں بھی اس کے احساسات سے بے پروہ ہی رہتی تھی۔

داور چند پل تو ٹکٹکی باندھے اسے دیکھتا رہا پھر بے اختیاری کے عالم میں اس کے ہاتھ کی لمبی لمبی انگلیوں کے پورے قمرین کے گال پر پھسلنے لگے جب اچانک ہی اسے اپنا تھپڑ یاد آیا اور وہ تیزی سے ہاتھ پیچھے کر گیا۔اس کے یوں جھٹکے سے ہاتھ پیچھے کرنے سے قمرین کے کچھ بال اس کی انگوٹھی میں الجھ کر رہ گئے تھے۔ ہلکی سی چیخ مار کر قمرین جاگ اٹھی تھی، داور تب تک اس کے بال انگوٹھی سے نکالنے میں کامیاب ہو کر دو قدم پیچھے بھی ہو گیا تھا۔

وہ سو کر اٹھی تھی اور داور یوسف اس کے سامنے تھا، یہ کیا ماجرا تھا؟ اس کی حیرت سے پھیلی آنکھیں داور پر ہی جمی تھیں۔ پھر جیسے جیسے اس کا سویا ذہن بیدار ہونا شروع ہوا اس کے نقوش تنتے گئے لیکن اس وقت اس کے چہرے پر غصے کے سوا خوف بھی تھا۔

داور سے نظریں ہٹا کر اس نے گلاس وال پر نظریں ٹکا دی تھیں۔ شیشے کے پار سے نظر آتے سیاہ آسمان نے اس کے پیروں تلے سے زمین کھینچ نکالی تھی۔ وہ تیزی سے لحاف سائڈ کر کے بیڈ سے اتری 'ساتھ ہی بیڈ پر اپنے نیچے دبا پڑا دوپٹا اٹھانا نہیں بھولی تھی۔

Kitab Nagri Special

سینے پر بازو لپیٹے داور نے اس کی ایک ایک حرکت نوٹ کی تھی لیکن کچھ بولا نہیں تھا۔

"تم مجھے میرے گھر چھوڑ کے نہیں آ سکتے تھے؟" غصے سے بولتی وہ اپنے بازو میں داور کی گرفت کی تکلیف دوبارہ محسوس کرتی اپنا بازو سہلانے لگی۔

"چھوڑ سکتا تھا۔" داور کا انداز سپاٹ تھا۔

"تو پھر لے کر کیوں نہیں گئے؟ کیا وقت ہو رہا ہے؟" رک کر قمرین نے کمرے کی دیواروں پر نظریں دوڑائیں اور گھڑی میں رات کے ساڑھے گیارہ بجتے دیکھ کر اس کے چہرے سے پریشانی ہویدا ہونے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یااللہ، اتنا وقت گزر گیا۔ سب پریشان ہو رہے ہونگے۔" داور کو اگنور کر کے بڑبڑاتے ہوئے اس نے کمرے سے باہر نکلنے کی نیت سے ایک قدم ہی بڑھایا تھا کہ داور نے اس کی کلائی نرمی مگر مضبوطی سے تھام کر اسے بیڈ پر دوباہ بٹھا دیا۔

"میں نے تمہارے گھر والوں کو مطمئین کر دیا ہے۔ کل صبح گھر چلی جانا اور پھر گھر پہ ہی رہنا، اسکول جانے کی ضرورت نہیں"!

"کیا مطلب ہے؟ کیا کہہ کر مطمئن کیا ہے؟ اور وہ مطمئن ہو کیسے گئے؟" قمرین کے لہجے میں خوف پنہاں تھا۔ ایسا پہلی بار ہو رہا تھا کہ وہ رات گھر سے باہر گزار رہی تھی' اور اس کے گھر والے مطمئن تھے؟ کس طرح مطمئین کیا تھا آخر اس شخص نے انہیں؟ کہیں اپنے اصل انداز میں تو مطمئن نہیں کر دیا تھا؟ وہ پریشان حال سی سوچتی رہی اور داور اس کے سامنے ہی ایک گھٹنا زمین پر ٹکائے بیٹھا اس کے چہرے سے اس کی سوچیں پڑھتا رہا پھر اپنے ہاتھ میں موجود قمرین کی کلائی نرمی سے دبا کر اسے اپنی جانب متوجہ کر لیا۔

Kitab Nagri

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے انہیں کہا تھا اسکول سے واپسی پر روڈ شدید ٹریفک سے جام ہو گیا تھا جس کی وجہ سے میں تمہیں اپنے ساتھ اپنے گھر لے جا رہا ہوں۔ تمہاری والدہ کی تمام ہدایتیں بھی میں نے اتنے غور سے سنی ہیں جتنے غور سے تم بھی نہیں سنتی ہو نگی۔ اب اس سب کو چھوڑو اور ہماری بات کرو۔" داور کا انداز بہت نرم تھا، جو کچھ آج ہوا تھا وہ شاید اس کا اثر زائل کرنا چاہتا تھا۔

Kitab Nagri Special

قمرین نے کوئی جواب نہیں دیا، بس لب بھینچے خاموش نظروں سے اس کی طرف دیکھتی رہی، دوسری طرف داور بھی غیر ارادی طور پر اس کی آنکھوں میں دیکھے چلا گیا تھا جب قمرین نے سنبھلتے ہوئے جھٹکے سے اپنی کلائی چھڑوالی تھی۔داور بھی جیسے کسی فسوں سے باہر نکلتا زمین سے اٹھ کر اس کے پہلو میں کچھ فاصلہ رکھ کر بیٹھ گیا۔ چند لمحے مزید دبے پاؤں سرک گئے پھر داور کی سرگوشیانہ آواز قمرین کی سماعتوں سے ٹکراتی اسے داور کی جانب دیکھنے پر مجبور کر گئی تھی۔

"پہلے میں موت سے بہت ڈرتا تھا نو۔۔۔۔۔ لیکن اب تمہارے بغیر جینے سے ڈرتا ہوں۔ یہ زیادہ اذیت ناک ہو گا۔"

"تم تو بڑے اذیت پسند ہو ناں؟ بھگتو!" داور کو جھلتا دیکھ کر قمرین نے سر چڑھنا ضروری سمجھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اذیت دینا پسند ہے، سہنا نہیں۔" داور نے بھی ڈھٹائی کا مظاہرہ کر کے قمرین کو سلگا دیا۔ وہ بیٹھے بیٹھے جھٹکے سے رخ موڑ گئی۔

Kitab Nagri Special

"یہ طاقت ایک نشہ ہے! نشوں میں سب سے بڑا نشہ۔جس نے حاکمیت کا یہ نشہ چکھ لیا وہ اس کا غلام ہو کر رہ جاتا ہے۔تم کبھی نہیں سمجھ سکتی ان جذبات کو۔۔۔۔۔"

"اور تم میرے جذبات نہیں سمجھ سکتے۔"داور اور بھی بہت کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن قمرین درمیان میں چیخ پڑی۔

"کوئی بھی عاقل بالغ ایک قاتل کو اپنے لائف پارٹنر کے طور پر قبول نہیں کر سکتا۔"

"تو تم بھی بس بالغ ہی ہو،عاقل کہاں ہو؟کر لو قبول۔"اپنا مضبوط شانہ اس کے کندھے سے ٹکرا کر وہ اسے چڑ کر اٹھنے پر مجبور کر گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیوں اپنے الفاظ اور میرا وقت ضائع کرتے ہو؟ہونا تو وہی ہے ناں جو تم چاہتے ہو۔کوئی راستہ کہاں چھوڑا ہے تم نے؟اب مہربانی کرنا اور شادی سے پہلے مجھے اپنی شکل تو دور اپنی آواز بھی مت سنانا،اب ہٹ جاؤ میری نظروں کے سامنے سے۔میں اقرار کروں یا انکار'جب مرضی تمہاری ہی چلنی ہے تو کیوں مجھے اذیت دیتے ہو؟؟؟"اس کے انداز میں ہار جھلک رہی تھی جو داور کو بجائے خوشی دینے کے 'افسردہ کر رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

"آج تو تم نے مجھے اذیت دی ہے۔" داور نے جتایا تھا۔

"اور تم نے تو بدلے میں مجھے پھولوں کے ہار پہنائے ہیں۔" منہ بگاڑ کر کہتی وہ کھڑکی کی طرف رخ موڑ گئی۔ بادل کے سرمئی ٹکڑے بن برسے واپس بجا رہے تھے، قمرین کو نا جانے یہ خیال کیوں آیا تھا کہ یہ بادل کسی اور دن برسنے کے ارادہ رکھتے ہیں۔

"میں معزرت کرتا ہوں۔" وہ بہت کمزور پڑ رہا تھا اس وقت۔ یہ ماحول کا سحر تھا یا قمرین کی محبت تھی، وہ اندازہ نہیں کر سکا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھے نہیں چاہیے تمہاری معزرت۔ ضرورت ہی کیا ہے اس معزرت کی؟ جو کہہ رہے ہو جیسے کہہ رہے ہو، ویسے ہوتا رہے گا۔ ہم غریبوں کی تو نہ دنیا والے سنتے ہیں اور نہ دنیا کا مالک!" پر شکوہ نظروں سے آسمان کو تکتی وہ گلاس وال کے بالکل نزدیک جا کھڑی ہوئی تھی۔ گہری گم صم نظروں سے داور نے اسے خود سے دور جاتے دیکھا تھا۔

Kitab Nagri Special

بے آواز قدم اٹھاتے ہوئے داور اس کے پیچھے ہی کھڑا ہو گیا تھا۔ قمرین نے چونک کر شیشے میں نظر آتے داور کے غیر واضع سے عکس کو دیکھا تھا لیکن کوئی تاثر نہیں دیا تھا۔

ہاتھ بڑھا کر داور نے اس کے کندھے پر رکھنا چاہا تھا لیکن راستے میں ہی اس کا بڑھتا ہاتھ رک سا گیا تھا۔ مٹھی بنا کر ہاتھ واپس کھینچتا وہ اس سے کھانے کے بارے میں پوچھنے لگا۔

"نہیں کھانا۔" سرد لہجے میں کہتی وہ اس کے خاموشی سے کمرے سے نکل جانے پر کچھ حیران ہو کر پلٹی تھی۔

کمرے کے دروازے سے نکلتے نکلتے داور یکدم رک کر مڑا تھا۔ "تم نے بھی بس گلے شکوے ہی کیئے ہیں، کبھی خدا سے کچھ مانگ کر دیکھا بھی ہے؟؟؟" قمرین کو ساکت کرتا وہ دائیں ابرو اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پہلے مانگتی تھی، بہت دل سے کرتی تھی میں دعائیں۔ لیکن جب مستقل رد ہوتی رہیں تب میں نے مانگنی چھوڑ دیں، فائدہ؟" داور کے جانے کے بہت دیر بعد اس نے سرگوشی سی کی تھی۔

****

Kitab Nagri Special

سینڈوچز کے ساتھ کافی کے دو بھاپ اڑاتے کپ لیئے جب وہ کمرے میں داخل ہوا تب قمرین کو صوفے پر ٹانگیں سکیڑے بیٹھا پایا۔ کمرے کی لائٹ بھی جل رہی تھی اور لحاف بھی طے کر کے بیڈ پر رکھا تھا۔ انسانیت کے اس مظاہرے پر ابرو اچکاتا وہ صوفے کی طرف بڑھا اور ٹرے ٹیبل پہ رکھ کر اس جہازی سائز صوفے کے دوسرے سرے پر بیٹھ گیا۔

قمرین کو بھوک بالکل محسوس نہیں ہو رہی تھی لیکن اب خوش شکل سینڈوچز دیکھ کر اس کے پیٹ میں زوردار گڑگڑ شروع ہو گئی جس پر جھینپتے ہوئے اس نے فوراً ٹرے میں رکھی سینڈوچز کی پلیٹ اٹھالی تھی۔

اسے رغبت سے کھاتے دیکھ کر داور کے لبوں پر مسکراہٹ چمک کر معدوم ہو گئی۔ پیٹ پوجا کے بعد جب قمرین نے کافی کا کپ اٹھایا تب داور کو بھی اپنی کافی کا خیال آیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کافی کے کپ سے ایک گھونٹ بھرنے کے بعد وہ گویا ہوا تھا۔ "مجھے لگتا ہے قمرین، ہماری جوڑی بالکل پرفیکٹ ہے۔ تم غور کرو تو ہم بہت ملتے ہیں۔ انداز ذرا تلخ ہیں لیکن اپنے اپنوں کے لیئے سب کچھ داؤ پر لگانے کو تیار ہو جاتے ہیں" .

Kitab Nagri Special

"مجھے ایسا کچھ نہیں لگتا۔ میں تمہاری طرح قتل غارت کی شوقین اور سو کالڈ حاکمیت کے نشے کی غلام نہیں ہوں۔ اور تم کونسے اپنوں کے لیئے تیار ہو؟ کونسے اپنے ہیں تمہارے؟ تم ایک بے رحم انسان ہو، بلکہ ایک قاتل کو میں انسان ہی نہیں مانتی۔" پیٹ بھر جانے کے بعد اس کی زبان کی تیزی میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا تھا۔ داور کو افسوس سا ہوا تھا، اسے ابھی کھانے کے لیئے کچھ نہ دیتا تو بہتر تھا۔

"تم ہو میری اپنی۔" کچھ توقف کے بعد وہ بول سکا تھا۔

"اور تم نے میرے لیئے کیا داؤ پہ لگایا ہے بھلا؟؟" تھوڑی تلے ہاتھ رکھے وہ طنزیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا لگاؤں؟؟؟" داور نے بھی اسی کی طرح تھوڑی تلے ہاتھ رکھ کر اس کی طرف دیکھا تھا۔

"کیا لگا سکتے ہو؟" اس کی آنکھوں میں چیلنج چمکا۔

Kitab Nagri Special

"سب کچھ۔۔۔!" تھوڑے تلے رکھا ہاتھ سینے پہ دھر کر وہ یقین دلاتے انداز میں بولا۔ اس سے پہلے کے جواب میں قمرین کچھ کہتی فائر نگ کی کان پھاڑتی آواز نے اس کا دل اچھال کر حلق میں اٹکا دیا۔

فوراً سے پیشتر داور اسے بازو کے حلقے میں لے کر صوفے کے پیچھے سے ہوتا ہوا باتھروم لے گیا تھا۔ گلاس وال بلٹ پروف نہ ہوتی تو اب تک دونوں گولیوں سے بھن چکے ہوتے۔

جیب سے ایک گن نکال کر داور نے اسے چلانے کا طریقہ سمجھایا تھا لیکن گھبراہٹ میں قمرین کے پلے کچھ بھی نہیں پڑ رہا تھا۔ گن چلانا تو دور وہ پکڑ بھی نہیں پا رہی تھی۔

"تمہارا سارا اعتماد بس مجھے ذلیل کرنے تک ہی ہے۔" باتھروم کی کھڑکی کھولتے ہوئے وہ اس کی بے اعتمادی پر چوٹ کرنا نہیں بھولا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا یہ لوگ ہمیں مار دینگے؟" قمرین نے جیسے اس کی بات سنی ہی نہیں تھی اور خوفزدہ سی پوچھنے لگی۔

Kitab Nagri Special

داور نے چونک کر اس کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر سخت خوف وہراس پھیلا تھا، پھر ہاتھ بڑھا کر اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے حوصلہ دیتے لہجے میں بولا تھا۔ "تمہیں کچھ نہیں ہوگا، ڈونٹ وری"!

قمرین کو حوصلہ ملنے کے بجائے کچھ عجیب سا محسوس ہوا تھا۔ "اور تم؟؟؟" آواز میں بے چینی نمایاں تھی۔

"میں۔۔۔۔؟ شاید اپنا کہا ثابت کرنے کا وقت آگیا ہے۔" مصروف سے انداز میں کہتا وہ کھڑکی کے سلاخیں کھولنے میں کامیاب ہوتا پیچھے ہو گیا تھا۔

****

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس کا خیال تھا باتھروم کی کھڑکی سے وہ لوگ میشن سے باہر نکل جائینگے لیکن اس وقت وہ دنگ رہ گئی تھی جب وہاں ایک بڑا سا پائپ بنا دیکھا تھا جس میں رینگ کر وہ دونوں کسی کمرے میں پہنچے تھے، بعد میں معلوم ہوا تھا وہ کمرہ زیر زمین تھا۔ پھر زیر زمین بنے کمرے سے ہو کر گزرتی وہ لمبی سی سرنگ طے کر کے وہ لوگ اوپر جانے والی گول سیڑھیاں چڑھ کر ایک چھوٹے سے گھر میں سے نکلے تھے۔ گھر میں رہائش پزیر فیملی جو بظاہر ایک ہنستی کھیلتی عام سی فیملی لگ رہی تھی وہ در حقیقت داور کے ساتھیوں کا ایک گروہ تھا۔ وہاں سے گاڑی لے کر وہ لوگ اب

Kitab Nagri Special

کہاں جا رہے تھے قمرین کو کچھ اندازہ نہیں تھا۔ وہ بس آنکھیں پھاڑے اس تمام صورتحال کو فلم کی طرح اپنے ذہن کے پردے پر چلتا دیکھ رہی تھی۔ کچھ ہی دیر پہلے گزرے حالات اسے خواب سے محسوس ہو رہے تھے۔

اس نے پہلی بار گولیاں چلنے کی آواز سنی تھی، عجیب وغریب خفیہ راستے دیکھے تھے، اور تہہ خانے میں بنے وہ ٹارچر روم۔۔۔ ہاں انہیں کیسے بھلا سکتی تھی وہ! ہنوز بے یقینی کا شکار ہوئی وہ ذہن سے وہ تمام حالات جھٹک تو نہیں سکی تھی لیکن اب سکتے سے نکل گئی تھی۔ بال کان کے پیچھے اڑس کر اس نے داور کی طرف دیکھا تھا جس کے چہرے پر چھائی سنگین قسم کی سنجیدگی اسے کچھ بھی کہنے یا پوچھنے سے روک رہی تھی لیکن اسے پوچھنا تو تھا!

"یہ کون لوگ تھے؟" اس کی آواز گھٹی گھٹی تھی۔ داور نے قدرے چونک کر اسے دیکھا تھا، اس کی تمام توجہ کافی فاصلے سے پیچھا کرتی گاڑی کی طرف تھی۔ نا جانے وہ گاڑی واقعی ان کا پیچھا کر رہی تھی یا صرف اسے لگ رہا تھا، بہر حال احتیاط ضروری تھی۔

"دشمن!" وہ مختصراً بولا تھا۔

"یہ ہمیں مارنا چاہتے ہیں؟" کچھ پل توقف کے بعد اس نے پھر اس سے پوچھا تھا۔

Kitab Nagri Special

"صرف مجھے!" اس بار داور کی طرف سے فوراً جواب آیا تھا۔

"پھر میں ؟؟؟" اس کی آواز کانپ سی گئی۔ داور نے گاڑی کی اسپیڈ بہت تیز کر دی تھی۔

"پھر تم کیا؟ تم میرے ساتھ ہو تو ظاہر ہے تمہیں بھی میرا ساتھی سمجھا جا رہا ہے؟" اس کی ریش ڈرائیونگ اور چہرے کی سختی کے برعکس اس کا لہجہ کافی متوازن تھا، شاید وہ قمرین کو حوصلہ دینے کی کوشش کر رہا تھا۔

"یعنی یہ تمہارے ساتھ مجھے بھی مارنا چاہتے ہیں؟ میں ابھی نہیں مرنا چاہتی۔" روہانسی ہو کر کہتی وہ گردن موڑ کر پیچھے نظر آتی گاڑی کی ہیڈ لائٹس دیکھنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں بھی ابھی تمہارے ساتھ بہت سا جینا چاہتا ہوں۔" ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پر سجا کر کہتے ہوئے داور نے چہرہ پل بھر کے لیئے اس کی طرف موڑا تھا۔ دونوں کی نظریں ٹکرائی تھیں۔ نا جانے کیا ہوا تھا جو قمرین خود میں سمٹ سی گئی تھی لیکن اپنی نظریں داور کے چہرے سے فوراً نہیں ہٹا سکی تھی۔

Kitab Nagri Special

بہت دیر تک وہ تقریباًاڑتی ہوئی گاڑی میں خوفزدہ سی دل پر ہاتھ رکھے بیٹھی رہی تھی۔ کبھی داور کی طرف چور نظروں سے دیکھ لیتی تو کبھی گردن موڑ کر ہنوز پیچھا کرتی گاڑی کو دیکھنے لگتی۔کچھ پل مزید یونہی کٹ گئے تھے۔

"کیا ملتا ہے تمہیں یہ کام کر کے ؟اپنی آخرت تو خراب کرتے ہی ہو'دنیا میں بھی سکون نہیں ملتا تمہیں۔اور تمہاری سو کالڈ محبت کی وجہ سے میری جان بھی خطرے میں پڑ گئی ہے۔ میں بتا رہی ہوں اگر میں بھری جوانی میں مری ناں،تو زندہ تمہیں بھی نہیں چھوڑوں گی۔"گاڑی اپنے گھر کی طرف جانے والے راستوں پر دوڑتی دیکھ کر اسے نئی ایز جی سی ملی تھی لیکن ساتھ ہی تشویش بھی لاحق ہوئی تھی، کہیں اپنی جان بچانے کے چکر میں وہ اپنے گھر والوں کی جان تو خطرے میں نہیں ڈال رہی؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم بھری جوانی میں مریں'تو تم سے زیادہ مجھے افسوس رہے گا۔"اس تمام عرصے میں وہ پہلی بار کھل کر مسکرایا تھا۔ قمرین بیزاری سے رخ موڑ گئی،اسے قے آرہی تھی اتنی تیز ڈرائیونگ کی وجہ سے۔ ہراساں سی وہ اس وقت چیخ مار کر رہ گئی تھی جب داور نے گاڑی سیدھے راستے پر ڈالنے کی جگہ اسی جنگل میں ڈال دی تھی جہاں قدرت نے پہلی بار انہیں ملایا تھا۔اب وہ بہت احتیاط سے گاڑی چلاتا اسی کھنڈر کے قریب روک چکا تھا اور پھر برق رفتاری سی گاڑی سے اتر کر اسے بھی اتارتا اندھادھند دوڑتا چلا جا رہا تھا۔ناجانے اتنے اندھیرے میں وہ کیسے کسی

Kitab Nagri Special

درخت وغیرہ سے ٹکرائے بغیر راستہ طے کر رہا تھا۔قمرین کی تو سانس پھول گئی تھی۔قدموں میں نا جانے کیا کیا چیزیں اٹکتی اسے گرانے کے درپہ تھیں لیکن داور کے تھامے ہونے کی وجہ سے وہ بس لہرا کر رہ جاتی تھی۔

یونہی بھاگتے بھاگتے وہ لوگ جنگل کے دوسرے سرے پر پہنچے تھے۔داور اسے لے کر چڑھائی چڑھتا اوپر روڈ پر پہنچا تھا، یہاں سے قمرین کے گھر کا فاصلہ قدرے کم تھا بنسبت سیدھے راستے کے۔

اس نے قمرین کو اپنے بازوؤں کے حلقے میں اس طرح لیا ہوا تھا کہ اگر کہیں سے کوئی گولی اچانک آ بھی جاتی تو قمرین کو نہیں لگ سکتی تھی۔چوکنا سا وہ اسے ساتھ لیئے گھر کی طرف بڑھنے لگا اور پھر گھر کے دروازے پر پہنچ کر قمرین سے کچھ دور ہوتا اسے اپنے لمبے چوڑے وجود کی اوٹ میں لیئے کھڑا ہو گیا تھا۔

قمرین نے تیزی سے دروازہ بجایا تھا،اس کا خیال تھا رات کے اس پہر دروازہ کھلنے میں بہت وقت لگنا تھا لیکن اس وقت اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا جب دوسری طرف سے فوراً ہی نسیم بیگم نے "کون ہے؟" پوچھا تھا۔

"امی میں ہوں!" قمرین کا لہجہ ایسا تھا جیسے وہ میلے میں کھو جانے کے لمبے عرصے بعد کسی اپنے کو دیکھ رہی ہو۔ دوسری طرف سے نسیم بیگم نے دروازہ کھولنا شروع کر دیا تھا۔زنگ آلود کنڈی کھولے جانے کی کریہہ آواز رات کے سناٹے کو چیرتی ان دونوں کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔

Kitab Nagri Special

"کسی خوش فہمی کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں ہے، یہ سب میری زندگی کا حصہ ہے۔ اچھا ہے تمہیں ابھی سے عادت ہو جائیگی ان حالات سے نمٹنے کی۔ شادی کی تیاریاں جاری رکھنا، بارات اپنے وقت پر آئیگی۔" اپنا منہ بالکل اس کے کان سے لگائے وہ بغیر وقفے کے ایک ہی سانس میں بولتا دروازہ کھلتے کے ساتھ ہی گھر کی دیوار کی اوٹ میں ہو گیا تھا البتہ گن تھامے وہ اپنی عقابی نظروں سے چوکنا سا اطراف کا جائزہ لے رہا تھا۔

دوسری طرف قمرین تھی جو اس کی گرم سانسوں اور ہونٹوں کے لمس کے انوکھے سے احساس کے زیر اثر گنگ سی ہو کر سانس بھی روکے کھڑی تھی، دروازہ کھلنے پر بھی وہ فوری طور پر سنبھل نہیں سکی تھی اور یونہی آنکھیں پھاڑے 'سانس سینے میں اٹکائے نسیم بیگم کی طرف دیکھے جا رہی تھی۔

"مانو؟؟" نسیم بیگم نے اس کا بازو ہلایا تو وہ سٹپٹا کر ہوش میں آئی اور درزیدہ نظروں سے دیوار کی اوٹ میں کھڑے داور کی طرف دیکھا جو اس کی جانب متوجہ نہیں تھا لیکن اسی کے لیئے وہاں موجود تھا۔

"السلام وعلیکم، اندر تو آنے دیں۔" وہ ان کے سائڈ سے ہوتی اندر داخل ہوئی اور دروازہ بند کر لیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"میں تو کتنی دیر سے اندر بلا رہی تھی، تم ہی سکتے میں کھڑی تھیں۔ کیا ہوا ہے تمہیں؟ کیا اکیلے آئی ہو؟" وہ اس کی اڑی اڑی رنگت اور انگلیاں چٹخانا نوٹ کرتی پریشانی سے پوچھنے لگیں۔

"میں ٹھیک ہوں، مجھے کیا ہونا ہے؟ وہ بس سردی بہت ہے ناں، اور اکیلے نہیں آئی میں، احمر قریب ہی موجود تھا اپنی گاڑی میں۔ آپ اندھیرے کی وجہ سے دیکھ نہیں سکی ہونگی۔" اپنے کان پر ہنوز ایک دہکتا لمس محسوس کرتی وہ ان سے نظریں چراتے ہوئے بولی تھی۔

"میں نے داور سے کہا تھا کہ ٹریفک کا مسئلہ جیسے ہی حل ہو اسے گھر لے آنا، اب اس کا مطلب یہ بھی نہیں تھا کہ رات کے ڈھائی بجے ہی اٹھا لاتا۔ لیکن چلو اچھا ہی ہوا، اب میں سکون سے سو سکونگی۔" وہ بولیں تو قمرین نے چونک کر انہیں دیکھا، وہ کافی فریش لگ رہی تھیں اور جتنی جلدی انہوں نے رات کے اس پہر دروازہ کھولا تھا، یہ بھی حیران کن تھا۔

"آپ سوئی نہیں تھیں کیا؟"

Kitab Nagri Special

"بیٹی گھر سے باہر ہے اور ماں سکون سے سو جائے؟؟" انہوں نے منہ بنایا تھا۔ "تم سے ایک بار بات ہو جاتی تو بھی ٹھیک تھا، صبح سے تم سے کوئی بات بھی نہیں ہوئی تو مجھے بھی کسی کل چین نہیں آ رہا تھا۔ احمر سے جب دوپہر کو فون پر بات ہوئی تب وہ بتا رہا تھا تم سو رہی ہو۔ دوپہر کو سونے کی عادت تو نہیں ہے تمہاری۔ بس اسی ٹینشن میں مجھے نیند نہیں آ رہی تھی۔" مصروف سے انداز میں بولتے ہوئے وہ تینوں بچوں کے کمبل درست کر رہی تھیں۔ قمرین انہیں دیکھتی رہ گئی تھی، اس کی آنکھوں میں دھندلاہٹ سی چھانے لگی تھی۔

"احمر تو میرا ہونے والا شوہر نہیں ہے؟ پھر اتنی پریشانی کیوں؟" نمکین پانی کا گولا حلق سے نیچے اتار کر وہ پھیکا سا مسکرائی تھی۔

"ہونے والا شوہر ہے، شوہر نہیں ہے! کھانا کھاؤ گی تم؟" ابرو اچکا کر جتاتے ہوئے انہوں نے جیسے یاد آنے پر پوچھا تھا۔

"نہیں، کھا کر آئی ہوں۔"

"کیا کھایا تھا؟" ان کے لہجے میں اشتیاق جھلکا۔

Kitab Nagri Special

"زیادہ بھوک نہیں تھی، اس لیئے بس سینڈوچز ہی کھائے تھے۔" جواب دیتے ہوئے وہ یہاں وہاں نظریں دوڑانے لگی پھر افسوس سے سر ہلا کر رہ گئی۔ اس کا ہینڈ بیگ اور فون یوسف مینشن میں رہ گئے تھے۔

"بس؟؟؟" نسیم بیگم کو جیسے افسوس سا ہوا تھا۔

قمرین نے سر اٹھا کر دیکھا، وہ غنودگی میں جا رہی تھیں۔ اٹھ کر لائٹ آف کرتی وہ باری باری سب کی پیشانیوں کو چوم کر اپنے کمرے میں چلی آئی اور دھپ سے پلنگ پر گر گئی۔

کیا کچھ ہو رہا تھا اس کی زندگی میں داور یوسف کے آنے کے بعد سے، جو اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا! بلکہ خود پر بیتنے کے بعد بھی وہ یقین نہیں کر پا رہی تھی، خواب سا لگ رہا تھا سب کچھ۔

کیا داور سے شادی کے بعد بھی وہ یونہی بھاگتی دوڑتی' چھپتی چھپاتی رہے گی؟ کیا ساری زندگی اس رات کی طرح ہی گزرے گی؟ انہی سوچوں میں گم وہ یونہی ٹانگیں پلنگ سے لٹکائے کب سو گئی، اسے پتہ ہی نہیں چلا۔

Kitab Nagri Special

****

دن پر دن پر لگا کر اڑ رہے تھے۔ کیونکہ داور بری کا تمام سامان پہلے ہی بھجوا چکا تھا اور یہاں سے قمرین اور اس کے کچھ ضروری سامان کے سوا کچھ قابل ذکر داور کے گھر نہیں جانا تھا سو قمرین کے گھر شادی کی تیاریاں اپنے عروج پر پہنچی ہوئی تھیں۔ کچھ قریبی رشتے دار سخت بے یقینی اور حسد کا شکار تھے کہ قمرین جیسی معمولی لڑکی کے لیئے اتنا اچھا رشتہ آیا کیسے؟ بری کے سامان کو ناقدانہ نظروں سے دیکھتے ہوئے سب نے من میخ نکالنے چاہے تھے لیکن ہر چیز اتنی اعلی تھی اور چیخ چیخ کر اپنی قدر و قیمت کا احساس دلا رہی تھی کہ باتیں بنانے کو کھلنے والے منہ انگلیاں داب کر رہ جاتے تھے۔

Kitab Nagri

اس سب سے پرے قمرین تھی جو عجیب و غریب احساسات کا شکار بنی بیٹھی تھی۔ اس رات کے بعد اسے براؤن کے دیئے گئے فون پر داور کی طرف سے صرف ایک پیغام ملا تھا۔ "میں ٹھیک ہوں، تیاریاں جاری رکھنا۔ کچھ مسئلے ہیں، میں مسلسل رابطہ نہیں رکھ سکونگا۔"

اس پیغام کے بعد سے وہ گم صم سی ہو کر رہ گئی تھی۔ بس، خالی خالی نظروں س مہمانوں سے بھرتا گھر اور دیگر تیاریاں دیکھتی رہتی تھی۔

Kitab Nagri Special

وہ مایوں میں نہیں بیٹھی تھی، نئی نئی جاب تھی،اسے فوراً چھٹی نہیں ملی تھی۔داور ہوتا اور اپنا اثرورسوخ استعمال کرتا تو اور بات تھی!

دوپہر کو اسکول سے واپس آنے کے بعد اسے زبردستی پکڑ کر مایوں بٹھادیا گیا تھا۔زرد دوپٹے کی اوٹ سے وہ ہنستے کھلکھلاتے چہروں کو دیکھ کر وہ مسکرا تک نہیں سکی تھی۔

اگلے دن چونکہ شادی تھی سو اسے چھٹی مل گئی تھی۔وہ صبح سے بیوٹی پارلر میں موجود تھی۔اس کے خوبصورت سانچے میں ڈھلے دودھیا وجود نے زرق برق لباس پہن کر ہی اپنی دلکشی سے سب کو مبہوت کردیا تھا۔پھر خوبصورت میک اپ نے باقی کی کسر بھی نکال دی تھی اور اس وقت وہ ایک پریشان حال شہزادی بنی اپنے چھوٹے سے کمرے میں تنہا بیٹھی مہمانوں کی بھنبھناہٹیں سنتے ہوئے داور سے رابطہ کرنے کی کوشش کررہی تھی لیکن بے سود۔۔۔۔۔۔اس کا دل عجیب انداز میں دھڑک رہا تھا۔اپنا شرارہ سنبھالے وہ اِدھر سے اُدھر چکراتی پھر رہی تھی جب اس کے اسکول کے اساتذہ کے لیئے بنائے گئے واٹس ایپ کے ایک گروپ میں کسی ٹیچر نے ٹی وی پر چلتی خبر کی تصویر لے کر ڈالی تھی اور گروپ میں ایڈ دیگر لوگوں کو مبارکباد دی تھی کہ "ظلم کے اندھیرے ختم ہوئے"!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آنکھیں پھاڑ کر قمرین نے اس تصویر کو دیکھا تھا۔ایک بار نہیں بار بار دیکھا تھا،اور پھر فون اس کے ہاتھ سے لہرا کر زمین بوس ہو گیا تھا۔

Kitab Nagri Special

"ملک بھر میں دہشت پھیلائے رکھنے والے اپنے انجام کو پہنچے۔ خاور یوسف کا بیٹا داور یوسف بھی پولیس مقابلے میں مارا گیا۔"

منہ پر سختی سے دونوں ہاتھ جمائے وہ اپنی آواز تو دبا سکتی تھی لیکن ان آنسوؤں کا کیا کرتی جو بے دھڑک اس کی آنکھوں سے بہتے اس کا پورا چہرہ بھگو رہے تھے۔

بے جان ہوتی ٹانگوں کے ساتھ وہ زمین پر گرتی چلی گئی تھی۔ اس کی گھٹی گھٹی سسکیوں کی آوازیں جب کمرے سے باہر پہنچیں تب سب سے پہلے نسیم بیگم ہی اندر آئی تھیں اور اس کی ابتر حالت دیکھ کر حواس باختہ ہو گئی تھیں۔ باقی سب بھی دروازے پر یوں جمع ہو گئے تھے جیسے اندر کوئی تماشہ چل رہا ہو۔

"مانو؟؟؟ مانو کیا ہوا ہے؟ کچھ بولے گی بھی؟ میرا دل گھبرا رہا ہے۔ کچھ بتا تو سہی۔ ارے بس روئے جا رہی ہے کچھ بول بھی۔ یہ اچانک کیا ہو گیا ہے تجھے؟ کیا بات ہے؟ کیوں رو رہی ہے بھئی، کیا ہوا ہے؟ کچھ پھوٹ بھی دے منہ سے۔ بارات آنے والی ہے اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"کوئی بارات نہیں آئے گی۔ کوئی نہیں لا رہا بارات!!! مر گیا ہے وہ!" اس کے یکدم چیخ اٹھنے سے اس کی گردن کی رگیں ابھر گئی تھیں جبکہ سفید رنگت، گہری سرخ ہو گئی تھی۔

Kitab Nagri Special

وہاں کھڑے سبھی لوگوں کے منہ سے اختیار "ہائیں" نکلی تھی، ہاتھ سینوں پر جاپڑے تھے' جبکہ نسیم بیگم گویا سکتے میں چلی گئی تھیں۔

****

****

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

4مہینے بعد۔۔۔

۔

۔

۔

۔

۔

Kitab Nagri Special

۔

۔

۔

ٹیکسی کا حساب چکتا کر کے وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس عمارت کی طرف بڑھنے لگی جہاں سے اس کی کوئی خوشگوار یاد نہیں جڑی تھی لیکن پھر بھی نا جانے کیوں وہ ان چار ماہ کے عرصے میں کئی بار اس عمارت کو دیکھنے چلی آتی تھی۔

گیٹ کے قریب پہنچ کر اس نے سر اٹھا کر عالیشان یوسف مینشن کو دیکھا تھا جہاں اب سوائے ویرانیوں کے کچھ بھی نہیں تھا۔ جو اتنے بے شمار گارڈز تھے، اور دیگر کام کرنے والے لوگ تھے وہ خدا جانے کہاں جا چھپے تھے؟ شاید وہی کام اب کسی اور کے لیئے کر رہے ہوں۔۔۔۔ نچلا لب دانتوں تلے دبا کر آج پھر وہ کتنی ہی دیر تک یاسف مینشن کو کھوجتی نظروں سے تکتی رہی تھی، حالانکہ جانتی بھی تھی کہ اب اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ داور یوسف کی موت کی سب ہی نے تصدیق کر دی تھی لیکن قمرین کا دل۔۔۔اس کا دل اس بات سے انکاری تھا، مسلسل انکاری تھا کہ دوسروں کی زندگی جہنم بنا دینے والا وہ ظالم شخص اتنے آرام سے کیسے مر سکتا تھا؟ اس کا دل نہیں مانتا تھا، اور اسی بے یقینی کے عالم میں وہ ایک بار پھر یوسف مینشن چلی آئی تھی۔

"میرے دل کو کامل یقین ہے داور یوسف کہ تم ابھی زندہ ہو۔" الوداعی نظر یوسف مینشن پہ ڈالتی وہ واپسی کی راہ پر گامزن ہو گئی تھی۔

****

اسٹک کے سہارے لنگڑا کر چلتا وہ اچانک ہی بلکھا کر گرنے لگا تھا جب تیزی سے دو ہاتھوں نے اسے سنبھال لیا تھا۔ دونوں کی نظریں ٹکرائیں تو دونوں کے لب بے اختیار دھیما سا مسکرا دیئے۔

"اب آپ کو آرام کرنا چاہیے، ایک حد سے زیادہ پریکٹس بھی نقصان دہ ہو گی۔" اس کے سہارے کے لیئے بڑھائے اپنے ہاتھ اس نے پیچھے کھینچ لیئے تھے کیونکہ وہ جانتا تھا مقابل کھڑا شخص کتنا چڑتا تھا کسی کا سہارا لینے سے۔

"ہاں جانتا ہوں، لیکن تم بھی جانتے ہو کہ مجھے ٹھیک ہونے کی کتنی جلدی ہے! میں جلد از جلد ٹھیک ہو کر اس تک پہنچنا چاہتا ہوں۔" داور کی گمبھیر آواز میں اپنی حالت کی وجہ سے کوفت بھی شامل تھی۔

Kitab Nagri Special

"وہ کہیں نہیں جائینگی، آپ فکر مت کریں۔" اسے بالکونی میں صوفے پر احتیاط سے بٹھاتے ہوئے وہ رسان سے بولا تھا۔

"کیوں نہیں جائیگی؟ وہ کوئی میری محبت میں مبتلا تھوڑئی تھی۔ مجھ سے شدید بیزار رہتی تھی وہ، اسے تو موقع مل گیا ہو گا۔" یہ بات وہ چار مہینے کے عرصے کے دوران بے شمار بار کہہ چکا تھا۔

"محبت میں مبتلا نہیں بھی تھیں تو خوف میں مبتلا ضرور تھیں۔ میں جہاں تک انہیں سمجھ سکا تھا' میرا نہیں خیال کہ وہ اتنی جلدی داور یوسف کی موت پر یقین کر کے کسی نئی راہ پر چل پڑینگی۔" شانے ہلکے سے جھٹک کر کہتا وہ گھر کے اندر جانے لگا جب اس کی پکار پر پلٹا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"براؤن! کیا یہ سب صحیح ہے؟ آئی مین۔۔۔۔ کیا داور یوسف کو مر جانا چاہیے؟ میں اس طرح اپنی ساری زندگی نہیں گزار سکتا۔ بہت عجیب لگ رہا ہے مجھے، ادھورا ادھورا سا۔ اپنی فطرت سے کٹ کر رہنا۔۔۔۔" داور شاید باتیں کرنے کے موڈ میں تھا۔ براؤن کافی بعد میں بنانے کا ارادہ کرتا اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

Kitab Nagri Special

کچھ پل وہ دور ڈوبتے نارنجی سورج کو تکتا الفاظ جمع کرتا رہا پھر کھوئے کھوئے سے انداز میں گویا ہوا. "آپ میں داور یوسف سے زیادہ احمر یزدانی بستا ہے سر، خاور یوسف کے بیٹے سے زیادہ سونیا یوسف کے بیٹا موجود ہے آپ میں ! آپ نے اب تک جو بھی غلط کیا سو کیا لیکن آپ میں خود کو بدلنے کا حوصلہ ہے، اور برائی ابھی آپ کے اندر اپنی جڑیں بھی نہیں گاڑ سکی ہے۔ ابھی اتنی گنجائش باقی ہے کہ آپ اپنے اندر موجود اس ادھورے پن کو اچھائی سے پر کر سکیں۔" نرمی سے کہتا وہ داور کو کچھ کہنے کے لیئے منہ کھولتا دیکھ کر رکا نہیں بلکہ مزید گویا ہوا تھا۔ "یہ سب میں اس لیئے نہیں کہہ رہا کہ آپ نے مجھے جان سے نہیں مارا یا قمرین کی محبت میں گرفتار ہو گئے۔۔۔ آپ نے میری جان بخشی کی اور ان کی محبت میں اس حد تک مبتلا ہونے کے باوجود چاہ کر بھی انہیں حاصل کرنے کے لیئے کوئی ٹیڑھی راہ اختیار نہیں کر سکے جو ان کی تکلیف کا باعث بنتی تو صرف اس لیئے کیونکہ آپ آلریڈی ایک اچھے انسان ہیں۔ جن ہاتھوں میں آپ کی پرورش ہوئی ہے اور جو حالات آپ نے ہوش سنبھالتے کے ساتھ ہی اپنے ارد گرد دیکھے ہیں، ایسے میں آپ کا داور یوسف بن جانا کوئی اتنا عجب نہیں تھا۔ آپ نے مجھے جب موت کے منہ میں جاتے دیکھا تھا آپ تڑپ گئے تھے، یہ کسی ظالم گینگسٹر کی نشانی تو نہ ہوئی، محبت کرنا اور اس محبت میں عزت و حرمت کا پاس رکھنا بھی کسی کرمنل کے بس کی بات نہیں ہے۔ یہ سب صرف ایک اچھا انسان کر سکتا ہے۔ آپ سے داور یوسف کے نام کی پہچان چھن گئی ہے تو آپ کو ادھورا پن محسوس ہو رہا ہے، لیکن اگر قمرین یا مجھے ہی کچھ ہو جاتا تو بات "ادھورے پن" سے بہت آگے بڑھ جاتی۔ آپ اتنے آرام سے بیٹھے سوچ و بچار نہ کر رہے ہوتے "۔

Kitab Nagri Special

براؤن کے انداز میں بے نام سا فخر جھلکا تھا۔ داور کی زندگی میں اپنی اہمیت کا اندازہ ہونے پر وہ خود پر نازاں سا رہنے لگا تھا۔

اس کے خیال میں وہ داور کا ایک عام سا ساتھی تھا جس سے تعلق کافی پرانی تھا اور بس۔۔۔۔۔ لیکن جب اپنے لالچ کی وجہ سے وہ اذیت کا شکار ہوتا مرنے کے قریب تھا تب اس نے داور کی آواز سنی تھی۔ وہ چلا رہا تھا ان تینوں گارڈز پر جنہوں نے اسے تشدد کا نشانہ بنایا تھا، اپنی بند ہوتی آنکھوں سے اس نے داور کو نم ناک سا اپنے پاس بیٹھتے دیکھا تھا، اور تب جہاں اسے اپنے لالچ پر بے پناہ پشیمانی ہوئی تھی وہیں دل میں بڑا خوش کن سا احساس جاگا تھا۔ وہ جس گھرانے سے تعلق رکھتا تھا وہاں رشتے ناطے ہی سب کچھ ہوتے تھے۔ اپنی بہن کی محبت میں ہی تو وہ چھوٹی سی عمر میں اتنا بڑا قدم اٹھا بیٹھا تھا۔ وہ داور سے وابستہ تعلو کو "رشتہ" مان چکا تھا۔ اور اس رشتے کے لیئے سب کچھ کر سکتا تھا وہ۔۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حالات نے اسے داور یوسف سے ملایا تھا اور داور یوسف نے اسے باسط سے براؤن بنا دیا تھا اور داور یوسف ہی وہ شخص تھا جس نے اسے دوبارہ باسط بنایا تھا۔ اب اس کی دل سے یہی خواہش تھی کہ داور یوسف بھی احمریزدانی بن جائے۔۔!

داور براؤن کے اس طویل جواب پر جواباً کچھ نہیں بول سکا اور لب بھینچے غیر مرئی نقطے کو گھورتا کسی گہری سوچ میں گم ہو گیا۔ دھیما سا مسکرا کر براؤن بالکونی سے اٹھ کر گھر کے اندر چلا گیا۔ وہ داور کو سمجھا سکتا تھا لیکن اس پر

اپنی مرضی تھوپ نہیں سکتا تھا۔ آخری فیصلہ داور کو ہی کرنا تھا، اور کسی حتمی فیصلے پر پہنچنے کے لیئے اسے سکون سے سوچنے سمجھنے کی ضرورت تھی۔

****

داور یوسف کی موت کی خبر پر وہ پھوٹ پھوٹ کر کیوں روئی تھی اسے آج تک سمجھ نہیں آیا تھا۔

زمانے کے سامنے اپنا تماشہ بننے کا افسوس تھا یا کیا تھا جو وہ مہینہ بھر حال سے بے حال رہی تھی! اس سوال کا جواب اسے ان چار مہینوں میں دن رات سوچتے رہنے کے باوجود نہیں مل پایا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایک مہینہ صدمے میں رہنے کے بعد اس نے حالات پر ذرا غور کیا تو چونک گئی۔ خبروں کے مطابق داور یوسف اپنی گاڑی میں دھماکے کے باعث نظر آتش ہو گیا تھا، جس کے باعث داور کی ڈیڈ باڈی مکمل جلی ہوئی ملی تھی۔ چہرے سمیت کچھ بھی واضح نہیں تھا لیکن میڈیکل رپورٹس اسے داور یوسف ہی ظاہر کر رہی تھیں۔

بہت سے لوگوں کی طرح قمرین کا دل بھی یہ ماننے سے انکاری تھا کہ وہ ڈیڈ باڈی داور یوسف کی ہی تھی۔ حالانکہ دھماکے سے کچھ دیر قبل کی فوٹیج بھی ٹیوی پر نظر آرہی تھیں جس میں جلنے والی گاڑی میں بیٹھا داور یوسف واضح نظر آرہا تھا مگر۔۔۔۔۔

Kitab Nagri Special

"مجھے پتہ ہے تم نہیں مرے ہو۔ تم پورے کے پورے ڈرامہ ہو، ایک بار ملو تو سہی تمہاری مرنے کی خواہش پوری کر دونگی میں۔" جھوم جھوم کر نظم پڑھتے بچوں کو گھورتی وہ اس وقت چونک کر حال میں لوٹی تھی جب ایک ننھی سی بچی اپنے چار بالوں پر چینگم چپکائے بسورتی ہوئی اس کے پاس چلی آئی تھی۔

"مس ! مشا نے ببل لگادی میرے بالوں پہ۔"

"لیکن بیٹا، تمہارے سر پر بال ہیں کہاں ؟؟"اس کے دو انچ کے ہلکے سے بالوں کا جائزہ لیتی وہ بے اختیاری میں کہہ گئی اور اگلے ہی پل گڑبڑا بھی گئی، لیکن پھر شکر ادا کیا تھا کہ اس کی بڑبڑاہٹ دھیمی ہی تھی جو اس بچی سمیت کوئی بھی سن نہیں سکا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بچی کے بال چینگم سے آزاد کر کے وہ مشا نامی اس بچی کی طرف دیکھ کر رہ گئی تھی جس کی یہ پہلی بدتمیزی ہر گز نہیں تھی۔ اور بلا کی بدتمیز ہونے کے علاوہ وہ اسکول پرنسپل کی قریبی عزیز بھی تھی اور اس بات کا چھوٹی سی عمر میں ہی بھرپور فائدہ بھی اٹھانا سیکھ گئی تھی سو بجائے ڈرنے کے 'دیدہ دلیری سے اس کی طرف دیکھنے لگی تھی۔ وہ اسے کچھ کہہ نہیں سکتی تھی سو ٹمن کو ہی پیار سے سمجھا بجھا کر دوبارہ اپنی جگہ بیٹھ گئی۔

Kitab Nagri Special

اسے مشا جیسے بچوں سے شفقت بالکل محسوس نہیں ہوتی تھی۔ حالات نے اس کے مزاج میں کچھ برداشت تو پیدا کر دی تھی لیکن فطرت میں شامل چڑچڑے پن سے وہ کبھی جان نہیں چھڑوا سکتی تھی۔ چاہ کر بھی نہیں! سو موقع ملتے ہی مشا کو تھپڑ لگا کر کلاس کے مظلوم بچوں کا بدلہ لینے کا عہد خود سے کرتی وہ چھٹی کی بیل بجنے پر اپنی چیزیں سمیٹتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ جب تک اس نے ٹیبل پر بکھرا اپنا سامان بیگ میں ٹھونسا' بچے لائن بنا کر کھڑے ہو گئے تھے۔ بیگ شانے پر ڈالتی وہ تمام بچوں کو رخصت کرتی اس وقت خون کا گھونٹ بھر کر رہ گئی تھی جب مشا لائن توڑتی اپنا منہ چڑا کر باہر بھاگ گئی۔

"بدتمیز لڑکی!" دانت پر دانت جمائے وہ بڑبڑانے کے سوا اور کچھ نہیں کر سکی تھی۔

****

وہ براؤن کے دھوکے سے سخت دل برداشتہ ہو چکا تھا۔ اس کا خیال تھا اس کا دل اتنا مضبوط تھا کہ براؤن کے مرنے سے اسے کوئی فرق نہیں پڑنے والا تھا لیکن ٹارچر روم کے باہر کھڑا وہ براؤن کی چیخیں سن کر خود کو روک نہیں سکا تھا۔

Kitab Nagri Special

براؤن کی تباہ ہوتی حالت دیکھ کر اس کی اپنی حالت ناقابل بیان سی ہو گئی تھی۔اپنے اندر کی گھٹن کم کرنے کے لیئے وہ اپنے گارڈز پر چیختا چلاتا آخر میں براؤن کا سر اپنے زانے پر رکھتا اپنے امڈتے آنسوؤں کو روک نہیں سکا تھا۔

یہ پہلا وار تھا جو داور یوسف کے بے رحم دل پر ہوا تھا!

اپنا رعب و دبدبہ قائم رکھنے کے لیئے اس نے براؤن کی جھوٹی قبر ضرور اس کمرے میں بنادی تھی تاکہ کوئی اسے کمزور دل نہ سمجھے اور آگے اس سے غداری کرنے کی کوشش نہ کرے مگر درحقیقت اس نے براؤن کو دبئی بھجوا دیا تھا۔

براؤن نے اس کی جان نہیں لینی چاہی تھی،اس کی جگہ لینے کا خواہشمند تھا وہ، نتیجتاً داور بھی اسے مارنے کی ہمت نہیں کر سکا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ دوبارہ کبھی براؤن پر اعتبار نہیں کرنے والا تھا لیکن وہ اس سے نفرت بھی نہیں کر سکتا تھا!اتنی نفرت کہ اس کی جان لے سکتا !...

یہ سب کرتے ہوئے وہ نہیں جانتا تھا کہ شیطان بنتے براؤن کو وہ دوبارہ باسط بنا رہا ہے۔اور اسی باسط نے پھر موت کے منہ سے اسے چھین نکالا تھا۔

Kitab Nagri Special

قمرین کی موجودگی میں ہونے والے اٹیک نے اسے اندر سے بے حد خوفزدہ کر دیا تھا لیکن قمرین کے سامنے اس کا خوف کم کرنے کے لیئے اس نے یہی ظاہر کیا تھا کہ یہ کوئی بڑی بات نہیں! مگر درحقیقت یہ سوچ کر اس کی سانسیں رک سی جاتی تھیں کہ اگر اس اٹیک میں قمرین کو کچھ ہو جاتا تو؟ اپنے مزاج کی تمام بے رحمی کے باوجود وہ جس لڑکی کو تکلیف نہیں دے سکا تھا اگر اس کی وجہ سے کوئی اور اسے تکلیف دے دیتا تو؟؟؟ یہ دوسرا اور بے انتہا شدید وار ہوا تھا داور یوسف کے دل پر۔۔۔۔

براؤن پاکستان کب آیا تھا اور کیسے اس نے اس کے گولیوں سے چھلنی وجود کو دھماکے کا شکار ہونے والی گاڑی سے نکالا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا۔

داور اس حملے میں شدید زخمی ہونے کے بعد ڈیڑھ مہینے تک کوما میں رہا تھا اور اس دوران براؤن اسے دبئی لیجانے کے علاوہ ایس پی رضی خانزادہ کے ساتھ مل کر داور یوسف کے مرنے کی خبروں کو ہوا بھی دیتا رہا تھا۔

ایس پی رضی خانزادہ کو صرف اپنا عہدہ بچانا تھا جس کے لیئے انہیں داور یوسف چاہیے تھا، زندہ یا مردہ! کوئی چارہ نہ دیکھ کر انہوں نے براؤن کا اس جھوٹ میں ساتھ دے دیا تھا یہ سوچ کر کہ اول تو اصل داور یوسف کے زندہ بچنے کے امکانات کم ہی تھے، اور اگر وہ زندہ بچ بھی جاتا تو باسط کا کہنا تھا احمر یزدانی کبھی "داور یوسف" بن کر نہیں لوٹے گا! اور اگر ایسا ہوا تو باسط انہیں اپنی گرفتاری دے دیگا۔!

اور یوں باسط اور ایس پی رضی خانزادہ کی ملی بھگت نے دنیا والوں کی نظر میں داور یوسف کا خاتمہ کر دیا تھا۔

Kitab Nagri Special

****

اسکول سے واپس گھر لوٹتے ہوئے وہ ہمیشہ کی طرح اس جنگل کو گھورنا نہیں بھولی تھی جہاں اس کی زندگی کی کتاب میں داور یوسف کا مشکل سا باب کھلا تھا!

سر جھٹک کر جنگل سے نظریں ہٹا کر اس نے قدموں کی رفتار کچھ تیز کر لی تھی۔ جنگل کے اس سنسان راستے سے نکل کر جب وہ محلے کی حدود میں داخل ہوئی تو سامنے ہی بڑی سی سیاہ کار اپنے گھر کے سامنے کھڑی دیکھ کر اپنی ساکت سی رہ گئی۔

یہ گاڑی جانی پہچانی تو نہیں تھی لیکن کوئی شناسا سا احساس اسے ضرور ہوا تھا اس پل۔

www.kitabnagri.com

باقی کا راستہ اس نے تقریباً دوڑتے ہوئے طے کیا تھا اور جیسے ہی گھر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی، وہ لمحے میں کئی مہینے پیچھے چلی گئی۔۔۔۔

وہی عجوبہ نما براؤن تھا جو پلنگ پر اس کے دونوں بھائیوں کے درمیان بیٹھا تھا جبکہ داور یوسف سامنے ہی اسی بان کی اکلوتی کرسی پر بیٹھا تھا اور اسے دیکھ کر کھل کے مسکرایا تھا لیکن پچھلی بار کی طرح وہ اٹھ کر کھڑا نہیں ہو سکا تھا۔

Kitab Nagri Special

قمرین کی ساکت جھلملائی نظریں داور کے چہرے سے ہٹ کر اس کی ٹانگ پر جم گئی تھیں۔ آنکھوں میں جمع پانی بے آواز گالوں پر لڑھکنے لگا تھا۔ وہ اپنے جذبات کو کوئی نام دینے سے قاصر تھی لیکن اسے ایک ٹانگ سے محروم دیکھ کر اسے اس وقت داور پر بے پناہ ترس ضرور آیا تھا۔

ایک بااختیار شخص کو یوں بے اختیار سا دیکھنا بہت تکلیف دہ امر تھا۔

چند لمحوں تک داور کو گھورنے کے بعد اس نے براؤن کی طرف دیکھا تھا۔

تو وہ بھی زندہ تھا! پھر جھوٹ بولنے کی کیا وجہ تھی؟

کبھی داور تو کبھی براؤن کو گھورتی وہ کچن سے برامد ہوتی نسیم بیگم کو دیکھ کر بہت کچھ کہتے کہتے رہ گئی اور ضبط سے مٹھیاں بھینچتی سنجیدگی سے ان سے ہی پوچھنے لگی۔ "آپ نے انہیں گھر میں داخل کیسے ہونے دیا؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پہلے تو ان کی بات تو سن لے، بڑا حادثہ ہو گیا تھا گاڑی کو، حالت دیکھ رہی ہے تو بیچارے کی۔۔۔" نسیم بیگم کہنے لگی تھیں لیکن وہ جھنجھلا کر ان کی بات کاٹ گئی تھی۔

Kitab Nagri Special

"یہ بیچارہ نہیں ہے! آپ جانتی ہی کیا ہیں؟"اس سے پہلے کے جذبات میں آتی وہ کوئی گوہر افشانی کر جاتی'داور اسٹک کا سہارا لیتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"میں جانتا ہوں تم ناراض ہو۔ ہونا بھی چاہیے۔ انسان اسی سے ناراض ہوتا ہے جس سے منا لینے کی توقع ہوتی ہے ۔ ساری زندگی پڑی ہے شکوے شکایت کے لیئے، کرتی رہنا! لیکن پہلے میری بات سن لو"!

"نہیں سننی!" وہ بھڑک کر بولی اور پھر بھاں بھاں کر کے رونے لگی لیکن نسیم بیگم سمیت کسی نے بھی اس کے رونے پر توجہ نہیں دی تھی۔ داور شانے اچکاتا دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ نسیم بیگم موسم کی مناسبت سے تیار کیا گیا ٹھنڈا ٹھار فالسے کا شربت براؤن اور داور کو سرو کروانے لگی تھیں۔

ثمرین نے روتے روتے رک کر حیرت سے سب کی بے اعتنائی نوٹ کی اور پھر پیر پٹختے ہوئے کمرے میں بند ہو گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

وہ روتے روتے یکدم ہنس پڑتی تو کبھی ہنستے ہنستے رو دیتی۔

Kitab Nagri Special

داور کو زندہ ہنستا مسکراتا دیکھ کر اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے۔ خوشی سے قہقہے لگائے یا داور یوسف کے دوبارہ زندگی میں لوٹ آنے پر آنسو بہائے؟

پلنگ پر گٹھڑی بنی تکیے میں اپنا آدھا منہ چھپائے پڑی وہ کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز پر چونکی تھی لیکن سیدھی نہیں ہوئی تھی۔ اس کا خیال تھا نسیم بیگم یا بہن بھائی میں سے ہی کوئی ہو گا لیکن لکڑی کی ٹک ٹک پر وہ جھٹکے سے اٹھ کر سیدھی ہوئی تھی۔

بمشکل پلنگ کی پائنتی پر ٹکتا وہ اذیت کا شکار ہوا تھا جبکہ دوسری طرف قمرین اس کی اتنی دیدہ دلیری پر دنگ تھی۔

"تم اندر کیسے آئے؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"چل کر۔۔۔" شانے اچکا کر کہتا وہ قمرین کے اڈتی مسکراہٹ بھونڈے انداز میں دبانے پر لب بھینچ کر رہ گیا تھا۔

Kitab Nagri Special

"آنٹی بتا رہی تھیں، بڑا یاد کرتی رہی ہو مجھے؟ بہت روتی رہی ہو۔" ابرو اچکا کر سر دائیں طرف گرا کر کہتا وہ اسے سٹپٹانے پر مجبور کر گیا تھا۔

"ایسا کچھ نہیں ہو تھا، وہ خوشی کے آنسو تھے۔" وہ رونے سے انکاری بھی تھی اور بہانہ بھی تراش دیا تھا۔

"اور یہ آنسو کس چیز کے ہیں؟؟؟" چند پل خاموشی سے اسے تکتے رہنے کے بعد ہاتھ بڑھا کر اس کے گال پر موجود نمی انگلی سے صاف کرتا پوچھنے لگا۔

"یہ غم کے آنسو ہیں! داور یوسف کے اپنی زندگی میں دوبارہ آنے کا خیال رلا رہا ہے مجھے۔ تم دوباہ میری زندگی کو جہنم بنا دو گے۔ پھر سے یہی سب ہو گا۔ میں تو تماشہ بن کر رہ جاؤ نگی۔" تیز تیز بول کر کہتی وہ متضاد کیفیات کی شکار لگ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔ احمر یزدانی لوٹا ہے مانو۔۔۔ داور یوسف مر گیا ہے۔ خبریں نہیں سنی تم نے؟" سنجیدگی سے کہتا وہ آخر میں مسکرا دیا۔

Kitab Nagri Special

قمرین نے آنکھیں سکیڑ کر اسے ناگواری سے دیکھا تھا۔ وہ اس کی بات نہیں سمجھ سکی تھی۔

داور نے اس کے چہرے سے جھلکتی ناسمجھی ملاحظہ کی تو گہری سانس بھر کر الفاظ تولنے لگا پھر قدرے توقف سے گویا ہوا۔

"کوئی بھی پیدائشی کرمنل نہیں ہوتا لیکن میرے باپ نے مجھے پیدائشی کرمنل بنا دیا تھا۔ ایک اکلوتا ماں کا رشتہ تھا جو مجھے اور شاید مجھ سے پہلے میرے باپ کو بھی اپنی محبت سے سیدھی راہ پر لا سکتا تھا لیکن قدرت نے وہ رشتہ بھی مجھ سے چھین لیا۔ ورنہ شاید داور یوسف کبھی دنیا میں آتا ہی نہیں۔" رک کر داور نے غیر مرئی نقطے سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا تھا جو اپنے دوپٹے کا کونا مروڑتی اس کی طرف دیکھ تو نہیں رہی تھی لیکن متوجہ ضرور لگ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں نے ہوش سنبھالتے کے ساتھ ہی جو کچھ دیکھا، جیسے دیکھا وہی سمجھا اور ویسا ہی بن گیا جو مجھے بنایا گیا۔ مجھے صحیح غلط کی سمجھ دینے والا کوئی تھا ہی نہیں۔ پھر میں کیا کرتا؟"

Kitab Nagri Special

"ان سب باتوں کا مقصد کیا ہے؟؟؟ جیسے بھی بنے ہو، لیکن تم داور یوسف بن چکے ہو۔" اکتا کر سر اٹھا کر کہتی وہ پلنگ سے اتر کر دروازے کی طرف بڑھ گئی تھی۔

دروازے سے جھانک کر دیکھا تو نسیم بیگم اور براؤن کو باتوں میں مگن پایا تھا۔ بڑے کمرے میں کھڑ کھڑ کی چبھتی آواز کے ساتھ چلتے پنکھے کی وجہ سے یہ ممکن نہیں تھا کہ اندر ہونے والی گفتگو باہر سنائی دے جاتی یا باہر سے کوئی آواز آسانی سے اندر آ جاتی۔ پہلی بار اس فرعون کے زمانے ک پنکھے کو قمرین نے دعائیں دی تھیں۔

اس طرف سے مطمئین ہو کر گہری سانس بھرتی وہ پیچھے ہوئی تو داور کے جواب نے اسے چونکا سا دیا تھا۔

"لیکن داور یوسف مر گیا ہے۔ اور مرا ہوا شخص زندہ نہیں ہو سکتا!" ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہتا وہ قمرین کو بہت کچھ سمجھا گیا تھا۔

"داور یوسف اور داور یوسف سے جڑے تمام حادثات کو خواب سمجھ کر بھلا دو۔ وہ مر چکا ہے!" یقین دلاتے لہجے میں کہتا وہ بڑا سچا لگ رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

فوری طور پر قمرین کچھ کہہ نہیں سکی تھی، بس حیرت سے اسے تکتی رہ گئی تھی۔ شاید اس کے چہرے سے اس کی بات کی سچائی کا اندازہ لگا رہی تھی اور جب اسے داور کے چہرے اور ٹھوس انداز بیان سے اس کی بات کی سچائی کا یقین آیا تو بے اختیار ہی سکون کی ایک طویل سانس بھر کر وہ مسکرا دی۔ داور نے اس کے مسکرانے پر سوالیا ابرو اچکائے تھے۔

"تو تم نے سب داؤ پر لگا ہی دیا؟؟؟" اس کے لہجے سے جھلکتی سچی خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔ عرصے سے طبیعت پر چھائی اکتاہٹ اڑن چھو ہوئی تھی۔ اپنے الجھے جذبات اسے سمجھ آنے لگے تھے۔

وہ "احمریز دانی" کی واپسی کی خواہشمند تھی لیکن اسے امید نہیں تھی کہ اس کی یہ خواہش کبھی پوری ہو گی۔ لیکن یہ خواہش پوری ہو چکی تھی۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اس مسکراہٹ پر تو احمریز دانی بھی قربان! داور یوسف کیا چیز ہے۔۔!" اس کے یوں کھل کے ہنسنے پر سو جان سے واری ہوتا وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اس کا ہاتھ تھامتا اپنے لب اس کو مل سے ہاتھ کی پشت پر رکھنے ہی لگا تھا کہ قمرین نے سٹپٹا کر ہاتھ چھڑوالیا۔

Kitab Nagri Special

"بس اب زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ چلتے پھرتے نظر آؤ، اوہ آئی مین لگڑاتے نظر آؤ۔" دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہتی وہ اسے سچ مچ اچھا خاصہ تپا گئی تھی۔ خفگی سے اسے گھور کر کمرے سے نکلتا وہ یکدم پلٹا تھا۔

"اب وہ ضدی داور یوسف تو رہا نہیں جو اپنی مرضی کی تاریخ پر اپنی مرضی کے فیصلے کرے۔ تم ہی بتاؤ، بارات کب لاؤں؟؟؟"

"جب بارات میں بھنگڑے ڈالنے کے قابل ہو جاؤ!" اپنی بات کہہ کر وہ خود ہی حلق پھاڑ کر ہنس پڑی تھی۔ یہاں وہ ہنسی تھی وہاں لائٹ رخصت ہو گئی تھی جس کے ساتھ ہی عمر رسیدہ پنکھا بھی بند ہو گیا تھا۔ نتیجتاً اُس کی بھرپور ہنسی سبھی نے سنی تھی اور مطمئن ہوتے خود بھی مسکرا دیئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بھنگڑے کے لیئے ایک ٹانگ کافی ہوتی ہے۔ میں کل ہی بارات لا رہا ہوں!" مسکراہٹ دبا کر کہتا وہ اسے ہونق چھوڑ کر کمرے سے نکل گیا تھا۔

Kitab Nagri Special

"ارے نہیں، کہیں یہ سچ مچ۔۔۔۔۔۔۔" گھبرا کر سوچتی وہ کمرے سے نکلتے نکلتے رہ گئی اور پھر چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر ہنستی چلی گئی۔۔۔

****

ختم شد

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

Kitab Nagri Special

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595